حج وعمرہ کے فضائل، مسنون طریقہ، آداب، مسنون دعائیں اور درود شریف کا منفرد مجموعہ

یہ دولتِ ایماں جو ملی سارے جہاں کو
فیضانِ مدینہ ہے یہ فیضانِ مدینہ

میری قسمت کہاں یہ طوافِ حرم
جس زمیں پر چلے تھے نبی کے قدم

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی صاحب نور اللہ مرقدہ

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، گلشن اقبال کراچی

بہ فیضِ صحبتِ ابرار یہ دردِ محبت ہے
بہ اُمیدِ نصیحت دوستو اسکی اشاعت ہے

محبت تیرا صدقہ ہے ثمر ہیں تیرے نازوں کے
جو میں یہ نشر کرتا ہوں خزانے تیرے رازوں کے

انتساب

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کے ارشاد کے مطابق حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی جملہ تصانیف و تالیفات

شیخ المشائخ محی السنۃ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور

شیخ المشائخ حضرت اقدس مولانا شاہ عبد الغنی پھولپوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور

شیخ المشائخ حضرت اقدس مولانا شاہ محمد احمد صاحب پرتاب گڑھی رحمۃ اللہ علیہ

کی

صحبتوں کے فیوض و برکات کا مجموعہ ہیں

میری قسمت کہاں یہ طواف حرم | آپ کے گھر میں خستہ کی یہ حاضری
جس زمیں پر چلے تھے نبی کے قدم | ایک نا اہل پر ہے خدا کا کرم

وابستگان سلسلہ امدادیہ اشرفیہ کے لیے خصوصاً اور عامۃ المسلمین کے لیے عموماً ایک قیمتی خزانہ

توشۂ عشاق

حج و عمرہ کے فضائل، مسنون طریقہ، آداب، مسنون دعائیں
اور درود شریف کا منفرد مجموعہ

از افادات

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی صاحب نور اللہ مرقدہٗ

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حسب ہدایت و ارشاد

حلیم الامت حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم

ضروری تفصیل

کتاب کا نام : توشۂ عشاق

از افادات : حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی صاحب نوراللہ مرقدہ
شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب وتبویب : مولانا حکیم محمد اسماعیل صاحب دامت برکاتہم

ناشر : شعبۂ نشرو اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی

رابطہ : +92.21.34972080 ، +92.316.7771051

ای میل : khanqah.ashrafia@gmail.com

قارئین ومحبین سے گزارش

اس بات کی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ خانقاہ امدادیہ اشرفیہ سے شایع ہونے والی کتابوں کی طباعت اور پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ! اس کام کی نگرانی کے لیے خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کے شعبۂ نشرو اشاعت میں مختلف علماء اور ماہرین دینی جذبے اور لگن کے ساتھ اپنی خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ اس کے باوجود کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرمائیں تاکہ آیندہ اشاعت میں درست ہو کر آپ کے لیے صدقۂ جاریہ ہوسکے۔

(مولانا) حکیم محمد اسماعیل
نبیرہ وخلیفہ مجاز بیعت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ
ناظم شعبۂ نشرو اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

توشۂ عشاق ایک نظر میں

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ

والصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ اَمَّا بَعْد

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جنہیں حرمین شریفین کہا جاتا ہے سارے عالم میں محترم اور مکرم ترین مقامات ہیں جہاں دنیا بھر سے مسلمان حج (جو کہ اسلام کا پانچواں رکن ہے) عمرہ اور روضۂ مبارک کی زیارت کے لیے حاضر ہوتے ہیں، جیسے یہ مقامات خود محترم ہیں ایسے ہی یہاں حاضری کے وقت ان کے فضائل، ضروری مسائل، آداب اور دعاؤں سے واقف ہونا ضروری ہے۔ یہاں صادر ہونے والی ذرا سی غفلت، ضروری مسائل سے عدم واقفیت، بے ادبی، راندۂ درگاہ اور حج و عمرہ کی عدم قبولیت کا باعث بن سکتی ہے۔

حج و عمرہ کے فضائل اور مسائل پر بہت سی کتابیں ہر زمانے میں اور ہر دور میں لکھی گئی ہیں، اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ ہر ایک لکھنے والا اپنے ذوق، مشرب اور اندازِ فکر کے اعتبار سے لکھتا ہے، ایسے میں سلسلۂ امدادیہ اشرفیہ کے متعلقین، محبین اور متوسلین

کے لیے خصوصاً اور عامۃ المسلمین کے لیے عموماً یہ کتاب ترتیب دی گئی ہے، اس عام فہم اور مستند کتاب ”توشۂ عشاق“ میں وہ سب کچھ موجود ہے جس کا علم ہر زائرِ حرمین شریفین کے لیے ضروری ہے اور جس کی تعلیم و تلقین سلسلہ کے تمام اکابر متواتر کرتے چلے آرہے ہیں۔

❁ اس کتاب کے حصۂ اوّل میں حکیم الامت حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ”حیات المسلمین“ سے حج، عمرہ اور روضۂ مبارک کی زیارت کے فضائل شامل کیے گئے ہیں، زائرین کرام سفر حرمین شریفین سے پہلے عقیدت و محبت اور توجہ کے ساتھ اس کو پڑھ لیں تاکہ اس کی فضلیت کا مکمل علم ہو سکے اور اس کے حصول کی کوشش کر سکیں۔

❁ حصۂ دوم میں حج، عمرہ اور روضۂ مبارک کی زیارت کا مسنون طریقہ اور ضروری مسائل شامل کیے گئے ہیں۔

❁ حصۂ سوم میں مجددِ زمانہ شیخنا وجدنا و مولانا کا رسالہ ”حرمین شریفین میں حاضری کے آداب“ شامل ہے اس میں زائرینِ کعبہ اور روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ادب، محبت اور عظمت کے نکات پر مبنی قیمتی ہدایات و نصائح شامل ہیں۔

❁ حصۂ چہارم میں ہمارے مولانا کا مشہور و مقبول سننِ عادیہ پر مشتمل رسالہ "پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سنتیں" شامل کیا گیا ہے اور اس کو تیس اسباق میں تقسیم کیا گیا ہے تا کہ سفر حرمین شریفین کے دوران سنتوں کو یاد کر کے عمل شروع کر دیا جائے اس لیے کہ شریعت و طریقت، تصوف و سلوک کی اساس اتباع سنت ہے، اگر حجاج میں سنتوں کا مذاکرہ اور عملی مشق ہو جائے تو نورٌ علی نور ہے۔

❁ حصۂ پنجم میں شیخنا وجدنا و مولانا کا مشہور رسالہ "قرآن وحدیث کے انمول خزانے اور ایمان پر خاتمے کے سات مدلل نسخے" موجود ہے، اس رسالہ میں معمولات یومیہ اور مسنون دعاؤں کا خزانہ موجود ہے۔

❁ حصۂ ششم میں حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "مناجات مقبول" موجود ہے اس میں دعا کی اہمیت کے پیش نظر قرآن حکیم اور احادیث مبارکہ میں جو دعائیں آئی ہیں ان میں سے اکثر اہم دعاؤں کو جمع کر کے سات منزلوں میں تقسیم کر دیا ہے تا کہ روز ایک منزل کی تلاوت کر لی جائے، سفر حرمین شریفین میں ایک منزل روز پڑھنے کا معمول بنالیں، اس سفر میں

عام طور سے ان دعاؤں کا موقع بھی زندگی میں ایک بار ہی ملتا ہے اس لیے طواف اور سعی کے سات چکروں میں سات منزلوں کی تلاوت بڑی سعادت کا سبب ہوگی۔

❁ حصۂ ہفتم میں حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ”زاد السعید“ شامل ہے اس میں احادیث مبارکہ سے ثابت چالیس درود شریف شامل ہیں، پورے سفر میں بالخصوص سفر مدینہ منورہ اور اقامتِ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم و روضۂ اقدس پر روزانہ اس کی مکمل تلاوت طالب سعادت کے لیے توشۂ آخرت اور سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا مؤجب ہے۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ توشۂ عشاق کو زائرین حرمین شریفین کے لیے توشۂ آخرت بنا کر شرفِ قبول عطا فرمائیں اور قیامت تک کے لیے صدقۂ جاریہ بنائیں۔

اٰمین یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ بِحُرْمَةِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِیْمُ

(مولانا) حکیم محمد اسماعیل

عنوانات

فضائلِ حج وعمرہ

حکیم الامۃ مجدد الملۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی صاحب نور اللہ مرقدہ

فضائلِ حج و عمرہ

حج کرنا (جس شخص میں حج ادا کرنے کی شرطیں پائی جائیں ان پر حج فرض ہے اور دوسروں کے لیے نفل) اور حج بھی مثل نماز وزکوٰۃ و روزہ کے اسلام کا ایک رکن یعنی بڑی شان کا ایک لازمی حکم ہے۔ چناں چہ:

۱۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اللہ کے واسطے لوگوں کے ذمہ اس مکان (کعبہ) کا حج کرنا ہے یعنی اس شخص کے (ذمہ) جو کہ طاقت رکھے وہاں تک (پہنچنے کی) سبیل (یعنی سامان) کی۔

۲۔ ایک حدیث ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص نماز و زکوٰۃ و روزہ سب کرتا ہو مگر حج فرض نہ کیا ہو تو اس کی نجات کے لیے کافی نہیں، اور حج میں ایک خاص بات ایسی ہے جو اور عبادتوں میں نہیں، وہ یہ ہے کہ اور عبادتوں کے افعال میں کچھ عقلی مصلحتیں بھی سمجھ میں آجاتی ہیں مگر حج کے افعال میں بالکل عاشقانہ شان ہے تو حج وہی کرے گا جس کا عشق عقل پر غالب

ہوگا اور اگر فی الحال اس میں کچھ کمی بھی ہوگی تو تجربہ سے ثابت ہے کہ عاشقانہ کام کرنے سے عشق پیدا ہوجاتا ہے۔اِس لیے حج کرنے سے یہ کمی پوری ہوجائے گی۔اور خاص کر جب ان کاموں کو اسی خیال سے کرے اور ظاہر ہے کہ جس کے دل میں خدا تعالیٰ کا عشق ہوگا وہ دین میں کتنا مضبوط ہوگا تو حج کرنے میں دین کی مضبوطی کی خاصیت ثابت ہوگئی۔

۳۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیت اللہ کے گرد پھرنا اور صفا مروہ کے درمیان پھیرے کرنا اور کنکریوں کا مارنا یہ سب اللہ تعالیٰ کی یاد کے قائم کرنے کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔ (عین ابوداؤد: باب الرمل)

ف۔ یعنی گو ظاہر والوں کو تعجب ہوسکتا ہے کہ اس گھومنے دوڑنے کنکریاں مارنے میں عقلی مصلحت کیا ہے مگر تم مصلحت مت ڈھونڈو، یوں سمجھو کہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے اس کے کرنے سے اس کی یاد آتی ہے اور اس سے تعلق بڑھتا ہے اور محبت کا امتحان ہوتا ہے کہ جو بات عقل میں بھی نہیں آئی حکم سمجھ کر اس کو بھی مان لیا پھر محبوب کے گھر کے بل بل قربان ہونا اس کے

کوچہ میں دوڑے دوڑے پھرنا کھلم کھلا عاشقانہ حرکات ہیں۔

۴۔ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا ہے فرماتے تھے کہ (اب طواف میں) شانے ہلاتے ہوئے دوڑنا اور شانوں کو چادر سے باہر نکال لینا کس وجہ سے ہے حالاں کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو (مکہ میں) قوّت دے دی اور کفر کو اور کفر والوں کو مٹا دیا (اور یہ فعل شروع ہوا ہی ان کو اپنی قوت دکھلانے کے لیے تھا جیسا کہ روایات میں آیا ہے) اور باوجود اس کے (کہ اب مصلحت نہیں رہی مگر) ہم اس فعل کو نہ چھوڑیں گے جس کو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں (آپ کے اتباع اور حکم سے کرتے تھے) کیوں کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر حجۃ الوداع میں عمل فرمایا جب کہ مکہ میں ایک بھی کافر نہ تھا۔ (عین ابوداؤد: الرمل)

ف: اگر حج میں عاشقی کا رنگ غالب نہ ہوتا تو جب عقلی ضرورت ختم ہوگئی تھی یہ فعل بھی موقوف کر دیا جاتا۔

۵۔ حضرت عابس بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجر اسود کی طرف آئے اور

اس کو بوسہ دیا اور فرمایا میں جانتا ہوں تو پتھر ہے نہ (کسی کو) نفع پہنچا سکتا ہے اور نہ نقصان اور اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھتا کہ تجھ کو بوسہ دیتے تھے تو میں (کبھی) تجھ کو بوسہ نہ دیتا۔ (عین ابو داؤد: باب تقبیل الحجر)

ف: محبوب کے علاقہ کی چیز کو چومنے کا سبب بجز عشق کے اور کون سی مصلحت ہو سکتی ہے؟ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اس قول سے یہ بات ظاہر کر دی کہ مسلمان حجر اسود کو معبود نہیں سمجھتے کیوں کہ معبود تو وہی ہوتا ہے جو نفع و ضرر کا مالک ہو۔

۶۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجرِ اسود کی طرف رخ کیا پھر اس پر اپنے دونوں لب (مبارک) ایسی حالت میں رکھے کہ بڑی دیر تک روتے رہے پھر جو نگاہ پھیری تو دیکھتے کیا ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی رو رہے ہیں، آپ نے فرمایا: اے عمر! اس مقام پر آنسو بہائے جاتے ہیں۔ (ابنِ ماجہ و ابنِ خزیمہ و حاکم و بیہقی)

ف: محبوب کی نشانی کو پیار کرتے ہوئے رونا صرف عشق سے ہو سکتا ہے۔ خوف وغیرہ سے نہیں ہو سکتا اور افعالِ عاشقانہ تو ارادہ سے بھی ہو سکتے ہیں مگر رونا بدونِ جوش کے ہو نہیں سکتا۔ پس حج کا

تعلق عشق سے اس حدیث سے اور زیادہ ثابت ہوتا ہے۔

۷۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (ایک لمبی حدیث) میں فرمایا کہ جب عرفہ کا دن ہوتا ہے (جس میں حاجی لوگ عرفات میں ہوتے ہیں) اللہ تعالیٰ فرشتوں سے ان لوگوں پر فخر کے ساتھ فرماتا ہے کہ میرے بندوں کو دیکھو کہ میرے پاس دور دراز راستہ سے اس حالت میں آئے ہیں کہ پریشان بال ہیں اور غبار آلود بدن ہے اور دھوپ میں چل رہے ہیں میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا۔ (بیہقی وابن خزیمہ)

ف۔ اس صورت کا عاشقانہ ہونا ظاہر ہے اور فخر کے ساتھ اس کا ذکر فرمانا اس عاشقانہ صورت کے پیاری ہونے کو بتلا رہا ہے۔ یہ چند حدیثیں حج میں عاشقی کی شان ہونے کی تائید میں بطور نمونہ لکھ دی گئیں ورنہ حج کے سارے افعال کھلم کھلا اسی عاشقانہ رنگ کے ہیں یعنی مزدلفہ عرفات کے پہاڑوں میں پھرنا، لبیک کہنے میں چیخنا پکارنا، ننگے سر پھرنا، اپنی زندگی کو موت کی شکل بنالینا یعنی مُردوں کا سا لباس پہننا، ناخن بال تک نہ اُکھاڑنا، جُوں تک کو نہ مارنا جس سے دیوانوں کی سی صورت بھی ہو جاتی ہے۔ سر منڈانا، کسی جانور کا شکار نہ کرنا، خاص حد کے اندر درخت نہ کاٹنا گھاس

تک نہ توڑنا جس میں کوچۂ محبوب کا ادب بھی ہے۔ یہ کام عاقلوں کے ہیں یا عاشقوں کے؟ اور ان میں بعض افعال جو عورتوں کے لیے نہیں ہیں اِس میں ایک خاص وجہ ہے یعنی پردہ کی مصلحت۔ اور خانہ کعبہ کے گرد گھومنا اور صفا مروہ کے بیچ میں دوڑنا اور خاص نشانیوں پر کنکر پتھر مارنا اور حجر اسود کو بوسہ دینا اور زار زار رونا اور خاک آلودہ دھوپ میں جلتے ہوئے عرفات میں حاضر ہونا ان کے عاشقانہ افعال ہونے کا ذکر اوپر حدیثوں میں آچکا ہے۔ اور جس طرح حج میں عشق و محبت کا رنگ ہے اسی طرح جہاں یہ حج ادا کیا جاتا ہے یعنی مکہ معظمہ، اس میں بھی محبت کی شان رکھی گئی ہے جس سے حج کا رنگ اور تیز ہو جاتا ہے۔

۸۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی کہ میں اپنی اولاد کو آپ کے معظم گھر کے قریب آباد کرتا ہوں آپ کچھ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دیجیے۔ (سورۂ ابراہیم مختصراً آیت۔ ۳۷)

ف۔ اس دعا کا وہ اثر آنکھوں سے نظر آتا ہے جس کو ابن ابی حاتم نے سدی سے روایت کیا ہے۔

۹۔ کوئی مؤمن ایسا نہیں جس کا دل کعبہ کی محبت میں پھنسا ہوا نہ ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر

ابراہیم علیہ السلام یہ کہہ دیتے کہ ”لوگوں کے قلوب“ تو یہود ونصاریٰ کی وہاں بھیڑ ہو جاتی لیکن انہوں نے اہل ایمان کو خاص کر دیا (کہ کچھ لوگوں کے قلوب کہہ دیا)(عین در منثور)اور حدیث میں ہے، چناں چہ:

۱۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہجرت کے وقت مکۂ معظمہ کو خطاب کر کے) فرمایا تو کیسا کچھ ستھرا شہر ہے اور میرا کیسا محبوب ہے اور اگر میری قوم مجھ کو تجھ سے جدا نہ کرتی تو میں اور جگہ جا کر نہ رہتا۔ (عین مشکوٰۃ از ترمذی)

ف۔ اور جب ہر مؤمن کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے تو آپ کے محبوب شہر یعنی مکہ معظمہ سے بھی ضرور محبت ہو گی تو مکہ سے محبت دو پیغمبروں کی دعا کا اثر ہوا، یہ تو حج کی اور مقام کی دینی فضیلت تھی جو کہ اصلی فضیلت ہے اور بعضی دنیوی منفعتیں بھی اللہ تعالیٰ نے اس میں رکھی ہیں گو حج میں ان کی نیت نہ ہونی چاہیے مگر وہ خود حاصل ہوتی ہیں۔

چناں چہ آگے دو آیتوں میں اس طرف اشارہ ہے۔

۱۱۔ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے: کعبہ کو جو کہ ادب کا مقام ہے

لوگوں (کی مصلحت) کے قائم رہنے کا سبب قرار دیا ہے۔ الخ
(مائدہ۔ آیت ۹۷)

ف۔ مصلحت عام لفظ ہے سو کعبہ کی دینی مصلحتیں تو ظاہر ہیں، اور دنیوی مصلحتیں بعضی یہ ہیں، اس کا جائے امن ہونا، وہاں ہر سال مجمع ہونا جس میں مالی ترقی اور قومی اتحاد بہت سہولت سے میسر ہو سکتا ہے، اور اس کے بقا تک عالم کا باقی رہنا حتیٰ کہ جب کفار اس کو منہدم کر دیں گے قریب ہی قیامت آجاوے گی جیسا احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔ (بیان القرآن بحاصلہ)

۱۲۔ اللہ تعالیٰ نے (حج کے لیے لوگوں کے آنے کی حکمت میں یہ) ارشاد فرمایا تاکہ اپنے (دینی و دنیوی) فوائد کے لیے آموجود ہوں (مثلاً آخرت کے منافع یہ ہیں: حج وثواب ورضاء حق۔ اور دنیوی فوائد یہ ہیں: قربانی کا گوشت کھانا اور تجارت و مثل ذالک) (الحج آیت ۲۸) چناں چہ:۔

۱۳۔ حضرت ابن ابی حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے (کذا فی الروح بیان القرآن) اور حج کے رنگ کی ایک دوسری عبادت اور بھی ہے یعنی عمرہ جو کہ سنت موکدہ ہے جس کی حقیقت حج ہی کے

بعضے عاشقانہ افعال ہیں اسی لیے اس کا لقب حج اصغر ہے۔ چناں چہ:

۱۴۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے (عین در منثور عن ابن ابی شیبہ) (کہ یہ عمرہ) حج کے زمانے میں بھی ہوتا ہے جس سے دو عبادتیں (یعنی حج اور عمرہ) ایک شان کی جمع ہو جاتی ہیں اور دوسرے زمانے میں بھی ہوتا ہے۔

۱۵۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور (جب حج یا عمرہ کرنا ہو تو اس) حج اور عمرہ کو اللہ تعالیٰ کے (خوش کرنے کے) واسطے پورا پورا ادا کیا کرو (کہ افعال و شرائط بھی سب بجالاؤ اور نیت بھی خالص ثواب کی ہو) (بیان القرآن)

۱۶۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو کوئی ظاہری مجبوری یا ظالم بادشاہ یا کوئی معذور کر دینے والی بیماری حج سے روکنے والی نہ ہو اور وہ پھر بے حج کیے مر جائے اس کو اختیار ہے خواہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر (عین مشکوٰۃ از دارمی)

ف۔ فرض حج نہ کرنے میں کتنی سخت دھمکی ہے۔

۱۷۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص حج کا ارادہ کرے اس کو جلدی کرنا چاہیے۔ (عین مشکوٰۃ از ابوداؤد، ترمذی)

۱۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حج اور عمرہ میں اتصال کرلیا کرو (جب کہ زمانہ حج کا ہو)، دونوں افلاس کو اور گناہوں کو دُور کرتے ہیں جیسا بھٹی لوہے اور سونے اور چاندی کے میل کو دُور کرتی ہے۔ (بشرطیہ کہ کوئی دوسرا امر اس کے خلاف اثر کرنے والا نہ پایا جائے) اور جو حج احتیاط سے کیا جائے اس کا عوض بجز جنت کے کچھ نہیں۔ (عین مشکوٰۃ از ترمذی ونسائی)

ف۔ اس میں حج و عمرہ کا ایک دینی نفع مذکور ہے اور ایک دنیوی نفع اور گناہ سے مراد حقوق اللہ ہیں کیوں کہ حقوق العباد تو شہادت سے بھی معاف نہیں ہوتے۔ (الحدیث الا الدین کما فی المشکوٰۃ عن مسلم)

۱۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اگر وہ دعا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ

ان کی دعا قبول کرتا ہے اور اگر وہ اس سے مغفرت چاہتے ہیں وہ ان کی مغفرت کرتا ہے۔(عین مشکوٰۃ از ابن ماجہ)

۲۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص حج کرنے یا عمرہ کرنے یا جہاد کرنے چلا پھر وہ راستہ ہی میں (ان کاموں کے کرنے سے پہلے)مر گیا اللہ تعالیٰ اس کے لیے غازی اور حاجی اور عمرہ والے کا ثواب لکھے گا۔(عین مشکوٰۃ از بیہقی)

۲۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک ان گناہوں کا کفارہ ہے جو دونوں عمروں کے درمیان سرزد ہوں اور حج مبرور کا بدلہ تو جنت ہی ہے۔(بخاری و مسلم)

۲۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پے در پے حج وعمرے کیا کرو۔ بے شک یہ دونوں (یعنی حج وعمرہ) غریبی اور گناہوں کو اس طرح دور کردیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے اور سونے وچاندی کے میل کچیل کو دور کردیتی ہے۔(ترمذی، ابن ماجہ)

۲۳۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج وعمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ سے دعا

کریں تو وہ قبول فرمائے، اگر وہ اس سے مغفرت طلب کریں تو وہ ان کی مغفرت فرمائے۔(ابن ماجہ)

۲۴۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان میں عمرے کا ثواب حج کے برابر ہے۔(بخاری ومسلم) دوسری روایت میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔(مسلم)

روضۂ شریف کی زیارت

حج کے متعلق ایک تیسرا عمل اور بھی ہے یعنی حضور ﷺ کے روضۂ شریفہ کی زیارت جو اکثر علماء کے نزدیک مستحب ہے اور حج میں عشقِ الٰہی کی شان تھی اس زیارت میں عشقِ نبوی کی شان ہے اور جب حج سے عشقِ الٰہی میں ترقی ہوئی اور زیارت سے عشق نبوی میں۔ جس کے دل میں اللہ ورسول کا عشق ہو گا وہ دین میں کتنا مضبوط ہو گا؟

ا۔ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص حج کر کے میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کرے وہ ایسا ہے جیسے

میری حیات میں میری زیارت کرے۔(عین مشکوٰۃ از بیہقی)

ف۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں زیارتوں کو برابر فرمایا اور جب کسی خاص بات کی تخصیص نہیں تو ہر اثر میں برابر ہوں گی اور ظاہر ہے کہ آپ کی حیات میں آپ کی زیارت ہوتی تو کس قدر آپ کا عشق قلب میں پیدا ہوتا تو وفات کے بعد زیارت کرنے کا بھی وہی اثر ہو گا اور حدیث تو اس دعوے کی تائید کے لیے لکھ دی ورنہ اس زیارت کا یہ اثر ترقیِ عشقِ نبوی کھلم کھلا آنکھوں سے نظر آتا ہے اور جس طرح حج کے مقام یعنی مکہ معظمہ میں محبت کی شان رکھی گئی ہے جس کا بیان اوپر ہو چکا اسی طرح اس زیارت کے مقام یعنی مدینۂ منورہ میں محبت کی شان رکھی گئی ہے، چناں چہ:

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! انہوں نے (یعنی ابراہیم علیہ السلام نے) تجھ سے مکہ (کی برکت) کے لیے دعا کی ہے اور میں تجھ سے مدینہ (کی برکت) کے لیے دعا کرتا ہوں (کہ اس میں بھی مکہ جتنی ہی

برکت رکھ دے) بلکہ اتنی ہی اور بھی (یعنی مکہ سے دوگنا زیادہ برکت رکھ دے)۔ (مشکوٰۃ از مسلم)

ف۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ معظمہ کے لیے محبوبیت کی دعا فرمائی ہے تو مدینہ منورہ کے لیے دوگنی محبوبیت کی دعا ہو گئی۔

۳۔ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! مدینہ کو ہمارا محبوب بنادے جیسے ہم مکہ سے محبت کرتے تھے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ (مشکوٰۃ از بخاری و مسلم)

۴۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر سے تشریف لاتے اور مدینہ کی دیواروں کو دیکھتے تو سواری کو تیز کر دیتے مدینہ کی محبت کے سبب۔ (مشکوٰۃ از بخاری)

ف۔ محبوب کا محبوب جب محبوب ہوتا ہے تو ضرور سب مسلمانوں کو مدینہ سے محبت ہو گی۔

۵۔ حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روئے زمین میں کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں مجھ کو اپنی قبر ہونا مدینہ سے زیادہ پسند ہو یہ بات تین بار فرمائی۔ (مشکوٰۃ از مالک)

حج وزیارت اور ان مقاموں کی محبت ہر ایمان والے کے دل میں ہونا دلیل کا محتاج نہیں اور اس محبت کا جو اثر دین پر پڑتا ہے اس کا بیان اوپر ہو چکا ہے۔ پس اے مقدور والے مسلمانو! اس دولت کو نہ چھوڑو۔

حج و عمرہ کا مسنون طریقہ

حج کی اقسام اور ان کا مسنون طریقہ

حج کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ تمتع، ۲۔ قران، ۳۔ افراد، میقات کے اندر رہنے والے لوگ صرف حج افراد کرسکتے ہیں اور میقات کے باہر رہنے والے حج افراد، حج تمتع اور حج قران تینوں میں سے جو چاہیں کرسکتے ہیں۔

حج تمتع

میقات سے صرف عمرہ کا احرام باندھیں، عمرہ کا طواف اور سعی کریں، بال منڈوا کر یا کٹوا کر احرام اتار دیں، ۷ یا ۸ ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھیں، ۸ ذی الحجہ کو تلبیہ پڑھتے ہوئے منیٰ جاکر وہ اعمال کریں جو حج کے چھ ایام میں مذکور ہیں۔

حج قران

میقات سے حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھیں، عمرہ کا طواف اور سعی کریں، بال نہ کٹوائیں، احرام ہی کی حالت میں رہیں، ممنوعات احرام سے بچتے رہیں، ۸ ذی الحجہ کو تلبیہ پڑھتے ہوئے منیٰ جاکر وہ اعمال کریں جو حج کے چھ ایام میں مذکور ہیں۔

حجِ افراد

میقات سے صرف حج کا احرام باندھیں، طواف قدوم (سنت) کریں، احرام ہی کی حالت میں رہیں، ممنوعات احرام سے بچتے رہیں، ۸ ذی الحجہ کو تلبیہ پڑھتے ہوئے منیٰ چلے جائیں اور وہ اعمال کریں جو حج کے چھ ایام میں مذکور ہیں۔ حج کی ان تینوں قسموں میں سب سے افضل حجِ قران ہے، اس کے بعد حج تمتع، اس کے بعد حج افراد، اس کے بعد صرف عمرہ افضل ہے۔

سفر کا آغاز

گھر سے روانگی کے وقت دو رکعات نفل ادا کریں اور اللہ تعالیٰ سے سفر کی آسانی حج اور عمرہ کے قبول ہونے کی دعائیں کریں۔ اپنی ضروریات کے سامان کے ساتھ مکمل سفری دستاویزات مثلاً اپنا پاسپورٹ یا اقامہ، ٹکٹ اور اخراجات کے لیے رقم ساتھ لیں۔ مرد حضرات حسب ضرورت احرام کی چادریں لیں۔

سفر کے دوران نماز پڑھنا

سفر کے دوران کسی نماز کا وقت ہو جائے تو جہاز ہی میں وضو کر کے کھڑے ہو کر قبلہ رخ نماز ادا کریں کیوں کہ ہوائی جہاز میں

نماز ہو جاتی ہے۔ اور ہوائی جہاز والے یہ انتظام کر دیتے ہیں، اگر وہ نہ کریں تب بھی آپ وقت پر نماز ادا کرنے کی کوشش کریں اور نماز قضا نہ ہونے دیں۔ سیٹ پر بیٹھ کر اور قبلہ کی طرف رُخ کی کوشش کریں اور نماز قضا نہ ہونے دیں۔ سیٹ پر بیٹھ کر اور قبلہ کی طرف رُخ کیے بغیر نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے، اگر مجبوری میں یا غلطی سے اس طرح کوئی نماز پڑھ لی ہو تو اس کو وقت کے اندر لوٹانا اور وقت گزرنے کے بعد اس کی قضا پڑھنا واجب ہے۔ (در مختار)

احرام کہاں سے باندھیں؟

اگر سیدھے مکّہ مکرمہ جانے کا ارادہ ہو تو جہاز میں سوار ہونے سے پہلے ایئر پورٹ پر احرام باندھیں اور تلبیہ پڑھنا شروع کر دیں۔ اگر جہاز پر سوار ہونے سے پہلے احرام نہیں باندھا ہے تو جدہ پہنچنے سے تقریباً ایک گھنٹہ قبل احرام باندھ لیں، ورنہ میقات سے بلا احرام آگے بڑھنے کے جرم میں قربانی واجب ہو جائے گی۔ (اس لیے کہ پاکستان، انڈیا، بنگلہ دیش وغیرہ سے جانے والا ہر ہوائی جہاز قرن المنازل کی میقات یا اس کی محاذات سے گزر کر جدّہ پہنچتا ہے۔ اس مقام سے گزرنے سے پہلے حجاج کو احرام باندھ لینا ضروری ہے) اگر پہلے مدینہ منوّرہ جانے کا نظم ہو تو یہاں سے احرام

باندھنے کی ضرورت نہیں بلکہ جب مدینہ منوّرہ سے مکہ معظمہ جانا ہو تو مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم یا ذوالحلیفہ سے احرام باندھا جائے گا۔

احرام باندھنے کا مسنون طریقہ

احرام باندھنے سے پہلے مستحب ہے کہ حجامت بنوالیں، ناخن کترلیں، بغل اور زیرِ ناف بال صاف کرلیں۔ اس کے بعد احرام کی نیت سے غسل کرلیں۔ اگر غسل کا موقع یا انتظام نہ ہو تو وضو کرلیں۔ غسل یا وضو کے بعد مرد حضرات سلا ہوا کپڑا اتار دیں اور ایک تہبند (لنگی) باندھ لیں، اور اوپر ایک چادر اوڑھ لیں، اور خوشبو لگائیں اس طرح کہ کپڑے پر داغ نہ لگنے پائے، یہ دونوں چادریں سفید ہوں تو بہتر ہے۔ اگر تہبند کو درمیان سے سی لیا جائے تو بھی جائز ہے اور جو حضرات بلا سلی لنگی پہننے کے عادی نہیں ہیں انہیں سلی ہوئی لنگی پہننے کی گنجایش ہے تاکہ ستر کھلنے کا اندیشہ نہ رہے۔ احرام کی تیاری کے بعد اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نماز نفل احرام کی نیت سے پڑھیں، بہتر ہے کہ پہلی رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھیں۔ اس نماز کے پڑھتے وقت ٹوپی یا احرام کی چادر وغیرہ سے سر کو ڈھانک لینا افضل ہے کیوں کہ ابھی احرام کی پابندیاں شروع نہیں ہوئیں۔

عورت کا احرام میں ہیٹ/نقاب استعمال کرنا

خواتین احرام کے لیے سلے ہوئے کپڑے نہیں اتاریں گی، بلکہ ان کا احرام صرف یہ ہے کہ وہ اپنا سر ڈھانک لیں اور چہرہ کھولے رکھیں، چوں کہ خواتین کو نامحرم مردوں سے پردہ کرنا ضروری ہے اور بے پردہ رہنا جائز نہیں، لہٰذا خواتین دورانِ احرام نامحرم مردوں کے سامنے بلا عذرِ معتبر چہرہ بھی نہ کھولیں، ان کے سامنے جاتے وقت چہرہ کے سامنے کچھ فاصلہ پر کوئی کپڑا جالی والا ٹکالیں یا سر پر ایسا ہیٹ پہن لیں جس کے اگلے حصہ پر نقاب سلی ہوئی ہو جس میں چہرہ نہ جھلکے اور اس میں آنکھوں کے سامنے باریک جالی سلی ہو تاکہ راستہ نظر آسکے اس ہیٹ کی ٹوپی پر برقعہ اوڑھیں، برقعہ کی نقاب پیچھے کردیں اور باقی جسم پر برقعہ ڈال لیں، اور چہرہ کے سامنے ہیٹ کی نقاب لٹکالیں اس طرح پردہ بھی ہوجائے گا اور نقاب بھی چہرے سے دور رہے گی۔ اگر اس وقت خواتین ناپاکی کے ایام میں ہوں تو وہ نماز نہ پڑھیں بلکہ ویسے ہی احرام کی نیت کرکے تلبیہ پڑھ لیں۔ مرد حضرات نماز سے فارغ ہوکر سر سے چادر ٹوپی وغیرہ ہٹالیں اور اس کے بعد حج کی تینوں قسموں افراد، قران اور تمتع میں سے جس قسم کا ارادہ ہو اس کی نیت

کریں۔ اس کے بعد مرد بلند آواز سے اور عورتیں آہستہ آواز سے تین مرتبہ تلبیہ پڑھیں۔ تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں:

لَبَّيْكَ، اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

نیت کے ساتھ تلبیہ کے بعد اب آپ باقاعدہ محرم بن گئے اور احرام کی ساری پابندیاں شروع ہو گئیں۔ تلبیہ کے بعد جو چاہے دعا مانگیں، یہ دعا مستحب ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ

حج تمتع کی صورت میں مکہ معظمہ بیت اللہ پہنچ کر طواف شروع کرنے سے پہلے تلبیہ پڑھنا بند کر دیا جائے گا اور حج افراد اور حج قران میں یہ تلبیہ ۱۰/ ذی الحجہ کو جمرہ عقبہ (جسے بڑا شیطان بھی کہا جاتا ہے) کی رمی تک جاری رہے گا اور جب تک بھی تلبیہ کا حکم باقی رہے کثرت سے اور پورے ذوق وشوق سے تلبیہ پڑھنا جاری رکھا جائے، اور پڑھتے وقت اس کے معنٰی کا بھی استحضار رکھیں اور یہ تصور کریں کہ ایک سراپا خطا غلام اپنے مہربان آقا کے دربار میں حاضر ہوا ہے۔

احرام سے متعلق بعض اہم مسائل

❁ غسل کرکے احرام باندھنے سے پہلے بدن پر خوشبو لگانا سنت ہے۔

❁ چوں کہ احرام کی پابندیاں تلبیہ پڑھنے کے بعد ہی شروع ہوتی ہیں، لہٰذا تلبیہ پڑھنے سے پہلے غسل کے دوران، صابن اور خوشبو دار شیمپو، تولیہ کا استعمال کرسکتے ہیں، نیز بالوں میں کنگھا بھی کرسکتے ہیں۔

❁ آج کل مختلف کمپنیوں کی طرف سے دورانِ حج مفت چھتری تقسیم کی جاتی ہے جو ٹوپی کی طرح سر سے لگی نہیں ہوتی بلکہ سر سے اوپر کچھ فاصلہ پر ہوتی ہے تو حالتِ احرام میں ایسی چھتری پہننا جائز ہے، بشرطیہ کہ اس چھتری کی الاسٹک اتنی چوڑی نہ ہو جو سر کے چوتھائی حصے کو گھیر لے، ورنہ اس کو پہننا ناجائز ہوگا۔

❁ عورتوں کے احرام کے لیے کوئی خاص لباس نہیں، بس غسل وغیرہ سے فارغ ہوکر عام لباس پہن لیں اور چہرہ سے کپڑا ہٹالیں پھر نیت کرکے آہستہ سے تلبیہ پڑھیں۔ عورتیں تلبیہ ہمیشہ آہستہ آواز سے پڑھیں۔ دورانِ احرام نامحرم مردوں سے پردہ کرتے ہوئے اگر ہوا وغیرہ کی وجہ سے کپڑا چہرہ پر لگ جائے اور فوراً ہٹا دیا

جائے تو اس کی وجہ سے کوئی دم وغیرہ لازم نہ ہو گا۔ (غنیۃ الناسک)

❁ عورتیں بالوں کی حفاظت کے لیے اگر سر پر رومال باندھ لیں تو کوئی حرج نہیں لیکن پیشانی کے اوپر سر پر باندھیں اور اس کو احرام کا جز نہ سمجھیں اور وضو کے وقت خاص طور پر یہ سفید رومال سر سے کھول کر سر پر ضرور مسح کریں۔

❁ اگر کوئی عورت ایسے وقت میں مکہ مکرمہ پہنچی کہ اس کو ماہواری آرہی ہے تو وہ پاک ہونے تک انتظار کرے، پاک ہونے کے بعد ہی عمرہ کرنے کے لیے مسجد حرام جائے، عمرہ کی ادائیگی تک اس کو احرام کی حالت میں رہنا ہو گا۔

❁ اگر آپ پہلے مدینہ منورہ جارہے ہیں تو مدینہ منورہ جانے کے لیے کسی احرام کی ضرورت نہیں ہے، لیکن جب آپ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ جائیں تو پھر مسجدِ نبوی یا مسجدِ میقات سے احرام باندھیں۔

❁ احرام کی حالت میں اگر احتلام ہو جائے تو اس سے احرام میں کوئی فرق نہیں پڑتا، کپڑا اور جسم دھو کر غسل کرلیں اور اگر احرام کی چادر بدلنے کی ضرورت ہو تو دوسری چادر استعمال کرلیں۔ لیکن میاں بیوی والے خاص تعلقات سے بالکل دور رہیں۔

❁ اگر آفاقی یعنی میقات سے باہر رہنے والا بغیر احرام کے میقات کے اندر آگیا تو کسی بھی جگہ احرام باندھ لے لیکن اس پر ایک دم لازم ہو گیا۔ ہاں اگر پانچ میقاتوں میں سے کسی ایک پر یا اس کے محاذی (مقابل) پہنچ کر احرام باندھ لیا تو پھر دم واجب نہ ہو گا۔ مثلاً ریاض کا رہنے والا بغیر احرام کے جدہ پہنچ گیا تو جدہ یا مکہ مکرمہ سے احرام باندھنے پر ایک دم دینا ہو گا، لیکن اگر اُس نے پانچ میقاتوں میں سے کسی ایک میقات مثلاً السیل الکبیر، الطائف پر پہنچ کر احرام باندھ لیا تو پھر دم واجب نہیں ہو گا۔

ممنوعاتِ احرام

احرام باندھ کر تلبیہ پڑھنے کے بعد یہ چیزیں حرام ہو جاتی ہیں:

ممنوعاتِ احرام مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے

❁ خوشبو استعمال کرنا۔ ❁ ناخن کاٹنا۔ ❁ جسم سے بال دور کرنا۔

❁ چہرہ کا ڈھانکنا۔

❁ میاں بیوی والے خاص تعلق اور جنسی شہوت کے کام کرنا۔

❁ خشکی کے جانور کا شکار کرنا۔

❁ خوشبودار ٹوتھ پیسٹ استعمال کرنا۔

ممنوعاتِ احرام صرف مردوں کے لیے

❁ سلے ہوئے کپڑے پہننا۔

❁ سر کو ٹوپی یا پگڑی یا چادر وغیرہ سے ڈھانکنا۔

❁ ایسا جوتا پہننا جس سے پاؤں کے درمیان کی ہڈی چھپ جائے۔

مکروہاتِ احرام

❁ بدن سے میل دور کرنا

❁ صابن کا استعمال کرنا

❁ کنگھا کرنا۔

احرام کی حالت میں جائز امور

❁ غسل کرنا لیکن خوشبو دار صابن یا شیمپو کا استعمال نہ کریں۔

❁ احرام کو دھونا اور اس کو بدلنا۔

❁ انگوٹھی، گھڑی، چشمہ، بیلٹ، چھتری وغیرہ کا استعمال کرنا۔

❁ احرام کے اوپر مزید چادر ڈال کر سونا۔ مگر مرد اپنے سر اور چہرے کو اور عورتیں اپنے چہرے کو کھلا رکھیں۔

عمرہ کی ادائیگی کا مسنون طریقہ

عمرہ کے ارکان

عمرہ میں چار کام کرنے ہوتے ہیں:

❁ میقات کی حدود سے پہلے عمرہ کا احرام باندھنا۔

❁ مسجد حرام پہنچ کر بیت اللہ کا طواف کرنا۔

❁ صفا مروہ کی سعی کرنا۔

❁ سر کے بال منڈوانا یا پورے سر کے بال برابر کٹوانا۔

مسجد حرام کی حاضری

مکہ مکرمہ پہنچ کر سامان وغیرہ اپنی قیام گاہ پر رکھ کر اگر آرام کی ضرورت ہو تو تھوڑا آرام کر لیں ورنہ وضو یا غسل کر کے عمرہ کرنے کے لیے مسجد حرام کی طرف انتہائی سکون اور اطمینان کے ساتھ تلبیہ (لبیک) پڑھتے ہوئے چلیں۔ دربار الٰہی کی عظمت و جلال کا لحاظ رکھتے ہوئے دایاں قدم اندر رکھ کر مسجد میں داخل ہونے کی دعا پڑھتے ہوئے مسجد حرام میں داخل ہو جائیں۔

کعبہ پر پہلی نظر

جس وقت خانہ کعبہ پر پہلی نظر پڑے تو اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کر کے جو چاہیں اپنی زبان میں اللہ تعالیٰ سے مانگیں کیوں کہ یہ دعاؤں کے قبول ہونے کا خاص وقت ہے۔

مسجد میں جگہ نہ ملنے پر ہوٹل میں جماعت کرنے کا حکم

نماز باجماعت مسجد میں ہی ادا کرنی چاہیے کیوں کہ مسجد میں فرض نماز باجماعت ادا کرنا افضل ہے اس کی بڑی تاکید آئی ہے، اگر مسجد کے بجائے ہوٹل میں فرض نماز کی جماعت کرلی تو اگرچہ فی نفسہٖ جماعت کا ثواب مل جائے گا لیکن مسجد کے ثواب سے محرومی ہوگی۔

ائمہ حرمین کی اقتداء میں نمازِ وتر ادا کرنے کا حکم

دورِ حاضر میں اگر محظورات سے بچتے ہوئے اپنا وتر الگ پڑھنا ممکن نہ ہو تو مفتیٰ بہ قول کے مطابق ائمہ حرمین شریفین کی اقتداء میں وتر کی نماز مطلقاً جائز ہے اگرچہ امام دو رکعت پر سلام پھیر دے۔

طواف

مسجد حرام میں داخل ہو کر کعبہ شریف کے اس گوشہ کے سامنے آجائیں جس میں حجر اسود لگا ہوا ہے اور طواف کی نیت کرلیں۔ چوں کہ عمرہ کی سعی بھی کرنی ہے اس لیے مرد حضرات اضطباع کرلیں یعنی احرام کی چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں مونڈھے کے اوپر ڈال لیں۔

طواف میں استقبال اور استلام کا طریقہ

حجر اسود کا استقبال: نیت اور اضطباع کرنے کے بعد اب آپ حجر اسود کے سامنے آجائیں اس وقت آپ کا سینہ بالکل حجر اسود کے سامنے ہو گا، یہاں کھڑے ہو کر پہلے آپ حجر اسود کا استقبال کریں، اس کا طریقہ یہ ہے کہ تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائیں جس طرح نماز میں تکبیر تحریمہ میں اٹھاتے ہیں۔ اور تکبیر یہ کہیں بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ تکبیر کہنے کے بعد ہاتھ چھوڑ دیں، یہ حجر اسود کا استقبال ہو گیا۔ اس کے بعد یہ کہے:

اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ

وَاِتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حجر اسود کا ”استلام“: اس کے بعد آپ حجر اسود کا ”استلام“ کریں، استلام یہ ہے کہ حجر اسود کو بوسہ دیں، دوسرا یہ کہ حجر اسود کو ہاتھ لگا کر ہاتھوں کو چوم لیں۔ لیکن آپ آج ان دونوں طریقوں سے ”استلام“ نہ کریں اس لئے کہ اس وقت آپ حالت احرام میں ہیں اور حالت احرام میں خوشبو لگانا جائز نہیں اور حجر اسود پر عام طور پر خوشبو لگی ہوتی ہے، اس لئے آج آپ حجر اسود کا استلام صرف اشارہ سے کریں، اور یہ طریقہ بھی سنت ہے حجر اسود کے سامنے جہاں کھڑے ہیں وہیں سے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے ایک بار حجر اسود کی طرف اس طرح اشارہ کریں جیسے آپ حجر اسود پر ہاتھ رکھ رہے ہوں، اشارہ کرتے وقت یہ کہیں بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور پھر ہتھیلیوں کو چوم لیں یہ حجر اسود کا استلام ہو گیا۔ ہر چکر میں جب حجر اسود کے سامنے پہنچیں تو اسی طرح ”استلام“ کریں جس طرح طواف شروع کرتے وقت کیا تھا۔ جب سات چکر پورے ہو جائیں تو ساتویں چکر کے ختم پر حجر اسود کے سامنے کھڑے ہو کر آٹھویں مرتبہ حجر اسود کا استلام کریں۔ یاد رکھئے! پہلا استلام اور آٹھواں استلام سنت مؤکدہ ہے، اور درمیان کے استلام سنت یا مستحب ہیں۔ سعی شروع کرنے سے پہلے ایک مرتبہ پھر حجر اسود کا استلام کریں، یہ حجر اسود کا نواں استلام ہو گا طواف کے دوران آٹھ

مرتبہ آپ پہلے استلام کر چکے ہیں۔

پھر حجر اسود کے سامنے کھڑے ہو کر بِسْمِ اللهِ اَللهُ اَكْبَرُ کہتے ہوئے حجر اسود کا بوسہ لیں یا دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو حجر اسود کی طرف کر کے ہاتھوں کا بوسہ لیں اور پھر کعبہ کو بائیں طرف رکھ کر طواف شروع کر دیں۔ مرد حضرات پہلے تین چکر میں (اگر ممکن ہو) رمل کریں یعنی ذرا مونڈھے ہلا کے اور اکڑ کے چھوٹے چھوٹے قدم کے ساتھ کسی قدر تیز چلیں۔ طواف کرتے وقت نگاہ سامنے رکھیں، یعنی کعبہ شریف آپ کے بائیں جانب رہے۔ طواف کے دوران بغیر ہاتھ اٹھائے چلتے چلتے دعائیں کرتے رہیں یا اللہ کا ذکر کرتے رہیں۔ آگے ایک نصف دائرے کی شکل کی چار پانچ فٹ اونچی دیوار آپ کے بائیں جانب آئے گی اس کو حطیم کہتے ہیں۔ (حطیم دراصل بیت اللہ کا ہی حصہ ہے، اس میں نماز پڑھنا ایسا ہی ہے جیسا بیت اللہ کے اندر نماز پڑھنا، اگر طواف کے بعد موقع مل جائے تو وہاں نفل ادا کریں)۔ اس کے بعد جب خانہ کعبہ کا تیسرا کونہ آجائے جسے رکنِ یمانی کہتے ہیں۔اس کے اور حجر اسود کے درمیان چلتے ہوئے یہ مسنون دعا بار بار پڑھیں:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

پھر حجر اسود کے سامنے پہنچ کر اس کی طرف ہتھیلیوں کا رخ کریں بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہیں اور ہتھیلیوں کا بوسہ لیں۔ اس طرح آپ کا ایک چکر پورا ہو گیا، اس کے بعد باقی چھ چکر بالکل اسی طرح کریں۔

مزید دعا کی اہمیت کے پیشِ نظر قرآن حکیم اور احادیث مبارکہ میں جو دعائیں آئی ہیں ان میں سے موقع کی مناسبت سے چند اہم دعاؤں کو (اور بزرگوں کے معمولات میں شامل دعاؤں کو) یہاں جمع کر کے سات حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے تاکہ طواف کے ہر چکر میں ایک حصے کی تلاوت کر لی جائے۔

طواف کے ساتوں چکروں کی دعائیں

پہلے چکر کی دعا

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ

وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَالصَّلَاةُ

وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ،

اَللّٰهُمَّ إِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ

وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ أَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّآئِمَةَ فِى الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ.

دوسرے چکر کی دعا

اَللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذَا الْبَيْتَ بَيْتُكَ، وَالْحَرَمَ حَرَمُكَ، وَالْأَمْنَ أَمْنُكَ، وَالْعَبْدَ عَبْدُكَ، وَأَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ، وَهٰذَا مَقَامُ الْعَآئِذِبِكَ مِنَ النَّارِ، فَحَرِّمْ لُحُوْمَنَا وَبَشَرَتَنَا عَلَى النَّارِ، اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِىْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ إِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ، وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ، اَللّٰهُمَّ قِنِىْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ، اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِى الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ.

تیسرے چکر کی دعا

اَللّٰهُمَّ إِنِّىْٓ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ

وَسُوْءِ الْأَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ وَالْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَلَدِ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ.

چوتھے چکر کی دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا، وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا، وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا، وَّعَمَلًا صَالِحًا مَّقْبُوْلًا، وَّتِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ يَا عَالِمَ مَا فِي الصُّدُوْرِ، أَخْرِجْنِيْ يَا اَللّٰهُ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّوْرِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، وَّالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ، رَبِّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا أَعْطَيْتَنِيْ، وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَآئِبَةٍ لِّيْ مِنْكَ بِخَيْرٍ-

پانچویں چکر کی دعا

اَللّٰهُمَّ أَظِلَّنِيْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلَّ

عَرْشِكَ وَلَا بَاقِيَ إِلَّا وَجْهَكَ وَاسْقِنِيْ مِنْ حَوْضِ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَرْبَةً هَنِيْئَةً مَّرِيْئَةً لَا نَظْمَأُ بَعْدَهَا أَبَدًا، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَئَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعِيْمَهَا وَمَا يُقَرِّبُنِيْ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا يُقَرِّبُنِيْ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ أَوْ عَمَلٍ۔

چھٹے چکر کی دعا

اَللّٰهُمَّ إِنَّ لَكَ عَلَيَّ حُقُوْقًا كَثِيْرَةً فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ، وَحُقُوْقًا كَثِيْرَةً فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَلْقِكَ، اَللّٰهُمَّ مَا كَانَ لَكَ مِنْهَا فَاغْفِرْهُ لِيْ وَمَا كَانَ لِخَلْقِكَ فَتَحَمَّلْهُ عَنِّيْ، وَأَغْنِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَّعْصِيَتِكَ، وَبِفَضْلِكَ عَنْ مَّنْ سِوَاكَ، يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ، اَللّٰهُمَّ إِنَّ

بَيْتَكَ عَظِيْمٌ، وَّوَجْهَكَ كَرِيْمٌ، وَأَنْتَ يَا اَللّٰهُ حَلِيْمٌ كَرِيْمٌ عَظِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ

ساتویں چکر کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْئَلُكَ إِيْمَانًا كَامِلًا، وَّيَقِيْنًا صَادِقًا، وَّرِزْقًا وَّاسِعًا، وَّقَلْبًا خَاشِعًا، وَّلِسَانًا ذَاكِرًا، وَّرِزْقًا حَلَالًا طَيِّبًا، وَّتَوْبَةً نَّصُوْحًا، وَّتَوْبَةً قَبْلَ الْمَوْتِ، وَرَاحَةً عِنْدَ الْمَوْتِ، وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ، وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ، وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَا عَزِيْزُ، يَا غَفَّارُ، رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَّأَلْحِقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ۔

طواف سے متعلق بعض اہم مسائل

❁ تلبیہ جو احرام باندھنے کے بعد سے برابر پڑھ رہے تھے، مسجد حرام میں داخل ہونے کے بعد بند کر دیں۔

❁ مطاف میں اگر رش زیادہ ہو یا تھکن ہو رہی ہو تو طواف کو مؤخر کر سکتے ہیں، لیکن ممنوعات احرام سے بچتے رہیں۔

❁ طواف کے دوران کوئی مخصوص دعا ضروری نہیں ہے بلکہ جو چاہیں اور جس زبان میں چاہیں دعا مانگتے رہیں، اگر کچھ نہ بھی

پڑھیں بلکہ خاموش رہیں تب بھی طواف صحیح ہو جاتا ہے۔ طواف کے دوران جماعت کی نماز شروع ہونے لگے یا تھکن ہو جائے تو طواف روک دیں، پھر جس جگہ سے طواف بند کیا تھا اسی جگہ سے طواف شروع کر دیں۔

❁ نفلی طواف میں رمل (یعنی ذرا اکڑ کر چلنا) اور اضطباع (یعنی احرام کی چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں مونڈھے کے اوپر ڈالنا) نہیں ہوتا ہے۔

❁ نماز کی حالت میں بازوؤں کو ڈھکنا چاہیے کیوں کہ اضطباع صرف طواف کی حالت میں سنت ہے۔

❁ اگر طواف کے دوران وضو ٹوٹ جائے تو طواف روک دیں اور وضو کر کے اسی جگہ سے طواف شروع کر دیں جہاں سے طواف بند کیا تھا کیوں کہ بغیر وضو کے طواف کرنا جائز نہیں ہے۔

❁ طواف نفلی ہو یا فرض، اس میں سات ہی چکر ہوتے ہیں، نیز اس کی ابتداء حجر اسود کے استلام سے ہی ہوتی ہے اور طواف کے بعد دو رکعات واجب الطواف نماز پڑھی جاتی ہے۔

❁ اگر طواف کے چکروں کی تعداد میں شک ہو جائے تو کم تعداد شمار کر کے باقی چکروں سے طواف مکمل کریں۔

❁ مسجد حرام کے اندر اوپر یا نیچے یا مطاف میں کسی بھی جگہ پیدل چل کر، وہیل چیئر یا الیکٹرک کار میں بیٹھ کر طواف کرسکتے ہیں۔

❁ طواف حطیم کے باہر سے ہی کریں۔ اگر حطیم میں داخل ہو کر طواف کریں گے تو وہ معتبر نہیں ہو گا۔

❁ اگر کسی عورت کو طواف کے دوران حیض آجائے تو فوراً طواف بند کر دے اور مسجد سے باہر چلی جائے۔

❁ خواتین طواف میں رمل (یعنی اکڑ کر چلنا) نہ کریں، یہ صرف مردوں کے لیے خاص ہے۔

❁ طواف کے دوران نمازیوں کے آگے سے گزرنا منع نہیں اور طواف کے علاوہ حالت میں بہتر ہے کہ نمازی کے عین سامنے سے نہ گزریں بلکہ کم از کم سجدے کے مقام کے آگے سے گزریں۔

❁ نفلی طواف میں رش کے دوران ہجوم کی صورت میں خواتین حجر اسود کا بوسہ لینے کی کوشش نہ کریں، بس دور سے اشارہ کرنے پر اکتفا کریں۔ اسی طرح ہجوم ہونے کی صورت میں رکن یمانی کو بھی نہ چھوئیں۔ اگر حجر اسود کے سامنے سے اشارہ کیے بغیر گزر جائیں اور ازدحام زیادہ ہے تو حجر اسود کے استلام کے لیے دوبارہ واپس آنے کی کوشش نہ کریں کیوں کہ طواف کے دوران حجر اسود کا بوسہ لینا یا اس

کی طرف اشارہ کرنا سنت ہے واجب نہیں ہے۔

❁ طواف کے آخری یعنی ساتویں چکر کے اختتام پر ایک بار پھر استلام کریں۔ اس کے بعد سب سے پہلے اضطباع کی کیفیت ختم کرلیں اور اپنے دونوں مونڈھے احرام کی چادر سے ڈھک لیں۔

اہم مسائل

❁ آج کل کچھ لوگ مسجد الحرام کی حدود سے باہر ہوٹل کی مسجد میں کھڑے ہو کر مسجد الحرام کے امام کی اقتداء کرتے ہیں ان کی نماز اس صورت میں درست ہوگی: اگر مسجدِ حرام کی جماعت کی صفیں اس ہوٹل کی عمارت تک پہنچ جاتی ہوں اور عمارت کے آخری صف کے درمیان اس قدر فاصلہ نہ رہتا ہو کہ جہاں سے کوئی کار یا اس جیسی کوئی گاڑی وغیرہ گزر سکے تو مذکورہ عمارت میں سے مسجدِ حرام کی جماعت میں شریک ہو کر وہاں کے امام کی اقتداء میں نماز پڑھنا درست ہے۔

اور اگر صفیں مذکورہ عمارت تک نہیں پہنچتیں بلکہ مسجدِ حرام کی آخری صف اور عمارت کے درمیان اتنا کشادہ راستہ خالی رہتا ہے جہاں سے کار جیسی گاڑی وغیرہ گزر سکے اور دائیں اور بائیں کہیں بھی پچھلی صف کا اگلی صفوں سے اتصال نہ ہو تو وہاں سے مسجدِ حرام کے

امام کی اقتداء درست نہیں اور ایسی جماعت میں شامل ہونا بھی درست نہیں۔(مأخذہٗ تبویب: ۵۳/ ۵۵۴)

❁ حجرِ اسود اور رُکنِ یمانی پر اکثر خوشبو لگی ہوئی ہوتی ہے اس لیے جو خواتین و حضرات احرام کی حالت میں ہوں وہ حجرِ اسود کو نہ ہاتھ لگائیں اور نہ اس کا بوسہ لیں بلکہ استلام کا اشارہ کرنے پر اکتفاء کریں۔ اسی طرح رکنِ یمانی پر بھی ہاتھ نہ لگائیں، بغیر ہاتھ لگائے گزر جائیں اور ملتزم سے بھی دور کھڑے ہو کر دعا کریں۔ اگر کسی نے احرام کی حالت میں حجرِ اسود کا بوسہ لیا یا رکنِ یمانی کے ہاتھ لگایا یا ملتزم سے چمٹ گیا جس کی وجہ سے منہ یا ہاتھ پر خوشبو لگ گئی تو زیادہ خوشبو لگنے میں دم واجب ہے اور معمولی خوشبو لگنے میں صدقۂ فطر (یعنی پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت کے برابر) صدقہ کرنا واجب ہے۔(غنیۃ الناسک)

❁ حجرِ اسود کا استلام کرتے وقت، ہاتھ لگانے اور بوسہ دینے میں یہ دھیان رکھیں کہ حجرِ اسود کے ارد گرد جو گول چاندی کا حلقہ چڑھا ہوا ہے، اس کو ہاتھ نہ لگے اور نہ اس کو بوسہ دے، کیوں کہ ایسا کرنے سے چاندی کا استعمال کرنا پایا جائے گا جو کہ ممنوع ہے۔(عمدۃ المناسک)

❁ حرم میں خواتین اپنی رہائش گاہ سے طواف کے لیے تنہا آسکتی

ہیں۔ اس صورت میں اُن کے ساتھ محرم کا ہونا ضروری نہیں۔

❁ اگر حرمین شریفین کے امام عورتوں کی امامت کی نیت کرتے ہوں اور جماعت کے وقت کوئی عورت آکر کسی مرد مقتدی کے برابر میں کھڑی ہو تو اگر جماعت شروع نہ ہوئی ہو اور مرد، عورت کے درمیان ایک شخص کے کھڑے ہونے کی جگہ خالی ہو یا عورت اور مرد کے درمیان شرعی سترا یا کوئی اور آڑ جو سترا کے قائم مقام ہو، رکھ لی جائے۔ یا مرد اس ہیئت پر کھڑا ہو کہ عورت کی پنڈلی اور ٹخنہ اور عورت کا پورا پاؤں مرد کے پاؤں سے پیچھے ہو یا کم از کم اس ہیئت پر ہو کہ عورت مرد سے اتنی پیچھے رہ جائے کہ اس کے دونوں ٹخنے اور پنڈلی مرد کے بالکل سیدھ میں نہ رہیں، خواہ عورت کے پاؤں کا کوئی حصہ مرد کے پاؤں کے کسی حصہ کی سیدھ میں ہو تو مرد اور عورت کی نماز درست ہو جائے گی۔ اور عورت کے پیچھے کھڑے ہونے والے کی نماز تب صحیح ہوگی کہ اس مرد اور عورت کے درمیان کوئی چیز حائل ہو مثلاً تختہ، یا ستون وغیرہ ایسا موجود ہو جو کم از کم ایک ہاتھ اونچا ہو، یا مرد عورت کے سر سے زیادہ بلند جگہ پر کھڑا ہو۔

❁ اگر ان تدابیر میں سے کوئی بھی تدبیر اختیار نہ کی گئی اور عورت، نماز میں شریک ہوگئی تو اس مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور اگر

نماز شروع ہو گئی اور دورانِ نماز کہیں سے کوئی عورت آکر اقتداء کر لے اور کسی مرد نمازی کے برابر میں کھڑی ہو جائے تو مرد مقتدی پر لازم ہے کہ وہ عورت کو پیچھے ہٹنے کا اشارہ کرے، اگر اشارہ کے باوجود عورت پیچھے نہ ہٹے تو اس صورت میں بھی مرد کی نماز ہو جائے گی، لیکن اگر مرد مقتدی اشارہ نہ کرے بلکہ اشارہ کرنے کی بجائے خود اتنا آگے بڑھ جائے کہ اس کی ایڑی عورت کے قدموں سے آگے ہو جائے، تو اس صورت میں بھی مرد کی نماز فاسد نہ ہو گی لیکن صف سے آگے بڑھنے کی وجہ سے ایسا کرنا مکروہ ہو گا۔ (لیکن نماز کو فاسد ہونے سے بچانے کے لیے اس کو گوارا کیا جا سکتا ہے)

(واضح رہے کہ اشارہ کرنے یا ایڑی آگے کرنے میں جو معمولی وقت لگے گا اس قدر محاذات سے نماز فاسد نہیں ہو گی کیوں کہ فقہاءِ کرام نے اس کی تصریح فرمائی ہے کہ محاذات رہے اس سے کم وقت کی محاذات سے نماز فاسد نہیں ہو گی)۔

❁ معذور شخص جس کا وضو نہیں ٹھہرتا (مثلاً پیشاب کے قطرات مسلسل گرتے رہتے ہیں یا مسلسل ریح خارج ہوتی رہتی ہے یا عورت کو بیماری کا خون آرہا ہے) تو اس کے لیے حکم یہ ہے کہ وہ نماز کے ایک وقت میں وضو کرے، پھر اس وضو سے اس وقت میں جتنے چاہے طواف کرے، نماز پڑھے اور قرآن کی تلاوت

کرے، دوسری نماز کا وقت داخل ہوتے ہی وضو ٹوٹ جائے گا۔
اگر طواف مکمل ہونے سے پہلے ہی دوسری نماز کا وقت داخل ہو جائے تو وضو کر کے طواف کو مکمل کرے۔

دو رکعت نماز واجب الطواف

طواف کے سات چکر پورے ہونے پر دو رکعت نماز واجب الطواف پڑھنا ضروری ہے۔ ہاں اگر مکروہ وقت ہو تو مزید طواف کر سکتے ہیں، اور مکروہ وقت گذرنے کے بعد سب طوافوں کی الگ الگ نمازیں ترتیب وار پڑھ لیں۔

نماز واجب الطواف ادا کرنے کے لیے طواف سے فراغت کے بعد مقامِ ابراہیم کے پاس آئیں۔ اُس وقت آپ کی زبان پر یہ آیت ہو تو بہتر ہے:

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى

اگر سہولت سے مقامِ ابراہیم کے پیچھے جگہ مل جائے تو وہاں، ورنہ مسجد حرام میں کسی بھی جگہ طواف کی دو رکعات ادا کریں۔ طواف کی اِن دو رکعات کے متعلق نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سنت یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں

سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھی جائے۔ ہجوم کے دوران مقام ابراہیم کے پاس طواف کی دو رکعات نماز پڑھنے کی کوشش نہ کریں کیوں کہ اس سے طواف کرنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے، بلکہ مسجد حرام میں کسی بھی جگہ یہ نماز ادا کرلیں۔

مقامِ ابراہیم

یہ ایک پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کو تعمیر کیا تھا، اس پتھر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشانات ہیں۔ یہ کعبہ کے سامنے ایک جالی دار شیشے کے چھوٹے سے قبہ میں محفوظ ہے جس کے اطراف پیتل کی خوشنما جالی نصب ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حجر اسود اور مقام ابراہیم قیمتی پتھروں میں سے دو پتھر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں پتھروں کی روشنی ختم کردی ہے، اگر اللہ تعالیٰ ایسا نہ کرتا تو یہ دونوں پتھر مشرق اور مغرب کے درمیان ہر چیز کو روشن کردیتے۔(ابن خزیمہ)

ملتزم

طواف اور نماز سے فراغت کے بعد اگر موقع مل جائے تو ملتزم پر آئیں۔ حجر اسود اور کعبہ کے دروازے کے درمیان دو میٹر

کے قریب کعبہ کی دیوار کا جو حصہ ہے وہ ملتزم کہلاتا ہے۔ اور اس سے چمٹ کر خوب دعائیں مانگیں۔ یہ دعاؤں کے قبول ہونے کی خاص جگہ ہے۔ حجاج کرام کو تکلیف دے کر ملتزم پر پہنچنا جائز نہیں ہے، لہٰذا طواف کرنے والوں کی تعداد اگر زیادہ ہو تو وہاں پہنچنے کی کوشش نہ کریں، کیوں کہ وہاں دعائیں کرنا صرف سنت ہے۔ (چوں کہ آج کل ملتزم پر روزانہ عطر لگائی جاتی ہے اس لیے احرام کی حالت میں اس سے چمٹ کر دعا نہ کریں۔)

آب زمزم

طواف سے فراغت کے بعد قبلہ رو ہو کر بسم اللہ پڑھ کر تین سانس میں خوب سیر ہو کر زمزم کا پانی پئیں اور الحمد للہ کہہ کر یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ

اے اللہ! میں آپ سے نفع دینے والے علم کا اور کشادہ رزق کا اور ہر مرض سے شفایابی کا سوال کرتا ہوں۔

مسجد حرام میں ہر جگہ زمزم کا پانی بآسانی مل جاتا ہے۔ زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

زمزم پلایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیا۔ (بخاری)
زمزم کا پانی پی کر اس کا کچھ حصہ سر اور بدن پر ڈالنا بھی مستحب ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: زمزم کا پانی جس نیت سے پیا جائے وہی فائدہ اس سے حاصل ہوتا ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روئے زمین پر سب سے بہتر پانی زمزم ہے جو بھوکے کے لیے کھانا اور بیمار کے لیے شفا ہے۔ (طبرانی)

صفا مروہ کے درمیان سعی

صفا پر پہنچ کر بہتر یہ ہے کہ زبان سے کہیں:

اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ

پھر خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے دعا کی طرح ہاتھ اٹھالیں اور تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہیں۔ اور اگر یہ دعا یاد ہو تو اسے بھی تین بار پڑھیں:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ

اس کے بعد کھڑے ہو کر خوب دعائیں مانگیں۔ یہ دعاؤں کے قبول ہونے کا خاص مقام اور خاص وقت ہے۔ دعاؤں سے فارغ ہو کر نیچے اتر کر مروہ کی طرف عام چال سے چلیں۔ دعائیں مانگتے رہیں یا اللہ کا ذکر کرتے رہیں۔ سعی کے دوران یہ دعا بھی پڑھتے رہیں:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ

مزید دعا کی اہمیت کے پیشِ نظر قرآن حکیم اور احادیث مبارکہ میں جو دعائیں آئی ہیں ان میں موقع کی مناسبت سے چند اہم (اور بزرگوں کے معمولات میں شامل) دعاؤں کو یہاں جمع کر کے سات حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے تا کہ سعی کے ہر چکر میں ایک حصے کی تلاوت کر لی جائے۔

سعی کے ساتوں چکروں کی دعائیں

سعی کے پہلے چکر (صفا سے مروہ تک) میں مسنون دعا کے علاوہ یہ دعائیں بھی پڑھی جا سکتی ہیں:

اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ الْكَرِيْمِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَ هَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ، لَاشَیْءَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ، يُحْيِیْ وَيُمِيْتُ وَهُوَحَیٌّ دَائِمًا لَايَمُوْتُ وَلَايَفُوْتُ أَبَدًا، بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ رَبَّنَا نَجِّنَا مِنَ النَّارِ سَالِمِيْنَ غَانِمِيْنَ فَرِحِيْنَ مُسْتَبْشِرِيْنَ مَعَ عِبَادِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ، ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَكَفٰی بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حَقًّا حَقًّا، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تَعَبُّدًا وَرِقًّا، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ۔

سعی کے دوسرے چکر (مروہ سے صفا تک) میں مسنون دعا کے علاوہ یہ دعائیں بھی پڑھی جا سکتی ہیں:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْفَرْدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا، وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ کَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ فِیْ کِتَابِکَ الْمُنَزَّلِ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ دَعَوْنَاکَ رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا کَمَا اَمَرْتَنَا اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ، رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ، رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ؕ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ، رَبَّنَا عَلَیْکَ تَوَکَّلْنَا وَ اِلَیْکَ اَنَبْنَا وَ اِلَیْکَ الْمَصِیْرُ، رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ- اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِاعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِھِمَا ؕ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ-

سعی کے تیسرے چکر (صفا سے مروہ تک) میں مسنون دعا کے علاوہ یہ دعائیں بھی پڑھی جاسکتی ہیں:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْلَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْخَیْرَ کُلَّہٗ عَاجِلَہٗ وَاٰجِلَہٗ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِذَنْبِیْ، وَ اَسْئَلُکَ رَحْمَتَکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْوَارْحَمْ وَاَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ، رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَّلَا تُزِغْ قَلْبِیْ بَعْدَ اِذْھَدَیْتَنِیْ وَھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ، اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ وَ بَصَرِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ ۖ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ

اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِرِضَاكَ
مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ
مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى
نَفْسِكَ فَلَكَ الْحَمْدُ حَتّٰى تَرْضٰى، اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ
شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِاعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۭ وَ مَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ
شَاكِرٌ عَلِيْمٌ۔

سعی کے چوتھے چکر (مروہ سے صفا تک) میں مسنون دعا کے علاوہ یہ دعائیں بھی پڑھی جا سکتی ہیں:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ
شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ مَا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ
عَلَّامُ الْغُيُوْبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ الصَّادِقُ الْوَعْدِ الْاَمِيْنُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
أَسْئَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَّا تَنْزِعَهُ مِنِّیْ

حَتّٰی تَتَوَفَّانِیْ وَاَنَا مُسْلِمٌ- اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّ

فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا- اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ

وَ یَسِّرْلِیْ اَمْرِیْ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ

وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَ فِتْنَةِ الْقَبْرِ- اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ

شَرِّمَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ وَ شَرِّمَا یَلِجُ فِی النَّھَارِ وَ مِنْ شَرِّ

مَاتَھُبُّ بِهِ الرِّیَاحُ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ، سُبْحَانَكَ

مَا عَبَدْنٰكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ یَا اَللّٰهُ سُبْحَانَكَ مَا ذَكَرْنَاكَ

حَقَّ ذِكْرِكَ یَا اَللّٰهُ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ الْاَعَزُّ

الْاَكْرَمُ، اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ

الْبَیْتَ اَوِاعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا

وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِیْمٌ-

سعی کے پانچویں چکر (صفا سے مروہ تک) میں مسنون دعا کے علاوہ یہ دعائیں بھی پڑھی جاسکتی ہیں:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

سُبْحَانَكَ مَا شَكَرْنَاكَ حَقَّ شُكْرِكَ یَا اَللّٰهُ، سُبْحَانَكَ

مَا اَعْلٰی شَأْنَكَ يَا اَللّٰهُ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ
وَزَيِّنْهُ فِيْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ
وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ
وَارْحَمْ وَاَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ
تَبْعَثُ عِبَادَكَ، اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ بِالْهُدٰى وَنَقِّنِيْ بِالتَّقْوٰى،
وَاغْفِرْ لِيْ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى، اَللّٰهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ
بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ
النَّعِيْمَ الْمُقِيْمَ الَّذِيْ لَا يَحُوْلُ وَلَا يَزُوْلُ اَبَدًا، اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا
وَّفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا، وَعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا، وَعَنْ شِمَالِيْ نُوْرًا،
وَمِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا وَمِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ نَفْسِيْ نُوْرًا
وَّعَظِّمْ لِيْ نُوْرًا، رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ،
اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ
اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۗ وَمَنْ
تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ-

سعی کے چھٹے چکر (مروہ سے صفا تک) میں مسنون دعا کے علاوہ یہ دعائیں بھی پڑھی جاسکتی ہیں:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ صَدَقَ وَعْدَهٗ وَ نَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ، اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى، اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِیْ تَقُوْلُ وَ خَيْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ، اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَمَا يُقَرِّبُنِیْ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْفِعْلٍ اَوْعَمَلٍ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ وَمَا يُقَرِّبُنِیْ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْفِعْلٍ اَوْعَمَلٍ، اَللّٰهُمَّ بِنُوْرِكَ اِهْتَدَيْنَا وَبِفَضْلِكَ اسْتَغْنَيْنَا وَ فِیْ كَنَفِكَ وَاِنْعَامِكَ وَعَطَائِكَ وَاِحْسَانِكَ اَصْبَحْنَا وَأَمْسَيْنَا، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَیْءٌ وَالْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَیْءٌ، وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَیْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ وَ فِتْنَةِ الْغَنِیْ

وَنَسْئَلُكَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ
الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ، اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ
حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ
بِهِمَا ۭ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ

سعی کے ساتویں چکر (صفا سے مروہ تک) میں مسنون دعا کے
علاوہ یہ دعائیں بھی پڑھی جا سکتی ہیں:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ
حَبِّبْ اِلَیَّ الْاِیْمَانَ وَ زَیِّنْهُ فِیْ قَلْبِیْ وَكَرِّهْ اِلَیَّ الْكُفْرَ
وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الرَّاشِدِیْنَ، اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ، اَللّٰهُمَّ اخْتِمْ
بِالْخَیْرَاتِ اٰجَالَنَا وَ حَقِّقْ بِفَضْلِكَ اٰمَالَنَا وَسَهِّلْ
لِبُلُوْغِ رِضَاكَ سُبُلَنَا وَحَسِّنْ فِیْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ
اَعْمَالَنَا یَا مُنْقِذَ الْغَرْقٰی یَا مُنْجِیَ الْهَلْكٰی یَا شَاهِدَ كُلِّ
نَجْوٰی یَا مُنْتَهٰی كُلِّ شَكْوٰی یَا قَدِیْمَ الْاِحْسَانِ یَا دَآئِمَ
الْمَعْرُوْفِ یَا مَنْ لَّا غِنٰی بِشَیْءٍ عَنْهُ وَلَا بُدَّ لِكُلِّ شَیْءٍ

مِّنۡهُ يَا مَنۡ رِزۡقُ كُلِّ شَيۡءٍ عَلَيۡهِ وَ مَصِيۡرُ كُلِّ شَيۡءٍ اِلَيۡهِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّيۡ عَائِذٌ بِكَ مِنۡ شَرِّ مَا اَعۡطَيۡتَنَا وَ مِنۡ شَرِّ مَا

مَنَعۡتَنَا اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسۡلِمِيۡنَ وَ اَلۡحِقۡنَا بِالصَّالِحِيۡنَ

غَيۡرَ خَزَايَا وَلَا مَفۡتُوۡنِيۡنَ رَبِّ يَسِّرۡ وَلَا تُعَسِّرۡ رَبِّ اَتۡمِمۡ

بِالۡخَيۡرِ۔ اِنَّ الصَّفَا وَ الۡمَرۡوَةَ مِنۡ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنۡ حَجَّ

الۡبَيۡتَ اَوِ اعۡتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِ اَنۡ يَّطَّوَّفَ

بِهِمَا ؕ وَمَنۡ تَطَوَّعَ خَيۡرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيۡمٌ۔

سعی کرتے ہوئے جب سبز ستون (جہاں ہری ٹیوب لائٹیں لگی ہوئی ہیں) کے قریب پہنچیں تو مرد حضرات ذرا تیز رفتار سے چلیں اس کے بعد پھر ایسے ہی ہرے ستون اور نظر آئیں گے وہاں پہنچ کر تیز چلنا بند کر دیں اور عام چال سے چلیں۔ مروہ پر پہنچ کر قبلہ کی طرف رخ کرکے ہاتھ اٹھاکر دعائیں مانگیں، یہ سعی کا ایک پھیرا ہو گیا۔ اسی طرح مروہ سے صفا کی طرف چلیں۔ یہ دوسرا چکر ہو جائے گا۔ اس طرح آخری وساتواں چکر مروہ پر ختم ہو گا۔ ہر مرتبہ صفا اور مروہ پر پہنچ کر خانہ کعبہ کی طرف رخ کرکے دعائیں کرنی چاہئیں۔

سعی سے متعلق بعض اہم مسائل

❁ سعی کے لیے وضو کا ہونا ضروری نہیں البتہ افضل و بہتر ہے۔

❁ سعی کی جگہ مسجدِ حرام سے خارج ہے اس میں شامل نہیں ہے یعنی مسجدِ حرام کے حکم میں نہیں ہے اگر کوئی شخص دورانِ طواف مسجدِ حرام سے نکل کر باہر سعی کی جگہ پر نکل آئے تو طواف کے جتنے حصے میں باہر نکلا اتنے حصے کا طواف درست نہیں ہو گا لہٰذا اتنے حصے کا اعادہ کرنا لازم ہے۔

❁ سعی کے دوران نماز شروع ہو جائے یا وضو ٹوٹ جائے یا نمازِ جنازہ ہونے لگے تو سعی چھوڑ کر نماز وغیرہ شروع کر دیں، اور فارغ ہو کر جہاں سے سعی چھوڑی تھی، وہیں سے باقی سعی پوری کریں، اور اگر بلا عذر سعی کو درمیان سے چھوڑ دیں تو سعی کو لوٹانا مستحب ہے۔ (عمدۃ المناسک)

❁ حیض (ماہواری) کی حالت میں بھی سعی کی جا سکتی ہے البتہ طواف حیض کی حالت میں ہر گز نہ کریں بلکہ مسجد حرام میں بھی داخل نہ ہوں۔ یعنی اگر کسی عورت کو طواف کے بعد ماہواری شروع ہو جائے تو ناپاکی کی حالت میں سعی کر سکتی ہے۔ طواف سے فارغ ہو کر اگر سعی کرنے میں تاخیر ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔

❁ سعی کو طواف کے بعد کرنا شرط ہے، طواف کے بغیر سعی معتبر نہیں ہو گی۔

❁ صفا و مروہ پر پہنچ کر بیت اللہ کی طرف صرف ہاتھ سے اشارہ نہ کریں بلکہ دونوں ہاتھ اٹھا کر دعائیں بھی کریں۔

❁ سعی کے دوران نماز شروع ہونے لگے یا تھک جائیں تو سعی کو روک دیں پھر جہاں سے سعی کو بند کیا تھا اسی جگہ سے شروع کر دیں۔

❁ طواف کی طرح سعی بھی پیدل چل کر کرنا چاہیے، البتہ اگر کوئی عذر ہو تو وہیل چیئر پر بھی سعی کر سکتے ہیں۔

❁ اگر سعی کے چکروں کی تعداد میں شک ہو جائے تو کم تعداد شمار کر کے باقی چکروں سے سعی مکمل کریں۔

❁ خواتین سعی میں سبز ستونوں (جہاں ہری ٹیوب لائٹیں لگی ہوئی ہیں) کے درمیان مردوں کی طرح دوڑ کر نہ چلیں۔ اگر چاہیں تو سعی کے بعد بھی دو رکعات نماز ادا کر لیں کیوں کہ بعض روایات میں اس کا ذکر ملتا ہے۔

❁ نفلی سعی کا کوئی ثبوت نہیں ہے، البتہ نفلی طواف زیادہ سے زیادہ کرنے چاہئیں۔

بال منڈوانا یا کٹوانا

طواف اور سعی سے فارغ ہو کر (صرف عمرہ اور حج تمتع کرنے والے سر کے بال منڈوادیں یا پورے سر کے بال برابر کٹوادیں، حج قران والے حج کی تکمیل کے بعد) سر کے بال منڈوادیں یا کٹوادیں۔ مردوں کے لیے منڈوانا افضل ہے، کیوں کہ نبی اکرم ﷺ نے بال منڈوانے والوں کے لیے رحمت و مغفرت کی دعا تین مرتبہ فرمائی ہے اور بال کٹوانے والوں کے لیے صرف ایک مرتبہ، نیز اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے پاک کلام قرآن کریم میں حلق کرانے والوں کا ذکر پہلے اور بال کٹوانے والوں کا ذکر بعد میں کیا ہے۔

❋ حلال ہونے کے وقت محرم کو اپنے یا کسی دوسرے شخص کا خواہ محرم ہو سر مونڈنا یا کترنا جائز ہے اس سے جزا واجب نہ ہو گی۔

❋ خواتین چوٹی کے آخر میں سے ایک پورے کے برابر بال خود کاٹ لیں یا کسی محرم سے کٹوالیں۔

تنبیہ

بعض مرد حضرات چند بال سر کے ایک طرف سے اور چند بال دوسری طرف سے قینچی سے کاٹ کر احرام کھول دیتے ہیں، یہ صحیح نہیں ہے۔ ایسی صورت میں جمہور علماء کے نزدیک دم

واجب ہو جائے گا، لہٰذا یا تو سر کے بال منڈوائیں یا اس طرح بالوں کو کٹوائیں کہ پورے سر کے بال کٹ جائیں۔ اگر بال زیادہ ہی چھوٹے ہوں تو منڈوانا ہی لازم ہے۔ سر کے بال منڈوانے یا کٹوانے سے پہلے نہ احرام کھولیں اور نہ ہی ناخن وغیرہ کاٹیں ورنہ دم لازم ہو جائے گا۔ بال کا حدود حرم میں کٹوانا ضروری ہے، لہٰذا جدہ میں بال منڈوانے کی صورت میں دم واجب ہو گا۔

عمرہ پورا ہو گیا

اب آپ کا عمرہ پورا ہو گیا۔ صرف عمرہ اور حج تمتع والے احرام اتار دیں، سلے ہوئے کپڑے پہن لیں، خوشبو لگا لیں۔ اب آپ کے لیے وہ سب چیزیں جائز ہو گئیں جو احرام کی وجہ سے ناجائز ہو گئی تھیں۔

عمرہ سے متعلق بعض اہم مسائل

❁ عورت بغیر مَحرم یا شوہر کے عمرہ کا سفر یا کوئی دوسرا سفر نہیں کر سکتی ہے، اگر کوئی عورت بغیر محرم یا شوہر کے عمرہ کرے تو اس کا عمرہ تو ادا ہو جائے گا لیکن ایسا کرنے میں بڑا گناہ ہے۔

❁ عورتیں مرد کی طرف سے اور مرد عورتوں کی طرف سے نفلی عمرہ ادا کر سکتے ہیں۔

❁ احرام کی حالت میں احرام کے کپڑے اتار کر غسل بھی کر سکتے

ہیں اور احرام تبدیل بھی کر سکتے ہیں۔

❁ اگر کوئی شخص حج کے مہینے (یعنی شوال یا ذی القعدہ یا ذی الحجہ کے پہلے عشرہ) میں عمرہ کرکے اپنے گھر واپس چلا گیا، اور حج کے ایام میں صرف حج کا احرام باندھ کر حج ادا کرے تو یہ حج تمتع نہیں ہوگا کیوں کہ جمہور علماء کے نزدیک حج تمتع کے لیے شرط ہے کہ وہ عمرہ کرکے اپنے گھر واپس نہ جائے۔

❁ بعض لوگوں نے مشہور کر رکھا ہے کہ اگر کسی نے عمرہ کیا تو اس پر حج فرض ہوگیا، یہ غلط ہے۔ اگر وہ صاحب استطاعت نہیں ہے یا سعودی قوانین کے تحت حج کا ویزہ نہ ملے اس پر عمرہ کی ادائیگی کی وجہ سے حج فرض نہیں ہوتا اگرچہ وہ عمرہ حج کے مہینوں میں ہی ادا کیا جائے۔

حج کے فرائض وواجبات

حج کے فرائض

❁ احرام۔ ❁ وقوفِ عرفہ۔ ❁ طوافِ زیارت کرنا۔

بعض علماء نے سعی کو بھی حج کے فرائض میں شمار کیا ہے۔

حج کے واجبات

❁ میقات سے احرام کے بغیر نہ گزرنا۔

❁ عرفہ کے دن غروب آفتاب تک میدان عرفات میں رہنا۔

❁ مزدلفہ میں وقوف کرنا۔

❁ جمرات کو کنکریاں مارنا۔

❁ قربانی کرنا (حج افراد میں واجب نہیں)۔

❁ سر کے بال منڈوانا یا کٹوانا۔

❁ سعی کرنا۔

❁ طواف وداع کرنا۔

حج کے فرائض میں سے اگر کوئی ایک فرض چھوٹ جائے تو حج صحیح نہیں ہوگا جس کی تلافی دم سے بھی ممکن نہیں۔ اگر واجبات میں سے کوئی ایک واجب چھوٹ جائے تو حج صحیح ہو جائے گا مگر جزا لازم ہوگی۔

حج کے چھ ایام

حج کا پہلا دن (۸ ذی الحجہ)

یوم الترویہ یعنی (یاد رہے کہ اسلامی تاریخ مغرب سے بدل

جاتی ہے) آٹھویں ذی الحجہ کی رات ہی سے منیٰ کی روانگی شروع ہو جاتی ہے۔ اس لیے آپ ۷/ ذی الحجہ کی شام ہی سے احرام وغیرہ کی تیاریاں مکمل کرلیں تاکہ معلم کی بسوں کے نظام کے مطابق آپ منیٰ جاسکیں کیوں کہ ناواقف اور ناتجربہ کار لوگوں کے لیے معلم کی رہنمائی کے بغیر منیٰ کی قیام گاہ پر پہنچ پانا بہت ہی دشوار ہوتا ہے۔ البتہ جو حضرات واقف کار ہیں وہ اطمینان سے آٹھویں تاریخ کی صبح کو فجر کی نماز کے بعد منیٰ روانہ ہوں۔ حج کا احرام اگرچہ مکہ معظمہ میں اپنی قیام گاہ پر بھی باندھا جاسکتا ہے لیکن مسجد حرام میں جاکر نیت کرنا اور تلبیہ پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔ آج کل منیٰ میں AC والے خیمے کے علاوہ کھانے پینے، علاج معالجے اور ہر قسم کی سہولت موجود ہے لہٰذا منیٰ جاتے وقت صرف ضروری سامان ساتھ لیں۔ ذی الحجہ کی نویں تاریخ کی نماز فجر سے تیرہویں تاریخ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد مردوں کے لیے بلند آواز سے اور عورتوں کے لیے آہستہ آواز سے ایک مرتبہ تکبیر تشریق پڑھنا واجب ہے۔ تکبیر تشریق یہ ہے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

حج کا دوسرا دن (۹ ذی الحجہ)

سنت یہ ہے کہ فجر پڑھ کر عرفات کے لیے پیدل، ٹرین سے یا بذریعہ بس روانہ ہوں۔ عرفات جاتے وقت نہایت ذوق و شوق کے ساتھ تلبیہ کا ورد کریں اور رحمتِ خداوندی کے امیدوار بن کر عرفات کا قصد کریں کیوں کہ یہی پورے حج کا حاصل ہے۔

عرفہ کا وقوف جو کہ فرض ہے وہ زوال کے بعد سے شروع ہوتا ہے، اس لیے زوال سے پہلے ہی پوری تیاری کر لیں، تاکہ بعد میں کوئی وقت ضائع نہ ہو۔ میدانِ عرفات میں غروب آفتاب تک قیام کرنا واجب ہے۔ وقوف عرفات کا پورا وقت دعا، ذکر، تلبیہ اور دیگر عبادات میں گزاریں۔ میدانِ عرفات میں سب سے اعلیٰ دعا جو حدیث سے ثابت ہے، وہ یہ ہے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر

غروب سے کافی پہلے ہی معلم کے آدمی حاجیوں کو اسٹیشن لے جانا اور بسوں میں بٹھانا شروع کر دیتے ہیں۔ اگر بس، ٹرین یا پرائیوٹ کار میں بیٹھ بھی جائیں تو ذکر واذکار اور دعا سے غافل نہ ہوں۔ یہ بسیں غروب سے پہلے عرفات سے نہیں نکل سکتیں اس لیے اپنی

سیٹوں پر بیٹھے بیٹھے دعا، تلبیہ اور اذکار میں مشغول رہیں۔ غروب ہونے اور رات آجانے کے باوجود عرفات میں مغرب کی نماز ادا نہیں کی جائے گی۔ سورج غروب ہونے کے بعد عرفات سے مزدلفہ روانگی ہوگی۔ اب جب بھی آپ مزدلفہ پہنچیں تو عشاء کے وقت میں مغرب اور عشاء دونوں نمازیں ایک ساتھ پڑھیں۔ ان دونوں کا جمع کرکے پڑھنا سب پر ضروری ہے۔ خواہ اکیلے نماز پڑھیں یا امام کے ساتھ۔

مزدلفہ کی یہ رات بہت ہی متبرک ہے۔ بعض علماء نے اسے شبِ قدر سے بھی افضل بتایا ہے۔ اس لیے اس رات میں تھکان کے باوجود عبادت کرنا بہت زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے۔ اسے محض سوکر ضائع نہ کریں۔

حنفیہ کے نزدیک وقوفِ مزدلفہ کا اصل واجب وقت ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کی صبح سے طلوعِ آفتاب کے درمیان ہے۔ اس لیے اوّل وقت فجر کی نماز پڑھ کر جتنی دیر ہوسکے مزدلفہ کا وقوف کریں اور خوب الحاح و زاری کے ساتھ دعا میں مشغول رہیں۔ مزدلفہ میں شیطان کی رمی کے لیے کھجور کی گٹھلی کے برابر احتیاطاً ستّر سے زائد کنکریاں جمع کرلیں۔

حج کا تیسرا دن (۱۰ذی الحجہ)

مزدلفہ میں نماز فجر ادا کرکے دعائیں کریں۔ طلوع آفتاب سے قبل منیٰ کے لیے روانہ ہو جائیں۔ منیٰ پہنچ کر سب سے پہلا عمل آخری جمرہ (بڑے شیطان) کو کنکری مارنا ہے۔

جمرۃ العقبہ پر ایک ایک کرکے سات کنکریاں ماریں ہر کنکری مارتے وقت پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ رَغْمًا لِلشَّيْطٰنِ وَرِضًا لِلرَّحْمٰنِ

رمی شروع کرتے ہی تلبیہ پڑھنے کا سلسلہ بند کردیں۔

آج کل صبح کے وقت بہت زیادہ رش ہوتا ہے۔ اس لیے زیادہ شوق میں آکر جان کو خطرہ میں نہ ڈالیں بلکہ منیٰ پہنچ کر اوّلاً اپنی قیام گاہ پر آرام کریں۔ اور دوپہر یا اس کے بعد اطمینان سے جاکر رمی کریں، بالخصوص عمر رسیدہ حجاج اور خواتین اس کا خاص خیال رکھیں۔

حج کی قربانی

جمرۃُ العقبہ کو کنکریاں مارنے کے بعد قربانی کرنی ہے، لیکن پہلے یہ دیکھ لیں کہ آپ نے کون سا حج کیا ہے اگر آپ نے حجِ تمتع یا حجِ قران کیا ہے تو حج کی قربانی کرنا واجب ہے اور اگر حجِ افراد کیا

ہے تو حج کی قربانی واجب نہیں، مستحب ہے۔

اور جن خواتین و حضرات پر حج کی قربانی واجب ہے وہ سر کے بال اور ناخن وغیرہ قربانی کے بعد ہی کتر سکتے ہیں، خدانخواستہ اگر انھوں نے قربانی سے پہلے سر کے بال منڈوا لیے تو ان پر دم واجب ہو جائے گا، اس لیے وہ بہت احتیاط سے کام لیں۔ ہاں اگر حجِ افراد کرنے والا حاجی قربانی سے پہلے سر کے بال منڈا لے یا ناخن کتر لے تو اس پر دم واجب نہ ہو گا، کیوں کہ اس پر حج کی قربانی واجب نہیں محض مستحب ہے۔ جو حجاج قربانی کرنا جانتے ہیں انھیں خود اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا افضل ہے، ورنہ کسی قابلِ اعتماد شخص کے ذریعہ قربانی کرائیں، بنک یا کسی اور ادارہ کے ذریعہ قربانی کرانے سے اجتناب کریں۔

منیٰ کی حدود میں سر منڈانا سنت ہے، لیکن باہر مثلاً مکہ مکرمہ جا کر بھی منڈا سکتے ہیں۔ خواتین کے لیے حلق جائز نہیں، وہ صرف اتنا کریں کہ بالوں کی چوٹی بنا کر اس کے آخری سرے سے انگلی کے ایک پورے کے برابر اپنے بال کاٹ لیں۔ بالوں کی چوٹی بنانے سے سارے سر کے بال ایک پورے کے برابر کٹ جائیں گے۔

حنفیہ کے مفتی بہ قول کے مطابق حج قران اور حج تمتع کرنے والے کے لیے رمی، قربانی اور حلق میں ترتیب واجب ہے، اس

لیے پوری کوشش کرنی چاہیے کہ یہ ترتیب قائم رہے لیکن اگر کوئی شخص اپنے ضعف یا نئے سعودی قوانین یا کسی اور عذر کی بناء پر ترتیب قائم نہ رکھ سکے تو صاحبین اور ائمہ ثلاثہ کے قول پر اس پر دَم واجب نہ ہو گا۔

طوافِ زیارت

طوافِ زیارت ادا کرنے منیٰ سے مکہ معظمہ جائیں، یہ طواف فرض ہے اور ۱۰/ سے ۱۲/ ذی الحجہ تک کیا جاسکتا ہے۔ لیکن جو عورت ناپاک ہو وہ اس وقت طواف زیارت نہ کرے بلکہ بعد میں پاک ہونے پر طواف کرے۔ اس تاخیر سے اس پر کوئی کفارہ یا دم نہ ہو گا۔

سنت تو یہ ہے کہ طواف زیارت رمی، قربانی اور حلق کے بعد ادا کیا جائے۔ لیکن اگر ان افعال سے پہلے بھی طواف زیارت کر لیا جائے تو ادا ہو جائے گا۔

طواف زیارت چاہے احرام میں ہو یا رمی، قربانی اور حلق سے فارغ ہونے کے بعد احرام کھول کر سلے ہوئے کپڑے پہن کر ہو، اس کے شروع کے تین چکروں میں رمل کیا جائے گا۔ اگر طواف

زیارت حلق کرنے کے بعد احرام کھول کر سلے ہوئے کپڑے پہن کر کریں تو اضطباع نہ ہو گا۔

طوافِ زیارت کے بعد حج کی سعی بھی کرنی ہو گی اور یہ سعی حالتِ احرام اور سلے ہوئے کپڑوں دونوں میں ہو سکتی ہے۔

حج کا چوتھا اور پانچواں دن (۱۱،۱۲ ذی الحجہ)

۱۱/ اور ۱۲/ تاریخ کو زوال کے بعد سے تینوں جمرات کی ترتیب وار رمی کی جائے گی یعنی سب سے پہلے چھوٹے شیطان (جمرۂ اولیٰ) کو مزدلفہ سے چنی گئی کنکریوں میں سے سات کنکریاں ماری جائیں گی، اس کے بعد درمیانے شیطان (جمرۂ وسطیٰ) اور پھر بڑے شیطان (جمرۂ عقبیٰ) پر یہی عمل کیا جائے گا یعنی ہر ایک کو سات سات کنکریاں ماری جائیں گی۔

یہاں بھی اوّل وقت بھیڑ میں جانے کی کوشش نہ کریں بلکہ اطمینان اور آرام کے ساتھ رمی کریں۔ ان دو دِنوں میں زوال سے قبل رمی جائز اور معتبر نہیں ہے، اس کا خیال رکھیں۔ کمزور افراد اور خواتین اگر رات میں رمی کریں تو ان پر کراہت نہیں ہے۔ لہٰذا جو لوگ رات کے وقت میں رمی کرنے پر قادر ہوں ان کی طرف سے دوسرے کی رمی درست نہ ہو گی۔

شیطان کو کنکریاں اس طرح ماریں کہ وہ گول دائرہ کے اندر ہی گریں اس سے باہر نہ گریں۔ جمرۂ عقبیٰ اور جمرۂ وسطیٰ کے بعد قبلہ رو ہو کر دعا مانگنا مسنون ہے، آخری جمرہ کے بعد دعا کا حکم نہیں ہے۔ منیٰ کے ایام خاص طور پر ذکرِ خداوندی کے دن ہیں۔ اس دوران عبادات کا خاص اہتمام رکھیں۔ ۱۲/ ذی الحجہ کو غروبِ آفتاب سے پہلے منیٰ سے مکہ معظمہ کے لیے روانہ ہو جائیں۔

حج کا چھٹا دن (۱۳ ذی الحجہ)

اگر ۱۳/ ذی الحجہ کی صبح صادق تک منیٰ میں رک گئے تو ۱۳ ویں تاریخ کی رمی بھی واجب ہو جائے گی۔

طوافِ وداع

مکہ معظمہ واپس ہو کر جو حضرات فوراً وطن جانا چاہتے ہیں ان پر جانے سے پہلے طواف وداع کرنا واجب ہے۔ طواف زیارت کے بعد کیا گیا کوئی بھی نفلی طواف طواف وداع کے قائم مقام ہو جاتا ہے۔ طواف وداع احرام کے بغیر ادا کیا جاتا ہے یعنی عام سلے ہوئے لباس میں۔ طواف وداع میں نہ رمل ہے نہ اضطباع اور نہ اس کے بعد سعی ہے۔ اگر کوئی شخص طواف وداع ادا کیے بغیر میقات کی حدود سے باہر چلا جائے تو اس پر دَم واجب ہے۔ ایسا

شخص یا تو اپنے وطن سے دم کے پیسے بھجوا کر حدود حرم میں قربانی کروائے یا پھر میقات کی حدود سے پہلے عمرہ کا احرام باندھ کر واپس آئے، پہلے عمرہ کرے اور پھر طواف وداع ادا کرے۔ صرف طواف وداع ادا کرنے کے لیے میقات کی حدود کے باہر سے بلا احرام میقات کی حدود کے اندر آنا منع ہے۔ جو عورت واپسی کے وقت ناپاک ہو اس کے لیے طواف وداع کے لیے رکنا لازم نہیں، وہ طواف وداع ادا کیے بغیر وطن لوٹ سکتی ہے۔

حج سے متعلق ضروری مسائل

❋ آج کل حاجیوں کی کثرت کی وجہ سے ان کے کچھ خیمے مزدلفہ کی حدود میں بھی لگائے جاتے ہیں اور کافی حجاج بجائے منیٰ کے مزدلفہ میں قیام کرتے ہیں تو مجبوری میں اس کی گنجایش ہے گو یہ سنت کے خلاف ہے لیکن اس میں کوئی جزا واجب نہیں اور اگر کوئی مذکورہ پانچ نمازیں منیٰ کی حدود میں ادا کر سکے تو اچھا ہے ورنہ مزدلفہ ہی میں یہ نمازیں ادا کر لیں۔

❋ اگر کوئی حاجی منیٰ میں صبح صادق ہونے سے پہلے یا نمازِ فجر سے پہلے یا سورج نکلنے سے پہلے عرفات جائے تو بھی جائز ہے لیکن ایسا کرنا برا ہے۔ (حیات القلوب) تاہم معلّم کی سواری کے انتظام

سے مجبور ہو کر جلدی جانا پڑے تو گنجائش معلوم ہوتی ہے۔
(عمدۃ المناسک بتصرف)

❁ بعض حنفی حجاج مسجدِ نمرہ میں حاضری کا بہت اہتمام کرتے ہیں، تاکہ مسجد نمرہ کی فضیلت حاصل کریں اور امام کی اقتداء میں ظہر اور عصر کی نماز ملا کر پڑھیں، اس کے بارے میں عرض ہے کہ اول تو حنفی مذہب میں ظہر اور عصر کی نماز جمع کرنا واجب نہیں، سنت یا مستحب ہے، دوسرے اس جمع کرنے کی چند شرطیں ہیں جو عموماً نہیں ہوتیں، مثلاً ایک شرط یہ ہے کہ امام المسلمین یا اس کے نائب کی اقتداء میں ظہر اور عصر کی نمازیں ملا کر ادا کی جائیں اور یہاں مسجدِ نمرہ میں امام المسلمین یا اس کا نائب تو ہوتا ہے لیکن عموماً یہ مقیم ہونے کے باوجود ان نمازوں میں قصر کرتا ہے اور مقیم امام کو قصر کرنے سے جمہور کے نزدیک یہ نمازیں صحیح نہیں ہوتیں، اس لیے اپنے اپنے خیموں میں دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت پر ادا کرنی چاہئیں۔

مدینہ منورہ کا سفر

روضہ اقدس کی زیارت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حج کیا اور اس کے بعد

میری قبر کی زیارت کی میری وفات کے بعد تو وہ (زیارت کی سعادت حاصل کرنے میں) انھی لوگوں کی طرح ہے جنہوں نے میری حیات میں زیارت کی۔ (رواہ البیہقی)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ (ابن خزیمہ)

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے میرے ساتھ بد سلوکی کی۔ (رواہ ابن عدی بسندِ حسن) رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھتا ہے میں اس کو سنتا ہوں۔ (رواہ البیہقی)

جب مدینہ منورہ کا سفر شروع کریں تو حضور اقدس ﷺ کے روضہ اقدس کی زیارت کی نیت کریں اور یوں نیت کریں۔

"اے اللہ میں سرور دو عالم ﷺ کے مزار اقدس کی زیارت کے لیے مدینہ منورہ کا سفر کرتا ہوں، اے اللہ اسے قبول فرمالیجیے اور آسان فرمادیجیے۔" جب مدینہ منورہ میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے:

وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا

وضو، غسل، خوشبو اچھا لباس پہن کر مسجد کی طرف ادب واحترام

سے چلیں نفلی صدقہ کریں، باب جبرئیل یا باب السلام سے مسنون دعا بِسْمِ اللهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ، رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ پڑھ کر مسجد نبوی میں داہنا قدم رکھیں اور اعتکاف کی نیت کو غنیمت سمجھیں۔ اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت تحیۃ المسجد بھی پڑھیں۔

روضہ اقدس پر سلام

اب بڑے ادب و احترام کے ساتھ اور اپنی نالائقی اور روسیاہی کے استحضار کے ساتھ روضۂ اقدس کی طرف چلیں، جب آپ جالیوں کے سامنے جہاں جالیوں میں چاندی کی تختی لگی ہوئی ہے، پہنچ جائیں تو اس جگہ بالکل سامنے ان جالیوں میں تین گول سوراخ نظر آئیں گے پہلے سوراخ پر آنے کا مطلب یہ ہے کہ اس جگہ سے رسول کریم ﷺ کا چہرہ انور سامنے ہے۔ لہٰذا جالیوں سے اندازاً تین چار ہاتھ کے فاصلہ پر ادب سے کھڑے ہو جائیں، ہاتھ سیدھے کریں، نظریں نیچی کریں اور دھیان نبی اکرم ﷺ کی طرف لگائیں اور درمیانی آواز سے جو نہ تو زیادہ بلند ہو اور نہ بالکل آہستہ، ادب کے ساتھ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کریں اور یوں کہیں:

❁ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ السَّيِّدُ الْكَرِيْمُ وَالرَّسُوْلُ الْعَظِيْمُ وَالرَّءُوْفُ الرَّحِيْمُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ

❁ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللهِ

❁ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْلَ اللهِ

❁ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفِيَّ اللهِ

❁ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللهِ

❁ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الشَّفَاعَةِ

❁ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ عِنْدَ اللهِ

وَقَدْ قَالَ اللهُ تَعَالٰى فِيْ حَقِّكَ الْعَظِيْمِ:

وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا

اس کے بعد دائیں طرف جالیوں میں دوسرا سوراخ ہے، اس کے سامنے کھڑے ہوکر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس طرح سلام عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ يَا سَيِّدَنَا

اَبَا بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَعَنَّا

اس کے بعد ذرا دائیں ہٹ کر تیسرے سوراخ کے سامنے کھڑے ہوکر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس طرح سلام عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ

سَيِّدَنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْكَ وَعَنَّا

اس کے بعد پھر الٹے ہاتھ کی طرف اسی پہلے سوراخ کے سامنے آجائیں جس میں رسول خدا ﷺ ہیں اور درود و سلام اور یا نماز والا درود شریف ذوق و شوق سے پڑھیں اور جن لوگوں نے آپ سے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرنے کو کہا ہے ان کا سلام اپنی زبان میں اس طرح پہنچادیں مثلاً، یارسول اللہ محمد اسماعیل اور محمد اسحاق نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے آپ ان کا سلام قبول فرمالیں اور وہ آپ سے شفاعت کے

امید وار ہیں۔“ اگر نام یاد نہ آئے تو اس طرح عرض کریں:

یارسول اللہ ﷺ بہت سے لوگوں نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے ان سب کا سلام قبول فرمالیجیے۔

پھر اس جگہ سے ہٹ کر ایسی جگہ چلے جائیں کہ آپ کے قبلہ رو ہونے میں روضہ اقدس ﷺ کی طرف پیٹھ نہ ہو اور اللہ تعالیٰ سے خوب رورو کر اپنے اور اپنے والدین، اہل وعیال، ملنے جلنے والوں، دعا کرانے والوں اور تمام مسلمانوں کے لیے دعا کریں۔ بس اسی کو سلام کہتے ہیں۔ جب سلام عرض کرنا ہو تو اسی طرح عرض کیا کریں۔

خواتین کا سلام

خواتین کے لیے سلام پیش کرنے کے اوقات مقرر ہیں۔ لہٰذا خواتین کو بھی روضہ اقدس کی زیارت اور سلام عرض کرنا چاہیے، اور طریقہ سلام عرض کرنے کا اوپر لکھا گیا ہے۔

❁ اگر کسی خاتون کو ماہواری آرہی ہو یا وہ نفاس کی حالت میں ہو تو گھر پر قیام کرے سلام عرض کرنے کے لیے مسجدِ نبوی میں نہ آئے، البتہ اگر مسجد کے باہر باب السلام کے پاس یا کسی اور دروازہ کے پاس کھڑی ہو کر سلام عرض کرنا چاہے تو کر سکتی ہے اور جب پاک ہو جائے تو روضہ مبارک پر سلام عرض کرنے چلی جائے۔

❁ مدینہ منورہ میں بھی خواتین کو گھر ہی میں نماز پڑھنا افضل ہے کیوں کہ انہیں گھر میں نماز ادا کرنے سے مسجد نبوی کی جماعت کا ثواب مل جاتا ہے۔(ماخذہ بدائع ۱۱۳)لیکن اگر خواتین مسجدِ نبوی میں سلام عرض کرنے آئیں اور نماز کا وقت آنے پر مسجد نبوی کی جماعت میں شامل ہو کر نماز ادا کرلیں تو ان کی نماز ہو جائے گی۔

چالیس نمازیں

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں ادا کرے اور کوئی نماز اس کی فوت نہ ہو اس کے لیے دوزخ سے براءت لکھی جائے گی اور عذاب و نفاق سے براءت لکھی جائے گی۔(رواہ احمد)

ماخذ و مصادر

❁ حیات المسلمین

(حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ)

❁ معلم الحجاج

(حضرت مولانا قاری سعید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

❁ احکام الحج

(مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

❁ فضائلِ حج

(شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

❁ حج و عمرہ

(حضرت مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب دامت برکاتہم)

❁ عمرہ کا آسان طریقہ

(حضرت مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب دامت برکاتہم)

❁ حج کے ضروری مسائل

(حضرت مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب دامت برکاتہم)

حرمین شریفین میں حاضری کے آداب

مع: ولی اللہ بنانے والے چار اعمال اور درد بھری دعائیں

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حصۂ سوم

حرمین شریفین کے آداب کا استحضار اور ان کی رعایت کے لیے سفر سے پہلے اور دورانِ سفر اس کتاب کا بار بار مطالعہ نہایت ہی مفید ہے۔

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ

حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حلیم الامت حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم

حرمین شریفین میں حاضری کے آداب

سفر کی سنتیں

۱)جہاں تک ہو سکے سفر میں کم از کم دو آدمی جائیں، تنہا آدمی سفر نہ کرے البتہ ضرورت اور مجبوری میں کوئی حرج نہیں کہ تنہا آدمی سفر کرے۔ ۲) سواری کے لیے رکاب میں پاؤں رکھیں تو "بسم اللہ" کہیں۔ ۳)سواری پر اچھی طرح بیٹھ جائیں تو تین مرتبہ "اللہ اکبر" کہیں پھر یہ دعا پڑھیں:

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ﴿۱۳﴾
وَ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے تابع بنائی یہ سواری اور نہیں تھے ہم اس کو قابو کرنے والے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

۴)پھر یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ

وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ

ترجمہ: اے اللہ! آسان کر دیجیے ہم پر اس سفر کو اور طے کر دیجیے ہم پر درازی اس کی، اے اللہ! آپ ہی رفیق (مددگار) ہیں سفر میں اور خبر گیراں ہیں گھر بار میں، یا اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں آپ کی سفر کی مشقت سے اور بری حالت دیکھنے سے اور واپس آکر بری حالت پانے سے مال میں اور گھر میں۔

۵) مسافرت میں ٹھہرنے کی ضرورت پیش آئے تو سنت یہ ہے کہ راستہ سے ہٹ کر قیام کرے۔ راستہ میں پڑاؤ نہ ڈالے کہ آنے جانے والوں کا راستہ رکے اور ان کو تکلیف ہو۔

۶) سفر کے دوران جب سواری بلندی پر چڑھے تو "اللہ اکبر" کہے۔

۷) جب سواری نشیب یا پستی میں اترنے لگے تو "سبحان اللہ" کہے۔

فائدہ: مرقاۃ میں ہے کہ یہ سنت سفر کی ہے لیکن اپنے گھروں میں یا مسجد کی سیڑھیوں پر چڑھتے وقت داہنا پاؤں بڑھائے اور "اللہ اکبر" کہے خواہ ایک ہی سیڑھی ہو اور نیچے اترتے وقت بایاں پاؤں آگے بڑھائے اور "سبحان اللہ" کہے خواہ معمولی نشیب ہو تو ثوابِ سنت کی توقع ہے اور ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ

نے بلندی پر چڑھتے وقت اللہ اکبر کہنے کا راز یہ بیان کیا ہے کہ بلندی پر ہم اگر چہ بظاہر بلند ہوتے نظر آرہے ہیں، لیکن اے اللہ! ہم بلند نہیں ہیں بلندی اور بڑائی صرف آپ کے لیے خاص ہے اور پستی میں اترتے وقت سبحان اللہ کہنا اس لیے ہے کہ ہم پست ہیں، اے اللہ! آپ پستی سے پاک ہیں۔

۸) جس شہر یا گاؤں میں جانے کا ارادہ ہو جب اس میں داخل ہونے لگیں تو تین بار یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا

اے اللہ! ہمیں اس شہر میں برکت دے۔

پھر یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِّبْنَآ اِلٰٓى اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِىْ اَهْلِهَآ اِلَيْنَا

ترجمہ: یا اللہ! نصیب کیجیے ہمیں ثمرات اس کے اور عزیز کر دیجیے ہمیں اہل شہر کے نزدیک اور محبت دیجیے ہمیں اس شہر کے نیک لوگوں کی۔

۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب سفر کی ضرورت پوری ہو جائے تو اپنے گھر لوٹ آئے۔ سفر میں بلا ضرورت ٹھہرنا اچھا نہیں۔

۱۰)دور دراز کے سفر سے بہت دنوں بعد زیادہ رات گئے اگر گھر آئے تو اسی وقت گھر میں نہ جائے بلکہ بہتر ہے کہ صبح مکان میں جائے۔ البتہ اہل خانہ تمہارے دیر سے آنے سے آگاہ ہوں اور ان کو تمہارا انتظار بھی ہو تو اسی وقت گھر میں داخل ہونے میں کوئی حرج نہیں۔

۱۱)سفر میں کتّا اور گھنگرو ساتھ رکھنے کی ممانعت آئی ہے۔

کیوں کہ ان کی وجہ سے شیطان پیچھے لگ جاتا ہے اور سفر کی برکت جاتی رہتی ہے۔

۱۲) سفر سے لوٹ کر آنے والے کے لیے مسنون ہے کہ گھر میں داخل ہونے سے پہلے مسجد میں جاکر دو رکعت نماز پڑھے۔

۱۴)جب سفر سے واپس آئے تو یہ دعا پڑھے۔

آیِبُوْنَ تَآ ئِبُوْنَ عَا بِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

ترجمہ: ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، اللہ کی بندگی کرنے والے ہیں، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔

جب گھر والوں سے رخصت ہونے لگے تو انہیں یہ دعا دے:

اَسْتَوْدِعُکُمُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا تَضِیْعُ وَدَا ئِعُہٗ

جب کسی کو رخصت کریں تو یہ دعا پڑھیں:

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ اَعْمَالِكَ

جب سواری ٹھہرنے لگے، اترنے کی جگہ یہ دعا پڑھے:

رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّ اَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ

اے میرے پروردگار! مجھے برکت والی جگہ اتاریے اور آپ سب سے بہتر اتارنے والے ہیں۔

سفرِ حج: انتہائی عاشقانہ عمل

ارشاد فرمایا کہ حج کا عمل انتہائی عشق ہے جس میں حاجیوں کی وضع بھی عاشقانہ بنادی گئی کہ سلے ہوئے کپڑے نہیں پہن سکتے، بس ایک چادر اوپر اور ایک چادر نیچے، عاشق کو لباس کا کہاں ہوش ہوتا ہے؟ احرام کی حالت میں جوئیں نہیں مارسکتے، جوئیں پڑنے سے سر صحرا بنتا ہے تو صحرا بننے دو۔ خوشبو مت استعمال کرو یعنی جتنی چیزیں صفائی اور نظافت کی ہیں سب ختم، بالکل الول جلول رہو، جیسے عاشق کو سوائے معشوق کے کچھ یاد نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ نے حج کی ادائیں عاشقانہ رکھی ہیں۔ ننگے سر ننگے پیر جیسے کسی چیز کا کچھ ہوش ہی نہیں۔ جوتا بھی اس طرح پہنو کہ پیر کے اوپر کی ہڈیاں کھلی رہیں۔ بڑے لوگ اپنی شان دکھاتے ہیں، حج میں اللہ تعالیٰ نے سب شان خاک میں ملادی کہ وطن سے دور، کھانے پینے کی سہولتوں

سے محروم، ننگے پیر، ننگے سر رہو اور حج کے بعد سر منڈادو اور سر سے سرکشی نکال دو، سر منڈانے کا حکم دے کر اللہ تعالیٰ نے بندوں کے سر سے سرکشی نکال دی۔ خواجہ صاحب کا شعر ہے ؎

شیخ کی پگڑی اچھالی جائے گی
سرکشی سر سے نکالی جائے گی

اگر وہاں نزلہ زکام بخار ہو جائے تو گھبراؤمت، وہاں کی بیماری بھی نعمت ہے اور ذریعۂ قرب ہے، اس لیے جب یہاں آئے تو یہی سمجھ کر آئے کہ ہم بس اللہ کے ہیں، ہر حالت میں مست رہو، ہنستے رہو، مسکراتے رہو، اللہ کی حمد و ثناء کرتے رہو، اللہ کی راہ میں مشقت اٹھانا بڑے نصیب کی بات ہے۔

اللہ تعالیٰ کی نشانی

ارشاد فرمایا کہ یہاں ہر طرف اللہ تعالیٰ کے نشانات ہیں، پورا شہر اللہ تعالیٰ کی آیتِ کبریٰ ہے۔ کعبۃ اللہ آیتِ کبریٰ ہے۔ کعبہ پر ریاض صاحب خیر آبادی کا ایک شعر یاد آیا ؎

کعبہ سنتے ہیں کہ گھر ہے بڑے داتا کا ریاض
زندگی ہے تو فقیروں کا بھی پھیرا ہوگا

جب میرا پہلا حج ہوا تھا تو کعبہ کے اندر ایک شعر موزوں ہوا ؎

کہاں یہ میری قسمت یہ طواف تیرے گھر کا
میں جاگتا ہوں یارب یا خواب دیکھتا ہوں

حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم فداہ ابی وامی کے نواسہ فہیم الحق سلمہ نے بتایا کہ جب میں کعبہ میں طواف کے دوران اس شعر کو پڑھتا ہوں تو دوسرے سال حج کا موقع اللہ تعالیٰ مجھے عطا فرماتے ہیں۔ یہ ایسا مبارک شعر ہے۔ انہوں نے بتایا کہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم پورے طواف میں بار بار یہ شعر پڑھتے رہے۔

کہاں یہ میری قسمت یہ طواف تیرے گھر کا
میں جاگتا ہوں یارب یا خواب دیکھتا ہوں

کعبہ شریف کا ادب

ارشاد فرمایا کہ مسئلہ یہ ہے کہ طواف کرتے وقت نگاہ نیچی رکھو، کعبہ کو مت دیکھو، طواف میں کعبہ کو دیکھنا جائز نہیں ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ اس کا جواب میرے دل میں آیا جو میں نے کسی جگہ لکھا ہوا نہیں دیکھا، وہ یہ ہے کہ جب بادشاہ کا دیدار ہو رہا ہو تو اس وقت بادشاہ سے نظر ملانا خلافِ ادب ہے، بادشاہ کی عظمت کا تقاضا

ہے کہ نگاہ نیچی رکھو۔ تو گویا اللہ تعالیٰ نے بتادیا کہ میرے گھر کا طواف کرنا میرا ہی طواف کرنا ہے، وہ میرے سامنے حاضری کا وقت ہے۔ جب طواف کرو تو گھر والے کا مزہ لے لو کیوں کہ جب میرے گھر کا طواف کررہے ہو تو گویا میرا ہی طواف کررہے ہو، جب میں سامنے ہوں تو پھر میری طرف کیوں دیکھتے ہو، بادشاہ کی آنکھ سے آنکھ ملانے کی کیسے ہمت کرتے ہو، بادشاہ کی عظمت کا حق یہ ہے کہ نگاہ نیچی رکھو۔ میں تو بادشاہوں کا بادشاہ ہوں، مجھ سے آنکھ ملانا کیسے جائز ہوگا؟ کعبہ شریف میں میرے دو شعر اور ہوئے تھے۔

نہ گلوں سے مجھ کو مطلب نہ گلوں کے رنگ و بو سے
کسی اور سمت کو ہے مری زندگی کا دھارا
جو گرے ادھر زمیں پر میرے اشک کے ستارے
تو چمک اٹھا فلک پر میری بندگی کا تارا

یعنی دنیا کے پھولوں سے مجھے کیا مطلب؟ یہاں ایرانی، مصری اور دنیا بھر کی عورتیں آتی ہیں، ان کا تماشا دیکھنے کے لیے حج نہیں فرض ہوا۔ ان کو دیکھنا حج کو ضایع کرنا ہے۔ حج ضایع کرنے کے اسباب سے دور رہو۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھے پر ایمان لانے والے بندو! نامحرم عورتوں اور لڑکوں کو دیکھنا تم پر

حرام ہے کہ تم اجنبی عورتوں پر نظر ڈالو یا لڑکوں کو دیکھو۔ ان کو مت دیکھو۔ تم بندے ہو، بندگی بجالاؤ، کعبہ میں بھی تم بندے ہو اور باہر کے ملکوں میں بھی بندے ہو اور یہاں تو اور بھی زیادہ اہتمام کرو کہ کسی عورت کو نظر اٹھا کر مت دیکھو ورنہ سارا نور نکل جائے گا اور شیطان بن جاؤ گے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ عورتوں کو نہ دیکھنا یہ حکم کہاں ہے؟ ارے! قرآن شریف کا حکم ہے:

قُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَغُضُّوۡا مِنۡ اَبۡصَارِهِمۡ

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! ایمان والوں سے آپ فرمادیں کہ آنکھوں کو بچاؤ یعنی نامحرم عورتوں اور لڑکوں سے نظر ہٹالو، یہاں تک کہ مسئلہ یہ ہے کہ اگر کسی آدمی کی آنکھیں بدنگاہی کے مرض میں مبتلا ہوں تو وہ مطاف کے پاس نہ بیٹھے تاکہ عورتوں کا حسن صاف نہ نظر آئے، دور بیٹھو، دور سے عورتوں کا حسن دھندلا سا نظر آئے گا اور بدنظری سے بچ جاؤ گے۔ اگرچہ عام لوگوں کے لیے افضل تو یہی ہے کہ کعبہ شریف کے قریب بیٹھیں لیکن جو بدنظری کا مریض ہے اس کو تجلیاتِ الٰہیہ کے لیے معصیت کی، حرام کام کی کیسے اجازت ہوگی؟ ایسا شخص بجائے تجلیاتِ الٰہیہ کے معصیت میں مبتلا ہوجائے گا، اس لیے مطاف سے دور بیٹھو تاکہ اگر غلطی سے نظر پڑ بھی جائے تو حسن دھندلا سا نظر آئے، صاف

نظر نہ آئے اور گناہ کا مرتکب ہونے سے بچ جاؤ۔

مہمان کی توہین میزبان کی توہین ہے

ارشاد فرمایا کہ کسی کے مہمان کو بُری نظر سے دیکھنا میزبان کی توہین ہے، دلیل قرآن شریف میں ہے۔ قومِ لوط کو عذاب دینے کے لیے حضرت لوط علیہ السلام کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام، حضرت میکائل علیہ السلام اور حضرت اسرافیل علیہ السلام تین فرشتے آئے۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام کو اللہ نے اس لیے نہیں بھیجا کہ قوم لوط کو زندگی ہی میں عذاب دینا تھا اور جب عذاب نازل ہوا تب روح قبض کرنے والا فرشتہ بھیجا تو جبرائیل علیہ السلام، اسرافیل علیہ السلام اور میکائل علیہ السلام یہ تین فرشتے خوبصورت لڑکوں کی شکل میں آئے۔ جیسا مرض ہوتا ہے ویسا ہی امتحان ہوتا ہے۔ قوم لوط کو لونڈوں کا خبیث عشق تھا تو اللہ تعالیٰ نے لڑکوں کی شکل میں فرشتوں کو بھیجا تاکہ ان کو دیکھ کر پاگل ہوجائیں۔ معلوم ہوا کہ حسینوں کی طرف دیکھنا معذب قوم کا کام ہے، ان کو دیکھنا عذاب کو دعوت دینا ہے۔ چناں چہ لڑکوں کو دیکھ کر شہوت سے پاگل ہوگئے اور حضرت لوط علیہ السلام کے گھر میں کود گئے تو حضرت لوط علیہ السلام گھبرا گئے

کیوں کہ اس وقت تک آپ کو علم نہیں تھا کہ یہ فرشتے ہیں اور اپنی قوم سے فرمایا:

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ

تحقیق یہ میرے مہمان ہیں پس مجھ کو رسوا مت کرو۔

پس یہاں مکہ مکرّمہ اور مدینہ منوّرہ میں جو مرد و عورتیں لڑکے آئے ہوئے ہیں یہ سب اللہ ورسول کے مہمان ہیں، ان کو بری نظر سے دیکھنا، بدنظری کرنا اللہ ورسول کے ساتھ گستاخی کرنا ہے، لہٰذا اگر یہاں کوئی عورت نظر آئے تو نظر نیچی کرکے کہو کہ یا اللہ! یہ آپ کی مہمان ہے، اس وجہ سے یہ میری ماں سے زیادہ محترم ہے۔ اگر اس کے ساتھ کوئی برا خیال لاؤں تو گویا اپنی ماں کے ساتھ برا سوچ رہا ہوں۔ اسی طرح اگر کوئی لڑکا نظر آئے تو فوراً نظر ہٹا کر سوچو: یا اللہ! یہ میرے باپ سے زیادہ محترم ہے، کیوں کہ آپ کا مہمان ہے۔ بس لڑکی اور لڑکے سب سے یہاں نظر بچاؤ، عجم میں بھی یہی حکم ہے لیکن یہاں معاملہ زیادہ سنگین ہے کہ یہ بلد امین ہے اور مدینہ طیبہ بلد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے، اس لیے اللہ اور رسول کی عظمت کی وجہ سے ان کے مہمانوں کی عزت کرو۔

اللہ تعالیٰ اس عمل کو قبول کرلے تو تقویٰ فی العرب کی برکت

سے اللہ تعالیٰ تقویٰ فی العجم بھی عطا فرمادیں گے یعنی اللہ تعالیٰ یہاں تقویٰ سے رہنے کی برکت سے اپنے ملکوں میں تقویٰ سے رہنے کی توفیق دے دیں گے اور پھر خیال آئے گا کہ یہ تو اللہ کے بندے اور بندیاں ہیں، ان کو کیسے بری نظر سے دیکھوں۔ پھر اپنے ملکوں میں بھی یہ حدیث سامنے رہے گی:

اَلْخَلْقُ عَیَالُ اللہِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عَیَالِہٖ

ساری مخلوق اللہ کی عیال ہے اللہ کے نزدیک مخلوق میں سے سب سے زیادہ پیارا بندہ وہ ہے جو اللہ کے عیال سے بھلائی سے پیش آئے۔ بد نظری کرنا کیا بھلائی سے پیش آنا ہے؟ لہٰذا یہاں سختی سے نظر بچاؤ، جو نظر کے مریض ہیں وہ مطاف سے بھی دور بیٹھیں ورنہ طواف کرتی ہوئی عورتوں سے بد نظری کرکے حرم کے اندر ملعون ہوجائیں گے اور اللہ کے مہمانوں کے ساتھ بد تمیزی گویا میزبان کے ساتھ بد تمیزی ہے جیسے حضرت لوط علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ مجھے رسوا نہ کرو لیکن جب وہ خبیث نہ مانے تو کیا ہوا؟ جن کو وہ لڑکے سمجھ رہے تھے وہ فرشتے تھے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایک پر مارا تو سب اندھے ہوگئے، اس کے بعد عذاب نازل ہوا اور ان کی ساری مستی نکل گئی۔ اس لیے حسینوں کو دیکھ کر جب مستی

آنے لگے تو ڈر جاؤ کہ یہ عذاب کی مستق ہے اور وہاں سے بھاگ جاؤ، نگاہوں کو بچاؤ، دل کو بچاؤ، جسم کو بچاؤ اور بد نظری سے کچھ ملتا بھی نہیں ہے۔ یہ بے وقوفی کا گناہ ہے کہ ملنا نہ ملانا دل کو مفت میں تڑپانا، ایک صاحب نے حکیم الامت سے عرض کیا کہ اگر حسینوں کو نہیں دیکھتا ہوں تو دل کو تکلیف ہوتی ہے حضرت نے فرمایا کہ دیکھنے سے زیادہ تکلیف ہوتی ہے یا نہ دیکھنے سے؟ اس نے کہا کہ دیکھنے سے زیادہ تکلیف ہوتی ہے، تین دن تک اس حسین کا خیال ستاتا ہے اور نہ دیکھنے سے دو چار منٹ تکلیف ہوتی ہے۔ تو فرمایا کہ دو چار منٹ کا غم برداشت کرلو، بڑے غم سے چھوٹا غم آسان ہے ۔

جب کوئی کرتا ہے بدنگاہی
ماردوں جاں سے جی چاہتا ہے

حج وعمرہ کے متعلق خاص ہدایات

اہم نوٹ: حج وعمرہ کے احرام کی نیت کرنے کے بعد خوشبو کا استعمال ممنوع ہے۔ اس لیے ہوائی جہاز میں جو خوشبودار ٹشو پیپر دیا جاتا ہے اس کو استعمال نہ کریں۔

۱) نظر کی خاص حفاظت کریں یعنی نامحرم عورت یا لڑکی یا لڑکے کو نہ دیکھیں ۔ حرمین شریفین میں ساری دنیا کے لوگ آتے ہیں اس

لیے ہر وقت اس کا خیال رکھیں کہ گوشۂ چشم سے بھی نفس بد نظری نہ کرنے پائے، گھر سے نکلتے وقت یہ ارادہ کرکے نکلیں کہ یہاں کسی کو نہیں دیکھنا ہے؟ دل میں بار بار اس ارادہ کی تجدید کرتے رہیں ورنہ نفس بد نظری کرادے گا۔ دونوں حرم بین الاقوامی جگہ ہے، دنیا بھر کی عورتیں آتی ہیں اس لیے شیطان کہتا ہے کہ ذرا دیکھو لو کہ اردن کی کیسی ہے، مراکش کی کیسی ہے، الجزائر کی کیسی ہے، شیطان سے کہہ دو کہ تیری ایسی تیسی ہرگز نہیں دیکھوں گا، مردود دور ہو جا اور اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ پڑھ لو، یہ گناہ کے وسوسوں کا علاج ہے۔

۲) قلب کی حفاظت کریں یعنی دل میں گندے خیالات نہ پکائیں، نہ کسی حسین کا تصوّر کرکے مزہ لیں، نہ گزشتہ گناہوں کو یاد کرکے مزہ لیں، خیالات کا آنا برا نہیں لانا برا ہے، خیالات آجائیں تو ان میں مشغول ہو جانا بُرا ہے۔

۳) جسم کو بھی کسی غیر محرم عورت یا بے ریش لڑکے (یعنی جن کی داڑھی مونچھ نہ آئی ہو یا جن میں کشش ہو) کے قریب نہ رکھیں۔

۴) فضول گوئی نہ کریں یعنی زیادہ بات چیت سے پرہیز کریں، کام سے کام رکھیں، طواف، تلاوت و درود شریف کے پڑھنے میں وقت گزاریں اور تھک جائیں یا کمزوری محسوس کریں تو کعبہ

شریف کو دیکھتے رہیں۔

۵) کسی مسئلے میں کسی سے بحث و مباحثہ نہ کریں نہ کسی سے لڑائی جھگڑا کریں۔ اگر کسی سے کوئی تکلیف پہنچ جائے تو معاف کر دیں کہ اگر زائرین ہیں تو وہ اللہ کے مہمان ہیں اور مقامی ہیں تو درباری لوگ ہیں، لہٰذا سرکار کے مہمانوں اور درباریوں دونوں کا ادب ضروری ہے اور دوکانوں پر دوکاندار کا بھی احترام کرو کہ دونوں حرم کے دوکاندار اللہ کے پڑوسی ہیں اور مدینہ شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی پڑوسی ہیں۔

۶) طواف کے وقت کعبہ شریف کی طرف مت دیکھیں۔ بادشاہ جس وقت مخاطب ہوتا ہے تو ایسی وقت میں بادشاہ سے نظر ملانا خلافِ ادب ہے۔

۷) اگر کوئی نامحرم عورت نظر آجائے اور دل اس کی طرف کھنچنے لگے تو فوراً نظر ہٹالو اور سمجھ لو کہ یہ اللہ کی مہمان ہے۔ اس لیے میری ماں سے زیادہ محترم ہے اور اگر مدینہ منوّرہ میں نظر پڑ جائے تو سوچو کہ یہ اللہ کی بھی مہمان ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی مہمان ہے۔ اسی طرح کوئی لڑکا نظر آئے اور دل کھنچنے لگے تو سمجھو کہ یہ میرے باپ سے زیادہ محترم ہے کیوں کہ مکۃ المکرّمہ

میں اللہ تعالیٰ کا مہمان ہے اور مدینہ منوّرہ میں اللہ تعالیٰ کا بھی مہمان ہے اور رسول اللہ کا بھی مہمان ہے۔ غرض لڑکی یا لڑکے پر نظر پڑتے ہی فوراً ہٹا لیں، ایک لمحے کو پڑی نہ رہنے دیں۔

۸) حرمین شریفین کے لوگوں سے کوئی تکلیف پہنچے تو کوئی شکایت نہ کرو، یہ سوچو کہ یہ شہزادے ہیں، ایک طواف کریں گے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لیں گے، ہم ان کے پیروں کی خاک کے برابر بھی نہیں ہیں۔

۹) کھانے میں کوئی چیز پسند نہ آئے تو شکایت نہ کرے، ایک صاحب نے شکایت کی کہ مدینہ منوّرہ کا دہی کھٹا ہے، ہمارے ہندوستان میں دہی میٹھا ہوتا ہے تو خواب میں حضور ﷺ نے حکم دیا کہ مدینے سے نکل جاؤ۔ وہاں کی ہر چیز کو محبت، عزت اور عظمت کی نظر سے دیکھو، کسی چیز میں عیب نہ نکالو۔ ایک صاحب مدینہ منوّرہ کی برقع پوش کالی عورتوں سے روزانہ انڈے خریدتے تھے۔ ایک دن کچھ انڈے گندے نکل آئے تو انھوں نے انڈے خریدنا بند کردیے تو حضور ﷺ کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی۔ فرمایا کہ کالی عورتیں برقعے میں جو آتی ہیں بہت دور سے آتی ہیں، غریب ہیں ان سے انڈے خرید لیا کرو، ان کو مایوس نہ کرو۔ پھر وہ اتنا روئے

اور پھر وہ روزانہ بے ضرورت ان عورتوں سے انڈے خرید کر تقسیم کر دیتے تھے۔

۱۰) مدینے کی موت کے بارے میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس کو استطاعت ہو کہ مدینہ میں مرے وہ مدینہ میں آکر مر جائے۔ اس لیے کہ جو مدینہ میں مرے گا اس کی میں شفاعت کروں گا۔

۱۱) اپنے آپ کو خادم سمجھیں، مخدوم نہ سمجھیں۔ اپنی ذات کو لوگوں کے لیے راحت کا باعث بنائیں اور ان کی خدمت کو اپنی سعادت سمجھیں۔

۱۲) کعبۃ اللہ پر پہلی نظر پڑے تو اللہ سے اللہ کو مانگ لو اور کہو کہ اللہ منہ تو اس قابل نہیں ہے لیکن آپ کریم ہیں، نالائقوں پر بھی مہربانی کرتے ہیں۔

کوئی تجھ سے کچھ کوئی کچھ مانگتا ہے
الٰہی میں تجھ سے طلب گار تیرا

۱۳) اگر کوئی خواب دیکھیں تو اس کا تذکرہ صرف اپنے شیخ سے کریں، اگر شیخ نہ ہو تو اپنے ہمدرد اور دین کی سمجھ رکھنے والے سے کریں۔ ہر ایک سے نہ کہتے پھریں۔

۱۴) حج اور عمرہ کرنے والے اس بات کی کوشش کریں کہ ان کی

ایک سانس بھی اللہ رب العزت کی نافرمانی میں نہ گزرے۔

۱۵)اور کنکریاں مارنے کی نصیحت یہ ہے کہ کنکری میں جب مجمع کم ہو جائے ۲۰، ۲۵، ۵۰، ۶۰ آدمی رہ جائیں تب جاؤ، چاہے ۱۲/ بجے رات میں جانا پڑے، کتابوں میں جو لکھا رہتا ہے کہ مغرب بعد مکروہ وقت ہے اب یہ اس زمانے میں مکروہ نہیں رہا، کیوں کہ جان بچانا فرض ہے، اس لیے مغرب بعد یا عشاء بعد یا ۱۲/ بجے رات کو جاؤ، جب تک صبح صادق نہ ہو اس کا وقت بلا کراہت جائز ہے۔

۱۶)پانی کا انتظام گرمیوں میں اپنے ساتھ رکھو۔ کوئی تھرماس ہو، ٹھنڈا پانی ساتھ رکھو کہ دھوپ کی شعاعوں سے اچانک پیاس شدید لگ جاتی ہے اور پانی نہ ملنے سے لو لگ جاتی ہے، کوئی اور بیماری آسکتی ہے تو ان چیزوں کا خیال رکھنا چاہیے۔

۱۷)خواتین کے لیے بہتر یہی ہے کہ حرمین شریفین میں وہ نماز اپنے گھروں میں پڑھیں اور طواف وہاں کرلیں۔ ایسے ہی روضہ مبارک پر صلوٰۃ سلام پڑھنے کے لیے جائیں، عورتوں کے لیے گھروں میں نماز پڑھنے کی زیادہ فضیلت ہے، یعنی ایک لاکھ کا ثواب ان کو گھر پر ہی مل جائے گا۔

۱۸) اللہ تعالیٰ سے خوب دعا مانگو، عرفات کے میدان میں دعا

بہت قبول ہوتی ہے، اسی طرح روضۂ مبارک پر دعا قبول ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے، اپنے ماں باپ، اپنے خاندان کے لیے، میرے لیے دعا مانگیے۔ میں بھی دعا کے لیے گزارش کرتا ہوں اور صلوٰۃ وسلام کا وکیل بناتا ہوں۔

۱۹) بس یہ چند نصیحتیں کردیں، باقی حج وعمرہ کے متعلق مستند عالم کی کتاب پڑھتے رہو، جیسے حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ''احکام حج وعمرہ'' کو بار بار پڑھو۔

۲۰) حالتِ احرام میں عورتوں کے لیے چہروں پر برقع نہ لگے اور وہ جو سر پر سفید کپڑا باندھتی ہیں وہ احرام نہیں ہے، وہ محض بالوں کی حفاظت ہے، بعض عورتیں نادانی سے اتنا ضروری سمجھتی ہیں کہ مسح بھی اسی کپڑے کے اوپر کرتی ہے اور سمجھتی ہیں کہ اس کپڑے کو ہٹانے سے احرام ٹوٹ جائے گا، نعوذ باللہ! یہ بالکل جہالت، بالکل غلط بات ہے، جب کوئی غیر محرم نہ ہو تو اس کو بھی اتار دو، وہ کپڑا ابھی کوئی ضروری نہیں ہے۔ جب وضو کرنا ہو تو اس کو ہٹا کر بالوں میں مسح وغیرہ کرنا چاہیے ورنہ وضو ہی نہ ہوگا البتہ چہرے پر برقع کا نقاب نہ لگے، اس کے لیے کوئی چیز جیسے چھوٹے لڑکوں کا ہیٹ ہوتا ہے تو وہ ادھر سامنے کرلیں جب عمرہ ہوگیا،

احرام کھل گیا بس پھر احرام کی پابندی ختم۔

۲۱) عمرہ کے بعد مردوں کو سر منڈانا یا اگر بڑے بال ہوں تو ایک پور کے برابر بال کٹوانا ضروری ہے۔ عربوں کی نقل نہ کرو جو قینچی سے تھوڑے سے بال کاٹتے ہیں، سر منڈانے کا ثواب زیادہ ہے، اس سے تکبر بھی نکل جاتا ہے اور بال بال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

بس اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کا حج قبول فرمائے اور اپنی رحمت سے دکھاوے سے بچائے۔ اللہ کے لیے حج کرو، دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سارے حاجیوں کا حج وعمرہ قبول فرمائے اور سب حاجیوں کی دعاؤں کو، عرفات کے میدان، منیٰ، مزدلفہ، دونوں حرم کی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو مندرجہ بالا تعلیمات وہدایات پر عمل کی توفیق نصیب فرمادیں، بحق سید المرسلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، آمین۔

❀❀❀

ہدایات برائے زائرینِ مدینہ منورہ

ہدایات برائے زائرینِ مدینہ منورہ

روضۂ رسول ﷺ اور مسجدِ نبوی ﷺ میں خوب درود شریف پڑھو بلکہ جب روضۂ مبارک نظر آئے تو عاشقانہ نظروں سے دیکھو اور اس وقت میں تو یہ شعر پڑھتا ہوں۔

ڈھونڈتی تھی گنبد خضریٰ کو تو
دیکھ وہ ہے اے نگاہِ بے قرار
ہوشیار اے جانِ مضطر ہوشیار
آگیا شاہِ مدینہ کا دیار

یعنی جو مقام عرشِ اعظم سے افضل ہے آپ وہاں کھڑے ہوئے ہیں، علماء فرماتے ہیں کہ جس جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک رکھا ہوا ہے اتنا ٹکڑا عرشِ اعظم سے افضل ہے، وہ کوئی معمولی جگہ نہیں ہے، اس لیے بتارہا ہوں تاکہ وہاں کے ادب میں کوتاہی نہ کرو اور جس کو اللہ جلّ جلالہ وہاں پہنچادے وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔ جب روضۂ اقدس پر حاضر ہو تو نہایت ادب سے درمیان آواز میں درود وسلام پڑھے:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللهِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللهِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللهِ

جو درود و سلام یاد ہیں خوب پڑھو کیوں کہ آپ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں۔ صلوٰۃ والسلام پڑھ کر یوں کہو کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جن لوگوں نے اپنے نفس پر ظلم کیا یعنی گناہ کیا جَآءُوْكَ اے نبی ﷺ کاش! وہ آپ کے پاس آتے۔ یہاں کہو کہ اے اللہ تعالیٰ! میں نے اپنے اوپر ظلم کیا لیکن میں آپ کے نبی ﷺ کے پاس آگیا آپ کی توفیق و کرم سے فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ اور وہ اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے تو اللہ تعالیٰ میں اس آیت پر عمل کررہا ہوں اور آپ سے معافی چاہ رہا ہوں۔ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ اوران کے لیے ہمارا رسول بھی معافی چاہتا ہو لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا تو وہ اللہ تعالیٰ کو بہت توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا پاتے۔ یہاں کہو۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! دو کام میرے اختیار میں تھے۔ آپ کے پاس آنا اور مغفرت مانگنا۔ تو میں اللہ تعالیٰ کی توفیق و کرم سے آپ ﷺ کے پاس آگیا اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگ رہا ہوں، اے اللہ کے رسول ﷺ! اب آگے آپ کا کام ہے کہ میرے لیے آپ مغفرت مانگیے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ پس میرے لیے مغفرت مانگنا آپ ﷺ کے اختیار میں ہے اور

آپ ﷺ کریم ہیں۔

یارب تو کریمی و رسول تو کریم
صد شکر کہ ما ایم میان دو کریم

یا اللہ تعالیٰ ! آپ کریم ہیں، آپ کا رسول ﷺ بھی کریم ہے، سینکڑوں بار شکر ہے کہ ہم دو کریموں کے درمیان ہیں۔

اور درود شریف ایسی عبادت ہے کہ بیک وقت دونوں کا نام منہ سے نکلتا ہے، اللہ تعالیٰ کا نام بھی اور حضور ﷺ کا نام بھی۔ اَللّٰھُمَّ کہا تو اللہ میاں کے نام کا لڈّو ملا اور صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہا تو حضور ﷺ کے نام کا لڈّو ملا، تو درود شریف پڑھنے والا بندہ دو کریموں کے درمیان میں ہو جاتا ہے اور دو کریم کے درمیان میں جس کی کشتی ہو گی وہ ان شاء اللہ تعالیٰ کیسے ڈوبے گی؟ پھر وہاں یہ دعا کرو، کیوں کہ روضۂ مبارک میں جو درود وسلام پڑھتا ہے، حضور ﷺ خود سنتے ہیں۔ کہو کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ! اے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم ! آپ سارے عالم کے لیے رحمت ہیں اور میں آپ کا ایک ادنیٰ امتی ہوں، ادنیٰ امتی ہونے کی حیثیت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کرتا ہوں کیوں کہ آپ کریم ہیں آپ اپنا دستِ کرم میری طرف بڑھایئے اور میرے لیے

مغفرت مانگ کر وَاسۡتَغۡفَرَ لَهُمُ الرَّسُوۡلُ کا جز پورا کر دیجیے یعنی اللہ تعالیٰ سے میرے لیے مغفرت کی درخواست کر دیجیے۔ اس کے بعد خوب دیر تک اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہو، لیکن ہاتھ اٹھا کر نہیں ہاتھ گرائے ہوں، کسی قبر پر حتی کہ روضۂ مبارک پر بھی ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا جائز نہیں کیوں کہ لوگوں کو غلط فہمی ہوگی کہ نعوذ باللہ صاحبِ قبر سے مانگ رہے ہیں۔ اگر ہاتھ اٹھانا ہوں تو کعبہ شریف کی طرف منہ کرلو، ہمارے شیخ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ وہاں خوب دعائیں مانگتے تھے اور ہجوم میں خوب دھکے بھی کھاتے اور خوب مزہ لیتے تھے۔ ایسے دھکے کہاں ملتے ہیں جو بیڑا پار کر دیں، وہاں کا تو دھکا بھی پیارا ہے، اللہ تعالیٰ بھی دیکھ رہے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی دیکھ رہے ہیں کہ ہمارا عاشق کس طرح دھکے کھا رہا ہے؟ بھلا ان کو رحم نہ آئے گا؟ وہاں اللہ تعالیٰ کی رحمت کی خوب بارش ہوتی ہے لہٰذا روضۂ مبارک میں اللہ تعالیٰ سے خوب مانگو۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب مجھے کوئی مشکل پیش آتی ہے تو میں اپنے استاد حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر جاتا ہوں لیکن صاحبِ قبر سے نہیں مانگتا، اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہوں کہ اے خدا! یہ میرا استاد یہاں

آرام فرما ہے، اس کی برکت سے میری دعا قبول فرمائیے۔ حضرت امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میری کبھی کوئی دعا رد نہیں ہوئی۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی برکت سے تو یہ بتاؤ کہ جن پر ایمان لانے سے اور جن کی غلامی سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بنے تو حضور ﷺ کے روضۂ مبارک پر کتنی دعا قبول ہو گی اس لیے وہاں پر خوب مانگو۔ اللہ تعالیٰ سے مانگو کہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں آج میری ساری دعائیں قبول فرمالیجیے اور اپنے لیے، والدین کے لیے، اپنے دوست واحباب کے لیے بھی اور اپنی مسجد کے مصلیوں کے لیے بھی، خانقاہ کے لوگوں کے لیے، سارے عالم کے مسلمانوں کے لیے یہاں تک کہ کافروں کے لیے بھی دعا کرو۔ اے خدا! اہل کفر کو اہل ایمان بنادے اور ایمان کو اہل ایمان تقویٰ بنادے اور اہل بلا کو اہل عافیت کردے، اور اہل مرض کو اہل صحت کردے اور اہل جہل کو اہل علم کردے اہل دکھ کو اہل سکھ بنادے۔ آخر میں یہ کہو کہ چیونٹیوں پر رحم کردے بلوں میں اور مچھلیوں پر رحم کردے دریاؤں میں اور سمندروں میں اور درندوں پر رحم فرمادے جنگلوں میں اور پرندوں پر رحم فرمادے فضاؤں میں، سارا عالم آگیا، سارے عالم پر

رحمت مانگنا اپنے کو رحمت کا مستحق بنانا ہے اور یہ دعا کوئی مانگ لے تو اللہ تعالیٰ اس کو ابدال کا درجہ دے دیں گے اور اس کی برکت سے دعا بھی قبول ہو جاتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَاغْفِرْ لِاُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اے اللہ تعالیٰ! مجھے بخش دے اور میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت کو بخش دے۔

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ وَارْحَمْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اے اللہ تعالیٰ! مجھ پر رحم فرما دے اور پوری امّتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم فرما دے۔

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَاھْدِ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اے اللہ تعالیٰ! مجھے ہدایت دیجیے اور پوری امّتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت دیجیے۔

اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ وَعَافِ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اے اللہ تعالیٰ! مجھے عافیت سے رکھ اور پوری امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی عافیت سے رکھیے۔

تمام امّت کے لیے مانگو اور روضۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں خوب درود شریف پڑھو، وہاں کے لوگوں کا بھی ادب کرو، اگر کوئی آپ سے بدتمیزی کردے، دھکا مار دے یا کوئی تکلیف پہنچ جائے اُف نہ کرنا کیوں کہ وہ درباری لوگ ہیں، آپ مہمانِ سرکار ہیں، وہ اہلِ دربار ہیں لہٰذا ان کو چاہیے کہ وہ اپنے مہمانِ سرکار کا اکرام کریں مگر آپ اہلِ دربار کا اکرام کریں، اپنی اپنی ڈیوٹی اپنے اپنے ساتھ رکھیں، اگر ان سے کوتاہی ہو جائے تو آپ اہلِ دربار کے ادب میں کمی مت کریں اور ان کے بارے میں زبان کو خاموش رکھیں۔ حضرت حکیم الامّت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ایک شخص نے یہ کہہ دیا کہ یہاں کا دہی کھٹا ہے اور ہمارے ہندوستان کا دہی میٹھا ہے۔ اسی رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ چھوڑ دو، فوراً واپس جاؤ تمہیں ہندوستان کا دہی اچھا لگتا ہے، ہمارے شہر کا دہی اچھا نہیں لگتا تو کیوں آیا یہاں پر نالائق؟ بہت روئے مگر کام نہیں بنا، بے ادبی بڑی خطرناک چیز ہے۔ اس لیے وہاں کی کسی چیز کو کچھ مت کہو۔ جتنے لوگ ہیں وہاں ان کو اکرام اور پیار کی نظر سے دیکھو، اوّل تو دیکھو ہی نہیں، اپنے کام سے کام رکھو اور مکّہ شریف

میں جب کعبہ شریف کو دیکھو تو سوچو کہ اس کعبہ شریف کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر مبارک جہاں پڑی تھی آج میری نظر بھی وہی پڑ رہی ہے۔ اپنی قسمت پر کتنا شکر کروں کہ اس طرح بالواسطہ نگاہِ نبوّت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہو رہی ہے۔ میں ملتزم پر تصوّر کرتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سینۂ مبارک یہاں چپکا ہے۔ قسمت سے آج میرا سینہ بھی وہاں لگ رہا ہے، مکہ شریف اور مدینہ شریف میں چاند بھی دیکھتا ہوں تو سوچتا ہوں کہ یہیں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کو دیکھا تھا، چاند کے جس حصے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ مبارک پڑی تھی، ہم بھی وہاں اپنی نظر ڈال دیں تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک نظر سے بالواسطہ نظر مل جائے، مطاف میں سوچو کہ تمام پیغمبر علیہم السلام یہاں چلے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک بھی وہاں چلے ہیں اور کتنے ولی اللہ وہاں چلے ہیں اور سوچو کہ اس کعبہ کے بالکل اوپر آسمانوں میں بیت المعمور ہے، ہر روز ستر ہزار فرشتے جس کا طواف کرتے ہیں۔ اور ایک طواف کے بعد قیامت تک دوبارہ ان کی باری نہیں آتی۔ اور بیت اللہ کے طواف میں جو

دعائیں پڑھیں، ساتھ میں میرا یہ شعر بھی پڑھو جو محبت کو تیز کر دیتا ہے۔

کہاں یہ میری قسمت یہ طواف تیرے گھر کا
میں جاگتا ہوں یاربّ یا خواب دیکھتا ہوں

یہ شعر پڑھتے ہوئے خالی گھر کو مت دیکھو، صاحب گھر کا بھی تصوّر کرو کہ صاحبِ خانہ سامنے ہے۔ حدودِ حرم شروع ہوتے ہی ایک دعا ہے کہ یا اللہ تعالیٰ! ہم حدودِ حرم میں داخل ہو رہے ہیں، اس کی برکت سے آپ ہم پر جہنم کی آگ حرام کر دیجیے۔ کتاب کو ضرور ساتھ رکھیں کیوں کہ انسان بھول جاتا ہے۔ حرم میں داخلہ کے وقت اس شعر میں تھوڑی سی ترمیم کرلو۔

کہاں یہ میری قسمت یہ حاضری حرم کی
میں جاگتا ہوں یاربّ یا خواب دیکھتا ہوں

اور حرمِ مدینہ میں داخل ہوتے وقت مسنون دعا پڑھ کر اس شعر کو یوں پڑھو۔

کہاں یہ میری قسمت یہ حاضری مدینہ
میں جاگتا ہوں یاربّ یا خواب دیکھتا ہوں

اور مدینہ منوّرہ میں روضۂ مبارک میں حاضری کے وقت یوں کہو۔

کہاں یہ میری قسمت یہ روضۂ مبارک
میں جاگتا ہوں یاربّ یا خواب دیکھتا ہوں

جہاں جاؤ اس شعر کو فٹ کرلو، وہاں کی ساری نعمتوں پر، سارے مقدس مقامات، منیٰ، عرفات، مزدلفہ وغیرہ پر فٹ کرلو، وزن گرے نہ گرے فکر نہ کرو اللہ تعالیٰ اس کے معنٰی سے باخبر ہیں۔

بس ریا سے بچے رہنا، ریا سے بچنا بہت ضروری ہے۔

مکّہ شریف میں اگر موقع ہو، بھیڑ نہ ہو تو ملتزم پر دونوں ہاتھ رکھ کر اس طرح سینہ لگادو جیسے کوئی چپک کر رو رہا ہے، اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کون مہربان ہے۔ خوب دعا کرو، لکھا ہے کہ وہاں کوئی دعا رد نہیں ہوتی اور جب اپنے ملکوں میں واپس آجاؤ اور اہلِ مکّہ کو خط لکھو تو ان سے یوں گزارش کرو۔

اے ساکنانِ مکّہ مجھ کو بھی یاد رکھنا
اِک دور افتادہ فریاد کر رہا ہے

یہ صبح مدینہ یہ شام مدینہ

یہ صبح مدینہ یہ شام مدینہ
مُبارک تجھے یہ قیام مدینہ

بَھلا جانے کیا جام و مینائے عالم
ترا کیف اے خوش خرام مدینہ

مدینہ کی گلیوں میں ہر اک قدم پر
ہو مدّ نظر احترام مدینہ

مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ
بڑا لطف دیتا ہے نام مدینہ

نگاہوں میں سُلطانیت ہیچ ہو گی
جو پائے گا دل میں پیام مدینہ

سکون جہاں تم کہاں ڈھونڈتے ہو
سکون جہاں ہے نظام مدینہ

ہو آزاد اخترؔ غم دو جہاں سے
جو ہو جائے دل سے غُلام مدینہ

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری سنتیں

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حصۂ چہارم

شریعت و طریقت تصوف و سلوک کی اساس اتباع سنت ہے، سنتوں پر عمل کے لیے تیس اسباق پر مشتمل اس رسالہ کو یاد کرکے سنتوں کی عملی مشق اور اس پر عمل سفر حرمین شریفین میں سعادتِ دارین کا موجب ہے۔

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیاری سنتیں

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ

حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حسب ہدایت وارشاد

حلیم الامت حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم

عرضِ مؤلف

محمد اختر عفا اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتا ہے کہ شریعت وطریقت، تصوّف وسلوک کی اساس اِتباعِ سنّت ہے۔ منازلِ قربِ الٰہی کی اِبتدا بھی یہی ہے اور اِنتہا بھی یہی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی محبت کی اِبتدا بھی اتّباعِ سنّت پر موقوف ہے اور اِنتہا بھی۔ اِسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کے لیے فَاتَّبِعُوْنِیْ کی قید لگادِی کہ اگر تم مجھ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میرے نبی کی اِتباع کرو اور جب تم نبی کی اِتّباع کروگے تو تمہیں کیا اِنعام ملے گا؟ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ میں تم سے محبت کرنے لگوں گا۔ معلوم ہوا کہ محبت کی اِبتدا بھی سنّت کی اتّباع پر موقوف ہے اور اس کی انتہا یعنی محبوبیت عند اللہ بھی سنّت کی اتّباع کا ثمرہ ہے کیوں کہ فَاتَّبِعُوْنِیْ پر یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ کی ترتیب منصوص ہے، اِس لیے سیّد الطائفہ شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہمارے سلسلہ میں وُصولی اِلی اللہ (اللہ تک پہنچنا) اِسی لیے بہت جلد ہوجاتا ہے کیوں کہ اِتباعِ سنّت پر عمل کیا جاتا ہے۔ اگر آج اُمت سنّت کے راستہ پر آجائے تو اس کی دوری حضوری سے تبدیل ہوجائے اور تمام مسائل حل ہوجائیں۔ میرے اشعار ہیں۔

مؤمن جو فدا نقش کفِ پائے نبی ہو
ہو زیرِ قدم آج بھی عالَم کا خزینہ

گر سنّتِ نبوی کی کرے پیروی اُمّت
طوفاں سے نکل جائے گا پھر اس کا سفینہ

اور اِتباعِ سنّت کی عظمت پر ایک شعر تو حق تعالیٰ نے احقر سے ایسا کہلوادیا جو بین الاقوامی شہرت یافتہ اور اکابر علماء کا پسندیدہ ہے۔ بعض احباب نے کہا کہ اِتباعِ سنّت پر اس سے زیادہ اچھا اور اثر انگیز شعر نظر سے نہیں گزرا۔ اور ماریشیس کے سفر کے دوران احقر نے دیکھا کہ وہاں کی جامع مسجد میں بھی لکھا ہوا تھا۔ میرا وہ شعر یہ ہے ؎

نقشِ قدم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں جنّت کے راستے
اللہ جل جلالہ سے ملاتے ہیں سنّت کے راستے

اور اِس بارے میں ایک بشارتِ عظمٰی بھی ہے۔ ایک صالحہ عورت کو خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زِیارت ہوئی۔ بہت سے افراد ہیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے احقر کو سب سے زیادہ اپنے قریب بٹھایا ہوا ہے اور اِرشاد فرمایا ”حکیم محمد اختر آپ کا یہ شعر بہت عمدہ ہے اور ہمیں بہت زیادہ پسند ہے۔ پھر آپ نے یہ شعر

پڑھا۔" ایک دوست نے کہا کہ اس شعر کے پہلے مصرع میں ایک حدیث شریف کا اور دوسرے مصرع میں ایک آیتِ مبارک کا مفہوم ہے۔ گویا قرآن و حدیث کے مفہوم کا یہ شعر ترجمان ہے۔

وہ حدیث شریف یہ ہے:

مَنْ اَحْيَا سُنَّتِيْ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ

ترجمہ: جس نے میری سنّت کو زندہ کیا اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔

اور آیت شریفہ یہ ہے:

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللهِ

ترجمہ: جس نے رسول کی اِطاعت کی تحقیق اس نے اللہ کی اِطاعت کی۔

پیشِ نظر رسالہ "پیارے نبی ﷺ کی پیاری سنتیں" تقریباً بیس برس پہلے احقر نے تحریر کیا تھا جو الحمدللہ تعالیٰ خانقاہ سے ہزاروں کی تعداد میں مفت تقسیم ہو چکا ہے اور کئی زبانوں میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے جن میں فارسی، انگریزی، بنگلہ، برمی، گجراتی، پشتو،

سندھی وغیرہ شامل ہیں اور عربی زبان میں بھی ترجمہ ہو رہا ہے۔
رِسالہ میں ہر سنّت پر صحاح ستّہ اور کتبِ فقہ کے حوالے اگرچہ درج تھے لیکن بعض احباب اہلِ علم نے فرمائش کی کہ کچھ مزید حوالے مع باب اور صفحات کی تفصیل کے اگر درج کیے جائیں تو رسالہ کی اِفادیت بڑھ جائے گی۔ چناں چہ الحمدللہ موجودہ اِشاعت میں ایک ایک سنّت پر کئی کئی کتب احادیث و فقہ کے حوالے مذکورہ تفصیل کے ساتھ درج ہیں اور احقر کے علم میں نہیں ہے کہ سننِ عادیہ پر اتنا مدلّل رسالہ کہیں موجود ہو۔ حوالہ جات کی تخریج و تحقیق میں جامعہ اشرف المدارس کے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الرشید صاحب سلّمہٗ نے بڑی خدمت انجام دِی ہے لہٰذا دُعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو احقر کے لیے اور ان کے لیے اور جملہ معاونین کے لیے قیامت تک صدقۂ جاریہ اور ذریعۂ نجات بنائیں۔

آمِیْنَ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ بِحُرْمَۃِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمُ

العارض: محمد اختر عفا اللہ تعالیٰ عنہٗ

۱۹؍ جمادی الاخریٰ ۱۴۲۸ھ مطابق ۵؍ جولائی ۲۰۰۷ء بروز جمعرات

سبق نمبر 1

سو کر اُٹھنے کی سنتیں

۱) نیند سے اُٹھتے ہی دونوں ہاتھوں سے چہرہ اور آنکھوں کو ملنا تاکہ نیند کا خمار دور ہو جائے۔

۲) صبح جب آنکھ کھلے تو یہ دُعا پڑھیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زِندہ کیا اور اُسی کی طرف اُٹھ کر جانا ہے۔

۳) جب سو کر اُٹھیں تو مسواک کر لیں۔ وضو میں دوبارہ مسواک کی جائے۔ سو کر اُٹھتے ہی مسواک کر لینا علیحدہ سنّت ہے۔

۴) پاجامہ یا شلوار پہنیں تو پہلے داہنے پاؤں میں پھر بائیں پاؤں میں، کُرتا یا قمیص پہنیں تو پہلے دائیں آستین میں ڈالیں پھر بائیں میں۔ اسی طرح صدری۔ ایسے ہی جوتا پہنیں تو پہلے دائیں پاؤں میں پہنیں اور جب اُتاریں تو پہلے بائیں طرف کا اُتاریں پھر دائیں طرف کا اُتاریں اور بدن کی پہنی ہوئی ہر چیز کے اُتارنے کا یہی طریقہ مسنون ہے۔

۵) برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے تین مرتبہ ہاتھوں کو اچھی طرح دھولیں۔

بیت الخلاء آنے جانے کی دُعائیں اور سنتیں

۱) اِستنجے کے لیے پانی اور ڈھیلے دونوں لے جائیں۔ تین ڈھیلے یا پتھر ہوں تو مستحب ہے۔ اگر پہلے سے بیت الخلاء میں اِنتظام کیا ہوا ہو تو کافی ہے، فلش پاخانوں میں ڈھیلوں کی وجہ سے دِقّت ہورہی ہے لہٰذا بعض علماء کرام نے ٹوائلٹ پیپر استعمال کرنے کا مشورہ دیا ہے تاکہ فلش خراب نہ ہو۔

۲) حضور ﷺ سر ڈھانک کر اور جوتا پہن کر بیت الخلاء تشریف لے جاتے تھے۔

۳) بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے یہ دُعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں خبیث جنوں سے، مرد ہوں یا عورت۔

فائدہ: مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مرقاۃ میں لکھا ہے کہ احادیث میں ہے کہ اس دُعا کی برکت سے بیت الخلاء کے خبیث شیاطین اور بندہ کے درمیان پردہ ہو جاتا ہے جس سے وہ شرمگاہ

نہیں دیکھ پاتے۔ نیز یہ بھی لکھا ہے کہ **خُبُثِ** کے "ب" پر پیش اور جزم دونوں جائز ہیں۔

۴) بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت پہلے بایاں قدم رکھے۔

۵) جب بدن ننگا کریں تو آسانی کے ساتھ جتنا نیچا ہو کر کھول سکیں اُتنا ہی بہتر ہے۔

٦) بیت الخلاء سے نکلتے وقت داہنا پیر باہر نکالیں اور باہر آکر یہ دُعا پڑھیں:

غُفْرَانَكَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں، سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے مجھ سے اِیذا دینے والی چیز دور کی اور مجھے عافیت عطا فرمائی۔

۷) بیت الخلاء جانے سے پہلے انگوٹھی یا کسی چیز پر قرآن شریف کی آیت یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک نام لکھا ہو اور وہ دِکھائی دیتا ہو تو اُس کو اُتار کر باہر ہی چھوڑ دیں۔ تعویذ جس کو موم جامہ کرلیا گیا ہو یا کپڑے میں سی لیا گیا ہو اس کو پہن کر جانا جائز ہے۔

۸) رفع حاجت کے وقت قبلہ کی طرف نہ چہرہ کریں اور نہ اُس طرف پیٹھ کریں۔

۹) رفع حاجت کرتے وقت بلا ضرورتِ شدیدہ کلام نہ کریں۔ اِسی طرح اللہ تعالیٰ کا ذِکر بھی نہ کریں۔

۱۰) پیشاب، پاخانے کی چھینٹوں سے بہت بچیں کیوں کہ اکثر عذابِ قبر پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

۱۱) پیشاب کرتے وقت یا اِستنجا کرتے وقت عضوِ خاص کو دایاں ہاتھ نہ لگائیں بلکہ بایاں ہاتھ لگائیں، اِستنجا بائیں ہاتھ سے کریں۔

۱۲) بعض جگہ بیت الخلاء نہیں ہوتا اس وقت ایسی آڑ کی جگہ میں رفع حاجت کرنا چاہیے جہاں کسی دوسرے آدمی کی نگاہ نہ پڑے۔

۱۳) پیشاب کرنے کے لیے نرم جگہ تلاش کریں تاکہ چھینٹے نہ اُڑیں اور زمین جذب کرتی جائے۔

۱۴) بیٹھ کر پیشاب کریں۔ کھڑے ہو کر پیشاب نہ کریں۔

۱۵) پیشاب کرنے کے بعد اِستنجا سکھانا ہو تو دِیوار وغیرہ کی آڑ میں سکھانا چاہیے۔

۱۶) وضو سنّت کے موافق گھر پر کرنا چاہیے۔

۱۷) سنتیں گھر پر پڑھ کر جانا چاہیے موقع نہ ہو تو مسجد ہی میں پڑھ لے۔

فائدہ: آج کل جب کہ سنتوں کو ترک کیا جا رہا ہے۔ سنن کا مسجد میں پڑھنا افضل ہے۔

سبق نمبر 02

گھر سے نکلنے کی دُعا

۱) گھر سے مسجد یا کہیں بھی جانے کے لیے باہر نکل کر یہ دُعا پڑھنا:

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ نکلا، میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا۔ گناہوں سے بچنے کی اور نیکیاں کرنے کی قوّت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے۔

۲) اِطمینان سے جانا، دوڑ کر نہ جانا (یہ صرف مسجد کے لیے ہے، راستے کے لیے نہیں)۔

گھر میں داخل ہونے کی دُعا

۱) اور مسجد سے یا جہاں کہیں سے بھی گھر میں داخل ہو کر یہ دُعا پڑھنا اور پھر گھر والوں کو سلام کرنا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے اچھا داخل ہونا اور اچھا نکلنا مانگتا

ہوں، اللہ کے نام کے ساتھ ہم داخل ہوئے اور اللہ کے نام کے ساتھ ہم نکلے اور ہم نے اپنے اللہ پر بھروسہ کیا۔

سبق نمبر 3

مسجد میں داخل ہونے کی سنتیں

۱) داہنا پیر مسجد میں داخل کرنا۔

۲) بِسْمِ اللهِ پڑھنا۔

۳) دُرود شریف پڑھنا مثلاً: اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ

۴) دُعا پڑھنا مثلاً: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْٓ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

ترجمہ: اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

۵) اعتکاف کی نیت کرنا۔

مسجد سے باہر آنے کی سنتیں

۱) بایاں پیر مسجد سے باہر نکالنا۔

۲) بِسْمِ اللهِ پڑھنا۔

۳) دُرود شریف پڑھنا مثلاً: اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ

۴) دُعا پڑھنا مثلاً: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ أَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

مسواک کی سنتیں

۱) ہر وضو کرتے وقت مسواک کرنا سنّت ہے۔

۲) مسواک پکڑنے کا مسنون طریقہ جو حضرت عبد اللہ اِبنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ داہنے ہاتھ کی چھنگلی مسواک کے نیچے رکھے اور انگوٹھا مسواک کے اُوپری سرے کے نیچے رکھے اور باقی اُنگلیاں مسواک کے اُوپر رکھے۔

سبق نمبر 04

وضو کی سنتیں

وضو میں اٹھارہ (۱۸) سنتیں ہیں۔ ان کو ادا کرنے سے کامل طریقے سے وضو ہو جائے گا:

۱) وضو کی نیت کرنا۔ مثلاً یہ کہ میں نماز کے مباح ہونے کے لیے وضو کرتا ہوں۔

۲) بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ پڑھ کر وضو کرنا۔

بعض روایات میں وضو کی بِسۡمِ اللّٰهِ اِس طرح سے آئی ہے:

بِسۡمِ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیۡنِ الۡاِسۡلَامِ

اور بعض روایات میں اس طرح بھی ہے :

بِسۡمِ اللّٰہِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ

اور وضو کے دوران یہ دُعا پڑھنا مسنون ہے:

اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لِیۡ ذَنۡبِیۡ وَوَسِّعۡ لِیۡ فِیۡ دَارِیۡ

وَبَارِكۡ لِیۡ فِیۡ رِزۡقِیۡ

ترجمہ: اے اللہ ! میرے گناہوں کو معاف کر دے اور میرے گھر کو وسیع کر دے اور میرے رزق میں برکت عطا فرما۔

۳) دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک دھونا۔

۴) مسواک کرنا، اگر مسواک نہ ہو تو اُنگلی سے دانتوں کو ملنا۔

۵) تین بار کلّی کرنا۔

۶) تین بار ناک میں پانی ڈالنا اور تین بار ناک چھنکنا۔

۷) کلّی اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا اگر روزہ نہ ہو۔

۸) ہر عضو کو تین بار دھونا

۹) چہرہ دھوتے وقت داڑھی کا خلال کرنا۔

فائدہ: داڑھی میں خلال کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ تین بار چہرہ

دھونے کے بعد ہتھیلی میں پانی لے کر ٹھوڑی کے پاس تالو میں ڈالے اور داڑھی کا خلال کرے اور کہے:

هٰكَذَا اَمَرَنِيْ رَبِّيْ

۱۰) ہاتھوں اور پیروں کو دھوتے وقت اُنگلیوں کا خلال کرنا۔

۱۱) ایک بار تمام سر کا مسح کرنا۔

۱۲) سر کے مسح کے ساتھ کانوں کا مسح کرنا۔

۱۳) اعضاءِ وضو کو مَل مَل کر دھونا۔

۱۴) پے در پے وضو کرنا۔

۱۵) ترتیب وار وضو کرنا۔

۱۶) داہنی طرف سے پہلے دھونا۔

۱۷) سر کے اگلے حصے سے مسح شروع کرنا۔

۱۸) گردن کا مسح کرنا۔ حلق کا مسح نہ کرے، یہ بدعت ہے۔

۱۹) وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھیں:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

پھر یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ

ترجمہ: اے اللہ! تو مجھے بہت توبہ کرنے والوں میں اور خوب پاکی حاصل کرنے والوں میں شامل فرما۔

فائدہ: اِس دُعا کے متعلق مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وضو ظاہری طہارت ہے۔ اس دُعا سے باطنی طہارت کی درخواست پیش کی گئی ہے کہ اوّل اِختیاری تھی وہ ہم کر چکے ہیں، اب آپ اپنی رحمت سے ہمارے باطن کو بھی پاک فرما دیجیے۔

سبق نمبر 05

فرائضِ وضو

فائدہ: وضو کا مندرجہ بالا طریقہ سنّت کے مطابق ہے۔

وضو میں بعض چیزیں فرض ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی چھوٹ جائے یا کچھ کمی رہ جائے تو وضو نہیں ہوتا اور آدمی بے وضو رہتا ہے۔ وضو میں صرف چار چیزیں فرض ہیں:

۱) ایک مرتبہ سارا منہ دھونا۔

۲) ایک ایک بار کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا۔

۳) ایک بار چوتھائی سر کا مسح کرنا۔

۴) ایک ایک مرتبہ ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا۔

اِتنا کرنے سے وضو ہو جائے گا لیکن سنّت کے مطابق وضو کرنے سے وضو کامل ہوتا ہے اور زِیادہ ثواب ملتا ہے۔

غسل کرنے کا مسنون طریقہ

پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک دھویئے، پھر اِستنجے کی جگہ دھویئے۔ چاہے ہاتھ اور اِستنجے کی جگہ پر نجاست لگی ہو یا نہ لگی ہو، ہر حال میں ان دونوں کو پہلے دھونا چاہیے (اور اِستنجے کی جگہ دھونے سے مراد یہ ہے کہ چھوٹا اور بڑا دونوں اِستنجے کے مقام کو دھویئے) پھر بدن پر کسی جگہ منی یا کوئی ناپاکی لگی ہوئی ہو تو اس کو پاک کیجیے۔ اس کے بعد مسنون طریقہ پر وضو کیجیے۔ اگر پانی قدموں میں جمع ہو رہا ہے تو پیروں کو نہ دھویئے۔ وضو کے بعد تین مرتبہ سر پر پانی ڈالیے (اِتنا پانی ڈالیے کہ سر سے پاؤں تک سارے بدن پر بہہ جائے) اور بدن کو ہاتھوں سے ملیے تاکہ بدن کا کوئی حصہ خشک نہ رہنے پائے۔ اگر بال برابر بھی جگہ خشک رہ گئی تو غسل نہ ہوگا۔ غرض سارے بدن پر پانی بہایئے۔ پھر وہاں سے ہٹ کر پاک جگہ پر آکر پاؤں دھویئے لیکن اگر وضو کے وقت پیر دھو لیے ہوں تو اب دھونے کی ضرورت نہیں۔

فائدہ: غسل کے بعد بدن کو کپڑے سے پونچھنا بھی ثابت ہے اور نہ پونچھنا بھی لہٰذا دونوں میں سے جو صورت بھی آپ اِختیار کریں، سنّت ہونے کی نیت کرلیا کیجیے۔

فرائضِ غسل

غسل کا مندرجہ بالا طریقہ سنّت کے موافق ہے۔ غسل میں بعض چیزیں فرض ہیں کہ ان کے بغیر غسل درست نہیں ہوتا اور آدمی ناپاک رہتا ہے لہٰذا غسل کے فرائض کا علم ہونا ضروری ہے۔ غسل میں صرف تین چیزیں فرض ہیں:

۱) کلّی کرنا (اِس طرح کہ سارے منہ میں پانی پہنچ جائے۔)

۲) ناک میں پانی ڈالنا (جہاں تک ناک کا نرم حصّہ ہے۔)

۳) سارے بدن پر پانی پہنچانا۔

سبق نمبر 06

اذان واِقامت کی سنتیں

۱) اذان واِقامت قبلہ رو کہنا سنّت ہے۔

۲) اذان کے الفاظ ٹھہر ٹھہر کر ادا کرنا اور اِقامت کے الفاظ جلد جلد ادا کرنا سنّت ہے۔

۳) اذان میں حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہتے وقت مؤذّن کو دائیں اور بائیں منہ پھیرنا سنّت ہے لیکن سینہ اور قدم قبلہ رُخ ہی رہیں۔

۴) جب مؤذّن سے اذان کے کلمات سنیں تو جس طرح وہ کہے اُسی طرح کہتے جائیں اور حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہیں۔

۵) فجر کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ کہا جائے گا۔

۶) اِقامت کا جواب بھی اذان کی طرح دیا جائے گا لیکن قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے جواب میں اَقَامَہَا اللّٰہُ وَاَدَامَہَا کہا جائے۔

۷) اذان کا جواب دینے کے بعد درود شریف پڑھنا سنّت ہے۔ درود شریف پڑھ کر یہ دُعا پڑھیں جو بخاری شریف کتابُ الاذان میں منقول ہے۔

۸) اذان کے بعد کی دُعا:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ

اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا

مَّحْمُوْدَ ۨالَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ

ترجمہ: اے اللہ! اس پوری پکار کے ربّ! اور قائم ہونے والی نماز کے ربّ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ عطا فرما اور ان کو فضیلت عطا فرما اور ان کو اس مقامِ محمود پر پہنچا جس کا تُو نے اُن سے وعدہ فرمایا ہے، بے شک تو وعدہ خلافی نہیں فرماتا ہے۔

اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ بخاری میں نہیں ہے۔ اِمام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے سننِ کبیر میں نقل کیا ہے۔

وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ کا لفظ اور يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وغیرہ الفاظ جو مشہور ہیں، ان کا ثبوت رِوایات میں نہیں ہے۔

مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَاَمَّا زِيَادَةُ ''وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ'' اَلْمُشْتَهِرَةُ عَلَى الْاَلْسِنَةِ فَقَالَ السَّخَاوِیُ لَمْ اَرَهٗ فِي شَيْءٍ مِّنَ الرِّوَايَاتِ

فائدہ: اس دُعا پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور حسنِ خاتمہ کا اِنعام ہے۔

سبق نمبر 07

نماز کی اکیاون (۵۱) سنتیں

قیام میں گیارہ سنتیں

۱) تکبیرِ تحریمہ کے وقت سیدھا کھڑا ہونا یعنی سر کو پست نہ کرنا۔

۲) دونوں پیروں کے درمیان چار اُنگل کا فاصلہ رکھنا اور پیروں کی اُنگلیاں قبلہ کی طرف رکھنا۔

تنبیہ: بعض فقہاء نے چار اُنگل کے فاصلہ کو مستحب کہا ہے لیکن فقہ میں مستحب کا اِطلاق سنّت پر اور سنّت کا اِطلاق مستحب پر ہوتا ہے۔

۳) مقتدی کی تکبیرِ تحریمہ کا اِمام کی تکبیرِ تحریمہ کے ساتھ ہونا۔

فائدہ: مقتدی کی تکبیرِ تحریمہ اگر اِمام کی تکبیرِ تحریمہ سے پہلے ختم ہوگئی تو اِقتدا صحیح نہ ہوگی۔

۴) تکبیرِ تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھانا۔

۵) ہتھیلیوں کو قبلہ کی طرف رکھنا۔

۶) اُنگلیوں کو اپنی حالت پر رکھنا۔ یعنی نہ زیادہ کھلی ہوں اور نہ زیادہ بند۔

۷) داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھنا

۸) چھنگلیا اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر گٹے کو پکڑنا۔

۹) درمیانی تین اُنگلیوں کو کلائی پر رکھنا۔

۱۰) ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا۔

۱۱) ثناء پڑھنا۔

سبق نمبر 08

قرأت کی سات سنتیں

۱) تعوّذ یعنی اَعُوْذُ بِاللهِ پڑھنا

۲) تسمیہ یعنی ہر رکعت کے شروع میں بِسْمِ اللهِ پڑھنا۔

۳) چپکے سے "آمین" کہنا۔

۴) فجر اور ظہر میں طوالِ مفصل یعنی سورۂ حجرات سے سورۂ بروج تک عصر و عشاء اوساطِ مفصل یعنی سورۂ بروج سے سورۂ لم یکن تک اور مغرب میں قصارِ مفصل یعنی سورۂ لم یکن سے سورۂ ناس تک کی سورتوں میں سے کوئی سورت پڑھنا۔

۵) فجر کی پہلی رکعت کو طویل کرنا۔

۶) ثناء، تعوّذ، تسمیہ اور آمین کو آہستہ کہنا۔

۷)فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ کا پڑھنا۔

سبق نمبر 09

رُکوع کی آٹھ سنتیں

۱) رُکوع کی تکبیر کہنا۔

۲) رُکوع میں دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑنا۔

۳) گھٹنوں کو پکڑنے میں اُنگلیوں کو کشادہ رکھنا۔

۴) پیٹھ کو بچھا دینا۔

۵) پنڈلیوں کو سیدھا رکھنا۔

۶) سر اور سُرین کو برابر رکھنا۔

۷) رکوع میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ پڑھنا۔

۸) رُکوع سے اُٹھنے میں اِمام کو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ باآوازِ بلند کہنا اور مقتدی کو رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اور منفرد کو دونوں کہنا (آہستہ سے) اور رُکوع کے بعد اِطمینان سے سیدھا کھڑا ہونا۔

سبق نمبر 10

سجدہ کی بارہ سنتیں

۱) سجدہ میں جاتے وقت تکبیر کہنا۔

۲) سجدہ میں پہلے دونوں گھٹنوں کو رکھنا۔

۳) پھر دونوں ہاتھوں کو رکھنا۔

۴) پھر ناک رکھنا۔

۵) پھر پیشانی رکھنا۔

۶) سجدہ میں سر دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھنا۔

۷) سجدہ میں پیٹ کو رانوں سے الگ رکھنا اور پہلوؤں کو بازوؤں سے الگ رکھنا۔

۸) کہنیوں کو زمین سے الگ رکھنا۔

۹) سجدہ میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھنا۔

۱۰) سجدہ سے اُٹھنے کی تکبیر کہنا۔

۱۱) سجدہ سے اُٹھنے میں پہلے پیشانی، پھر ناک، پھر ہاتھوں کو، پھر گھٹنوں کو اُٹھانا۔

۱۲) دونوں سجدوں کے درمیان اِطمینان سے بیٹھنا۔

سبق نمبر 11

قعدہ کی تیرہ سنتیں

۱) دائیں پیر کو کھڑا رکھنا اور بائیں پیر کو بچھا کر اس پر بیٹھنا۔

۲) دونوں ہاتھوں کو رانوں پر رکھنا۔

۳) تشہد میں اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ پر شہادت کی اُنگلی کو اُٹھانا اور اِلَّا اللهُ پر جھکا دینا۔

۴) قعدۂ اخیرہ میں درود شریف پڑھنا۔

۵) درود شریف کے بعد دُعائے ماثورہ اُن الفاظ میں جو (قرآن و حدیث کے مشابہ ہوں) پڑھنا۔

۶) دونوں طرف (دائیں بائیں) سلام پھیرنا۔

۷) سلام کی اِبتدا داہنی طرف سے کرنا۔

۸) اِمام کو مقتدیوں، فرشتوں اور صالح جنات کی نیت کرنا۔

۹) مقتدی کو اِمام، فرشتوں اور صالح جنات اور دائیں بائیں مقتدیوں کی نیت کرنا۔

۱۰) منفرد کو صرف فرشتوں کی نیت کرنا۔

۱۱) مقتدی کو اِمام کے ساتھ ساتھ سلام پھیرنا۔

۱۲) دوسرے سلام کی آواز کو پہلے سلام کی آواز سے پست کرنا۔

۱۳) مسبوق کو اِمام کے فارغ ہونے کا اِنتظار کرنا۔

فرائضِ نماز

۱) تکبیرِ تحریمہ

۲) قیام (کھڑا ہونا)

۳) قرأت (قرآن شریف میں سے کوئی سورت یا طویل آیت پڑھنا)

۴) رُکوع کرنا۔

۵) دونوں سجدے کرنا۔

۶) قعدۂ اخیرہ میں التحیات کی مقدار بیٹھنا۔

اگر مندرجہ بالا چیزوں میں سے کوئی بھی چھوٹ جائے تو نماز نہیں ہوگی، دوبارہ پڑھنی ہوگی۔

نوٹ: واجباتِ نماز، مفسداتِ نماز وغیرہ مسائل ''بہشتی زیور یا آئینۂ نماز'' مؤلفہ حضرت مفتی سعید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ مفتیِ اعظم جامعہ مظاہرِ علوم سہارنپور میں دیکھ کر عمل کریں۔

سبق نمبر 12

عورتوں کی نماز میں خاص فرق

۱) عورت تکبیرِ تحریمہ کہتے وقت دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اُٹھائے لیکن ہاتھوں کو دوپٹے سے باہر نہ نکالے۔

۲) سینے پر ہاتھ باندھے اور داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھ دے۔ مردوں کی طرح چھنگلیا اور انگوٹھے سے گٹّے کو نہ پکڑے۔

۳) رکوع میں کم جھکے اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر گھٹنوں پر رکھ دے، اُنگلیوں کو کشادہ نہ کرے۔ دونوں بازو پہلو سے خوب ملائے رکھے اور دونوں پیروں کے ٹخنے بالکل ملا دے ۔

۴) سجدہ میں پیر کھڑے نہ کرے بلکہ داہنی طرف کو نکال دے اور خوب سمٹ کر اور دَب کر سجدہ کرے کہ پیٹ کو رانوں سے اور بازو دونوں پہلوؤں سے ملا دے اور کہنیوں کو زمین پر رکھ دے۔

۵) قعدہ میں بائیں طرف بیٹھے اور دونوں پاؤں داہنی طرف نکال دے اور رانوں پر دونوں ہاتھوں کو رکھ دے اور ہاتھوں کی انگلیاں خوب ملا کر رکھے۔

نماز کے وہ آداب جو سب کے لیے یکساں ہیں

قیام میں سجدہ کی جگہ، رکوع میں پاؤں پر، سجدہ کی حالت میں ناک پر اور بیٹھنے کے وقت گود کی طرف، سلام پھیرتے وقت کندھوں پر نظر رہے اور جمائی آئے تو خوب طاقت سے روکے اور حتی الامکان منہ بند رکھے اور جب کھانسی کا اثر معلوم ہو تو بھی

جہاں تک ہو سکے ضبط کرے

ہر فرض نماز کے بعد ان دُعاؤں میں سے کوئی پڑھیں۔ سلام پھیر کر اَسْتَغْفِرُ اللہَ تین بار پڑھنا مسنون ہے۔ پھر یہ پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

ترجمہ: اے اللہ! تو سلامتی والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے، تو بابرکت ہے اے بزرگی اور کرم والے۔

نوٹ: مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مرقاۃ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۳۵۸ پر لکھا ہے کہ

اِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَكَ دَارَ السَّلَامِ فَلَا اَصْلَ لَهٗ... الخ

یعنی ان جملوں کا روایات میں ثبوت نہیں ملتا بلکہ بعض قصہ گو لوگوں کا بڑھایا ہوا ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ

اِلَىٰٓ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا
وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں بزدلی سے اور آپ کی پناہ لیتا ہوں اس بات سے کہ پہنچا دِیا جاؤں نکمّی عمر تک اور آپ کی پناہ لیتا ہوں دنیا کے فتنہ سے اور آپ کی پناہ لیتا ہوں قبر کے عذاب سے۔

سبق نمبر ۱۳

جمعہ کی سنتیں

۱) غسل کرنا۔

۲) اچھے اور صاف کپڑے پہننا۔

۳) مسجد میں جلد جانے کی فکر کرنا۔

۴) مسجد پیدل جانا۔

۵) اِمام کے قریب بیٹھنے کی کوشش کرنا۔

۶) اگر صفیں پُر ہیں تو لوگوں کی گردنیں پھاند کر آگے نہ بڑھنا۔

۷) کوئی فضول کام نہ کرنا یعنی مثلاً اپنے کپڑوں سے یا بالوں سے لہو ولعب نہ کرنا۔

۸) خطبہ کو غور سے سننا۔

۹) علاوہ ازیں جمعہ کے دِن جو سورۂ کہف پڑھے گا اس کے لیے عرش کے نیچے سے آسمان کے برابر بلند ایک نور ظاہر ہو گا جو قیامت کے اندھیرے میں اس وقت کے کام آوے گا اور اس جمعہ سے پہلے جمعہ کے تمام خطایا (صغیرہ) اس کے معاف ہو جائیں گے۔

۱۰) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد ہے کہ جمعہ کے دِن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کہ درود میرے حضور پیش کیا جاتا ہے۔

۱۱) جمعہ کے دِن بالوں میں تیل لگانا اور خوشبو یا عطر کا اِستعمال کرنا مسنون ہے۔

سبق نمبر 14

کھانے کی چند سنتیں

۱) دستر خوان بچھانا۔

۲) دونوں ہاتھ گٹّوں تک دھونا۔

۳) بسم اللہ پڑھنا (بلند آواز سے)۔

۴) داہنے ہاتھ سے کھانا۔

۵) کھانے کی مجلس میں جو شخص سب سے زیادہ بزرگ اور بڑا ہو اس سے کھانا شروع کرانا۔

٦) کھانا ایک قسم کا ہو تو اپنے سامنے سے کھانا۔

۷) اگر کوئی لقمہ گر جائے تو اُٹھا کر صاف کر کے کھالینا۔

۸) ٹیک لگا کر نہ کھانا۔

۹) کھانے میں کوئی عیب نہ نکالنا۔

۱۰) جوتا اُتار کر کھانا، کھانا۔

۱۱) کھانے کے وقت اُکڑوں بیٹھنا کہ دونوں گھٹنے کھڑے ہوں اور سُرین زمین پر ہو یا ایک گھٹنا کھڑا ہو اور دوسرے گھٹنے کو بچھا کر اس پر بیٹھے یا دونوں گھٹنے زمین پر بچھا کر قعدہ کی طرح آگے کی طرف ذرا جھک کر بیٹھے۔

۱۲) کھانے کے برتن، پیالہ و پلیٹ کو صاف کرلینا۔ پھر برتن اس کے لیے دُعائے مغفرت کرتا ہے۔

۱۳) کھانے کے بعد اُنگلیوں کو چاٹنا۔

۱۴) کھانے کے بعد کی دُعا پڑھنا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ

ترجمہ: سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا۔

۱۵) پہلے دستر خوان اُٹھوانا پھر خود اُٹھنا۔

۱۶) دسترخوان اُٹھانے کی دُعا پڑھنا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا

ترجمہ: سب تعریف اللہ کے لیے ہے ایسی تعریف جو بہت پاکیزہ اور بابرکت ہو، اے ہمارے ربّ! ہم اس کھانے کو کافی سمجھ کر یا بالکل رُخصت کرکے یا اس سے غیر محتاج ہو کر نہیں اُٹھا رہے ہیں۔

۱۷) دونوں ہاتھ دھونا۔

۱۸) کلّی کرنا۔

۱۹) اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یوں پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ

۲۰) جب کسی کی دعوت کھائے تو میزبان کو یہ دعا دے:

اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِيْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِيْ

ترجمہ: اے اللہ! جس نے مجھ کو کھلایا تو اس کو کھلا اور جس نے مجھ کو پلایا تو اُس کو پلا۔

۲۱) سرکہ اِستعمال کرنا سنّت ہے جس گھر میں سرکہ موجود ہے وہ گھر سالن کا محتاج نہیں سمجھا جاسکتا ہے۔

۲۲) خالص گندم اگر کوئی اِستعمال کرتا ہے تو اُسے چاہیے کہ اس میں کچھ جَو بھی ملا لے، چاہے تھوڑی ہی مقدار میں ہو تاکہ سنّت پر عمل کا ثواب حاصل ہو جائے۔

۲۳) گوشت کھانا سنّت ہے۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ دنیا اور آخرت میں کھانوں کا سردار گوشت ہے۔

۲۴) اپنے مسلمان بھائی کی دعوت قبول کرنا سنّت ہے۔ البتہ اگر (غالب آمدنی) سود یا رشوت کی ہو یا وہ بدکاری میں مبتلا ہو تو اس کی دعوت قبول نہیں کرنی چاہیے۔

۲۵) میّت کے رشتہ داروں یعنی میّت کے گھر کے افراد کو کھانا دینا مسنون ہے۔

سبق نمبر ۱۵

پانی پینے کی سنتیں

۱) دائیں ہاتھ سے پینا، کیوں کہ بائیں ہاتھ سے شیطان پیتا ہے۔

۲) پانی پینے سے پہلے اگر کھڑے ہوں تو بیٹھ جانا، کھڑے ہو کر پینا منع ہے۔

۳) بِسۡمِ اللہ کہہ کر پینا اور پی کر اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ کہنا۔

۴) تین سانس میں پینا اور سانس لیتے وقت برتن کو منہ سے الگ کرنا۔

۵) برتن کے ٹوٹے ہوئے کنارے کی طرف سے نہ پینا۔

۶) مشک سے منہ لگا کر پانی نہ پئیں یا کوئی بھی ایسا برتن ہو جس سے دفعتاً پانی زِیادہ آجانے کا احتمال ہو یا اس برتن سے سانپ، بچھو وغیرہ آنے کا اندیشہ ہو۔

۷) صرف پانی پینے کے بعد یہ دُعا پڑھنا بھی مسنون ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَقَانَا عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِهٖ وَلَمْ یَجْعَلْهُ مِلْحًا اُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے اپنی رحمت سے ہمیں میٹھا، خوشگوار پانی پلایا اور ہمارے گناہوں کے سبب اس کو کھارا، کڑوا نہیں بنایا۔

۸) پانی پی کر اگر دوسروں کو دینا ہے تو پہلے داہنے والے کو دیں اور پھر اسی ترتیب سے دَور ختم ہو۔ اسی طرح چائے یا شربت بھی پیش کریں۔

۹) دودھ پینے کے بعد یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ

ترجمہ: اے اللہ! تو اس میں ہمیں برکت دے اور یہ ہم کو اور زیادہ نصیب فرما۔

۱۰) پلانے والے کو آخر میں پینا۔

سبق نمبر 16

لباس کی سنتیں

۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید رنگ کا کپڑا پسند تھا۔

۲) قمیص، کُرتا یا صدری وغیرہ پہنیں تو پہلے دایاں ہاتھ آستین میں ڈالیں، پھر بایاں ہاتھ، اسی طرح پاجامہ اور شلوار کے لیے پہلے دایاں پاؤں پھر بایاں پاؤں۔

۳) پاجامہ، شلوار یا لنگی ٹخنہ سے اُوپر رکھیں۔ ٹخنہ سے نیچے لٹکانے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہبند ٹخنہ سے نیچے لٹکانے والے پر اللہ تعالیٰ نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

۴) نیا کپڑا پہن کر یہ دُعا پڑھیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے یہ کپڑا مجھے پہنایا
اور نصیب کیا بغیر میری کوشش اور قوّت کے۔

۵) عمامہ کے نیچے ٹوپی رکھنا سنّت ہے۔

۶) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کُرتا بہت پسند تھا

۷) سیاہ صافہ باندھنا مسنون ہے۔ شملہ چھوڑنا بھی مسنون ہے ۔

۸) ٹوپی پہننا سنّت ہے۔

۹) قمیص یا کُرتا وغیرہ اُتارنا ہو تو پہلے بایاں ہاتھ آستین سے نکالیں پھر دایاں ہاتھ۔ اسی طرح شلوار اور پاجامہ اُتارتے وقت پہلے بایاں پیر باہر نکالیں، پھر دایاں۔

۱۰) جوتا پہلے دائیں پاؤں میں پہنیں پھر بائیں پاؤں میں۔

۱۱) اُتارتے وقت پہلے بائیں پاؤں سے اُتاریں پھر دائیں پاؤں سے۔

سبق نمبر 17

بالوں کی سنتیں

۱) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر مبارک کے بالوں کی لمبائی کانوں کے درمیان تک اور دوسری روایت کے مطابق کانوں تک اور ایک اور روایت کے مطابق کانوں کی لَو تک تھی،

ان کے قریب تک ہونے کی بھی روایات ہیں۔

۲) پورے سر پر بال رکھنا کانوں کی لَوتک یا اس سے کسی قدر نیچے سنّت ہے اور پورا سر منڈوا دینا بھی سنّت ہے اور اگر کتروانا چاہے تو پورے سر کے بال سب طرف سے برابر کتروانا جائز ہے لیکن آگے کی طرف سے بڑے رکھنا اور گردن کی طرف سے چھوٹے کرا دینا جس کو ''انگریزی بال'' کہتے ہیں جائز نہیں۔ اسی طرح سر کا کچھ حصہ منڈوا دینا اور کچھ چھوڑ دینا بھی جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس سے بچائے۔

۳) داڑھی کو بڑھانے اور مونچھوں کو کم کرنے کے متعلق احادیث میں حکم وارِد ہے۔ داڑھی منڈانا یا ایک مشت سے کم کتروانا حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس سے محفوظ رکھے، ایک مشت داڑھی رکھنا واجب ہے اور ایک مشت کی مقدار سنّت سے ثابت ہے۔

۴) مونچھوں کو کترنے میں مبالغہ کرنا سنّت ہے۔ لمبی لمبی مونچھیں رکھنے پر حدیثوں میں سخت وعید آئی ہے۔

۵) زیرِ ناف، بغل اور مونچھوں کے بال اور ناخن وغیرہ دور کر کے صاف ستھرا رہنا چاہیے۔ اگر چالیس دن گزر جائیں اور صفائی نہ کرے تو گنہگار ہو گا۔

۶) بالوں کو دھونا، تیل لگانا اور کنگھا کرنا مسنون ہے لیکن ضرورت نہ ہو تو بیچ میں ایک آدھ دِن ناغہ کر دینا چاہیے۔

۷) کنگھا کریں تو پہلے دائیں جانب سے شروع کریں۔

۸) کنگھا کرتے ہوئے یا حسبِ ضرورت جب بھی آئینہ دیکھیں تو یہ دُعا کریں:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ

ترجمہ: اے اللہ! جیسے آپ نے میری صورت اچھی بنائی، میرے اخلاق بھی اچھے کر دیجیے۔

سبق نمبر 18

بیماری علاج اور عیادت کی سنتیں

۱) بیماری میں دوا اور علاج کرانا مسنون ہے، علاج کراتا رہے مگر بیماری سے شفا میں نظر اللہ ہی پر رکھے۔

۲) کلونجی اور شہد کے ساتھ علاج کرنا سنّت ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں چیزوں میں شِفا رکھی ہے۔ ان دونوں کی تعریف میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں۔

۳)علاج کے دوران نقصان پہنچانے والی چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیے۔

۴) اپنے بیمار بھائی کی عیادت کے لیے جانا سنّت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: عُوْدُوا الْمَرِيْضَ مریض کی عیادت کرو اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

مَرِضْتُ مَرَضًا فَاَتَانِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ یَعُوْدُنِیْ...الخ

فرماتے ہیں کہ میں بیمار ہو گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔

۵) بیمار پُرسی کر کے جلد لوٹ آنا سنّت ہے۔ کہیں تمہارے زیادہ دیر تک بیٹھنے سے بیمار ملول ورنجیدہ نہ ہو جائے یا گھر والوں کے کام میں خلل نہ پڑے۔

۶) بیمار کی ہر طرح تسلی کرنا مسنون ہے۔ مثلاً اس سے یہ کہے کہ ان شاء اللہ تم جلد اچھے ہو جاؤ گے۔ خدا تعالیٰ بڑی قدرت والے ہیں، کوئی ڈر یا خوف پیدا کرنے والی بات بیمار سے نہ کہے۔

۷) جب کسی مریض کی عیادت کرے تو اس سے یوں کہے:

لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

ترجمہ: کوئی حرج نہیں ان شاء اللہ بیماری گناہوں سے پاک کرنے والی ہے۔

پھر اس کی شفایابی کے لیے سات بار یہ دُعا پڑھے:

اَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں جو عظیم ہے اور عرشِ عظیم کا ربّ ہے کہ تجھے شفاء عطا فرمائے۔

۸) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا ہے کہ سات مرتبہ اس کے پڑھنے سے مریض کو شفا ہوگی۔ ہاں! اگر اس کی موت ہی آگئی ہو تو دوسری بات ہے۔

سبق نمبر 19

سفر کی سنتیں

۱) جہاں تک ہوسکے سفر میں کم از کم دو آدمی جائیں۔ تنہا آدمی سفر نہ کرے البتہ ضرورت اور مجبوری میں کوئی حرج نہیں کہ تنہا آدمی سفر کرے۔

۲) سواری کے لیے رکاب میں پاؤں رکھیں تو بِسْمِ اللّٰه کہیں۔

۳) سواری پر اچھی طرح بیٹھ جائیں تو تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَر کہیں پھر یہ دُعا پڑھیں:

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے تابع بنائی یہ سواری اور نہیں تھے ہم اس کو قابو کرنے والے اور بے شک ہم اپنے ربّ کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

۴) پھر یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ

ترجمہ: اے اللہ! آسان کر دیجیے ہم پر اِس سفر کو اور طے کر دیجیے ہم پر درازِی کو۔ اے اللہ! آپ ہی رفیق (مددگار) ہیں سفر میں اور خبر گیر ہیں گھر بار میں، یااللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں سفر کی مشقت سے اور بُری حالت دیکھنے سے اور واپس آکر بُری حالت پانے سے مال میں اور گھر میں اور بچوں میں۔

۵) مسافرت میں ٹھہرنے کی ضرورت پیش آئے تو سنّت یہ ہے کہ راستہ سے ہٹ کر قیام کرے۔ راستہ میں پڑاؤ نہ ڈالے کہ آنے جانے والوں کا راستہ رُکے اور اُن کو تکلیف ہو۔

٦) سفر کے دوران جب سوارِی بلندی پر چڑھے تو اَللّٰہُ اَکۡبَر کہے۔

٧) جب سواری نشیب یا پستی میں اُترنے لگے تو سُبۡحَانَ اللّٰہ کہے۔

فائدہ: مرقاۃ میں ہے کہ یہ سنّت سفر کی ہے، لیکن اپنے گھروں میں یا مسجد کی سیڑھیوں پر چڑھتے وقت داہنا پاؤں بڑھائے اور اَللّٰہُ اَکۡبَر کہے خواہ ایک ہی سیڑھی ہو اور نیچے اُترتے وقت بایاں پاؤں آگے بڑھائے اور سبحان اللہ کہے خواہ معمولی نشیب ہو تو ثوابِ سنّت کی توقع ہے۔ اور مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے بلندی پر چڑھتے وقت اَللّٰہُ اَکۡبَرُ کہنے کا راز یہ بیان کیا ہے کہ بلندی پر ہم اگرچہ بظاہر بلند ہوتے نظر آرہے ہیں لیکن اے اللہ! ہم بلند نہیں ہیں، بلندی اور بڑائی صرف آپ کے لیے خاص ہے اور پستی میں اُترتے وقت سبحان اللہ کہنا اِس لیے ہے کہ ہم پست ہیں، اے اللہ! آپ پستی سے پاک ہیں۔

سبق نمبر 20

۸) جس شہر یا گاؤں میں جانے کا اِرادہ ہو جب اس میں داخل ہونے لگیں تو تین بار یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاھَا وَحَبِّبْنَآ اِلٰٓی اَھْلِھَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْٓ اَھْلِھَآ اِلَیْنَا

ترجمہ: یااللہ! نصیب کیجیے ہمیں ثمرات اس کے اور عزیز کردِیجیے ہمیں اہلِ شہر کے نزدیک اور محبت دیجیے اِس شہر کے نیک لوگوں کی۔

۹) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اِرشاد ہے کہ جب سفر کی ضرورت پوری ہو جائے تو اپنے گھر لوٹ آئے، سفر میں بلاضرورت ٹھہرنا اچھا نہیں۔

۱۰) دور دراز کے سفر سے بہت دِنوں بعد زِیادہ رات گئے اگر گھر آئے تو اُسی وقت گھر میں نہ جائے بلکہ بہتر ہے کہ صبح مکان میں جائے۔

فائدہ: البتہ اہلِ خانہ تمہارے دیر سے آنے سے آگاہ ہوں اور اُن کو تمہارا اِنتظار بھی ہو تو اُسی وقت گھر میں داخل ہونے میں کوئی حرج نہیں۔ ان مسنون طریقوں پر عمل کرنے سے دِین و دُنیا کی بھلائی حاصل ہو گی۔

۱۱) سفر میں کتّا اور گھنگرو ساتھ رکھنے کی ممانعت آئی ہے۔ کیوں کہ ان کی وجہ سے شیطان پیچھے لگ جاتا ہے اور سفر کی برکت جاتی رہتی ہے۔

۱۲) سفر سے لوٹ کر آنے والے کے لیے یہ مسنون ہے کہ گھر میں داخل ہونے سے پہلے مسجد میں جاکر دو رکعت نماز پڑھے۔

۱۳) جب سفر سے واپس آئے تو یہ دُعا پڑھے:

آيِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

ترجمہ: ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، اللہ کی بندگی کرنے والے ہیں، اپنے ربّ کی حمد کرنے والے ہیں۔

سبق نمبر 21

نکاح کی سنتیں

۱) مسنون (برکت والا) نکاح وہ ہے جو سادہ ہو جس میں ہنگامہ یا زیادہ تکلّفات اور جہیز وغیرہ کے سامان کا جھگڑا نہ ہو۔

۲) نکاح کے لیے نیک اور صالح فرد کو تلاش کرنا اور منگنی یا پیغامِ نکاح بھیجنا مسنون ہے۔

۳) جمعہ کے دِن مسجد میں اور شوال کے مہینہ میں نکاح کرنا

پسندیدہ اور مسنون ہے۔

۴) نکاح کو مشہور کرنا سنّت ہے۔

۵) حسبِ اِستطاعت مہر مقرر کرنا سنّت ہے۔

۶) شادِی کی پہلی رات جب بیوی سے تنہائی ہو تو بیوی کی پیشانی پکڑ کر یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۤ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی اور اس کی عادات واخلاق کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر اور اس کے اخلاق وعادات کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

۷) جب بیوی سے صحبت کا اِرادہ کرے تو یہ دُعا پڑھ لے، پھر اگر اولاد ہو گی تو اس پر شیطان مسلط نہیں ہو سکتا اور اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ دُعا یہ ہے:

بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا

ترجمہ: میں اللہ کا نام لے کر یہ کام کرتا ہوں۔ اے اللہ! ہم کو شیطان سے بچا اور جو اولاد تو ہم کو دے، اس کو بھی شیطان سے دُور رکھ۔

اس دُعا کو پڑھ لینے سے جو اولاد ہو گی اس کو شیطان کبھی ضرر نہ پہنچا سکے گا۔

ولیمہ

شبِ عروسی گزارنے کے بعد، اپنے عزیزوں، دوستوں، رِشتہ داروں اور مساکین کو ولیمہ کا کھانا کھلانا سنّت ہے۔ ولیمہ کے لیے ضروری نہیں ہے کہ بڑے پیمانے پر کھانا تیار کر کے کھلائے، تھوڑا کھانا حسبِ اِستطاعت تیار کر کے دوستوں، عزیزوں وغیرہ کو تھوڑا تھوڑا کھلانا بھی ادائیگی سنّت کے لیے کافی ہے۔ بہت ہی بُرا ولیمہ وہ ہے کہ مال دار و دُنیادار لوگوں کو تو بلایا جائے مگر غریب، مسکین، محتاج اور دِین دار لوگوں کو دُھتکار دِیا جائے۔

شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُدْعٰى لَهَا الْاَغْنِيَآءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَآءُ

ایسے بُرے ولیمہ سے بچنا چاہیے۔ ولیمہ میں ادائیگیِ سنّت کی نیت رکھو۔ دِین دار غریب اور محتاج لوگوں کو بلاؤ، امیروں میں سے بھی جس کو دِل چاہے بلاؤ مگر غریبوں کو دھکے نہ دو۔ جو ولیمہ نام وَری اور دِکھاوے کے لیے یا لوگوں کی تعریف کے لیے کیا جائے، اس کا کوئی ثواب نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور غصہ کا اندیشہ ہے۔

سبق نمبر 22

بچہ ہونے کے وقت کی سنتیں

۱) جب بچہ پیدا ہو تو اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں تکبیر کہنا۔

۲) جب بچہ سات روز کا ہو جائے تو اس کا اچھا سا نام رکھنا۔

۳) ساتویں روز عقیقہ کرنا۔ اگر ساتویں روز عقیقہ نہ کر سکے تو چودھویں روز ورنہ اکیسویں روز کر دے۔

۴) بچے کا سر مونڈ کر بالوں کے وزن کے برابر چاندی خیرات کرنا۔

۵) سر مونڈنے کے بعد بچے کے سر میں زعفران لگا دینا۔

۶) لڑکے کے عقیقہ میں دو بکرے یا دو بکری اور لڑکی کے عقیقہ کے لیے ایک بکرا یا بکری ذبح کرنا۔

۷)عقیقہ کا گوشت کچّا یا پکا کر تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

۸) عقیقہ کا گوشت دادا، دادی، نانا، نانی سب ہی کھا سکتے ہیں۔

۹) کسی بزرگ سے چھوہارا چبوا کر بچے کے منہ میں ڈالنا یا چٹانا اور دُعا کرانا۔

۱۰)جب بچہ سات برس کا ہو جائے تو اُسے نماز و دِیگر دِین کی باتیں سکھانا۔

۱۱) جب بچہ دس برس کا ہو جائے تو سختی سے ڈانٹ کر نماز پڑھوانا اور ضرورت پیش آئے تو سزا دینا تاکہ نماز کا عادی ہو جائے۔

تنبیہ: آج کل لاڈ پیار میں بچوں کو بگاڑا جا رہا ہے اور یوں کہہ کر اپنے آپ کو تسلی دے لیتے ہیں کہ بڑا ہو کر بچہ صحیح ہو جائے گا۔ یاد رکھنا چاہیے کہ اگر بنیاد ٹیڑھی ہو جائے تو اس پر تعمیر ہونے والی عمارت ٹیڑھی ہی ہوگی اِس لیے اِبتدا سے ہی اخلاقِ حسنہ سے اولاد کو مزیّن کرنا چاہیے ورنہ بعد میں پچھتاوا ہو گا۔

سبق نمبر 23

موت اور اس کے بعد کی سنتیں

۱) جب یہ معلوم ہونے لگے کہ موت کا وقت قریب ہے تو اس وقت جو لوگ وہاں موجود ہوں اس کا منہ قبلہ کی طرف پھیر دیں۔ اور کلمہ کی تلقین کریں یعنی کلمہ پڑھنے لگیں۔

۲) جب موت قریب معلوم ہو تو یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى

ترجمہ: اے اللہ! مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے اُوپر والے ساتھیوں میں پہنچا دے۔

۳) جب روح نکلنے کے آثار محسوس ہوں تو یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَکَرَاتِ الْمَوْتِ

ترجمہ: اے اللہ! موت کی سختیوں کے موقع پر میری مدد فرما۔

۴) جب موت واقع ہو جائے تو اہلِ تعلق یہ دُعا پڑھیں:

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ

وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا

ترجمہ: بے شک ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور ہم اللہ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

اے اللہ! مجھے میری مصیبت میں اجر دے اور اس کے عوض مجھے اس سے اچھا بدل عنایت فرما۔

۵) روح نکل جانے کے بعد میّت کی آنکھیں بند کرے۔

۶) جو شخص میّت کو تخت پر رکھنے کے لیے اُٹھائے یا جنازہ اُٹھائے تو بِسْمِ اللّٰہِ کہے۔

۷) میّت کو دفن کرنے میں جلدی کرنا سنّت ہے۔

۸) جب میّت کو قبر میں رکھے تو یہ دُعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۹) میّت کو قبر میں داہنی کروٹ پر اِس طرح لٹانا چاہیے کہ پورا سینہ کعبہ کی طرف ہو اور پشت کو قبر کی دیوار سے لگا دے۔ آج کل لوگ صرف منہ کعبہ کی طرف کر دیتے ہیں اور چت لٹاتے ہیں کہ سینہ آسمان کی طرف ہوتا ہے، یہ بالکل خلافِ سنّت ہے۔

۱۰) میّت کے رشتہ داروں یعنی گھر والوں کو کھانا دینا مسنون ہے۔ اس کھانے کو تمام برادری یا رشتہ داروں کو کھانا جائز نہیں۔ ناموری اور دِکھلاوے کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں، جو موجود ہو، دے دِیا جائے۔

۱۱) جب میّت کے دفن سے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فارغ ہوتے تو خود بھی اور دوسروں سے فرماتے کہ اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو اور ثابت قدم رہنے کی دُعا کرو کہ اللہ تعالیٰ اُسے منکر نکیر کے جواب میں ثابت قدم رکھے۔

۱۲) دفن کے بعد مردہ کے لیے قبلہ رُو ہو کر دُعا کرنا مسنون ہے۔ لیکن نمازِ جنازہ کے بعد دُعا کرنا جیسا کہ آج کل رِواج ہو گیا ہے، جائز نہیں۔

سبق نمبر 24

سونے کی سنتیں

۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اِن تمام چیزوں پر اِستراحت فرمانا

ثابت ہے:۱) بوریا۔ ۲) چٹائی ۔۳) کپڑے کا فرش۔ ۴) زمین۔
۵) تخت۔۶) چارپائی۔۷) چمڑا اور کھال

۲) باوضو سونا سنّت ہے۔

۳) جب اپنے بستر پر آئے تو اسے کپڑے کے گوشہ سے تین بار جھاڑے۔

۴) سونے سے پہلے بسم اللہ کہتے ہوئے درجِ ذیل اُمور انجام دے:

i) دروازہ بند کرے۔ ii) چراغ بجھادے۔ iii) مشکیزہ کا منہ باندھے۔iv) برتن ڈھانک دے۔

۵) عشاء کی نماز کے بعد قصہ کہانیوں کی ممانعت ہے۔ نماز پڑھ کر سو رہنا چاہیے البتہ وعظ و نصیحت کے لیے یا روزی، معاش کے لیے جاگنے کی اِجازت ہے۔

۶) سوتے وقت ہر آنکھ میں تین تین سلائی سُرمہ لگانا، عورت اور مرد دونوں کے لیے مسنون ہے۔جب سونے کا اِرادہ ہو تو قرآن شریف کی آیات اور سورتیں پڑھیں۔ مثلاً سورۂ فاتحہ ، آیۃ الکرسی، سورۂ ملک چاروں قل اور درود شریف۔ اگر زیادہ نہ پڑھ سکو تو ایک دو سورتیں ضرور پڑھ لو کہ یہ دُنیا اور آخرت کی بھلائی اور نیک بختی کی بنیاد ہے۔

۷) سونے سے پہلے تسبیحاتِ فاطمہ کا اہتمام کرے یعنی سبحان اللہ

۳۳ بار، الحمد للہ ۳۳ بار اور اللہ اکبر ۳۴ بار پڑھے۔

۸) سوتے وقت داہنی کروٹ پر قبلہ رُو سونا مسنون ہے۔ پٹ لیٹنا اس طرح سے کہ سینہ زمین کی طرف اور پیٹھ آسمان کی طرف ہو، منع ہے۔

سبق نمبر 25

۹) بستر پر لیٹ کر یہ دُعا پڑھے:

بِاسْمِكَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلَهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِیْنَ

۱۰) پھر یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی

۱۱) سونے سے پہلے تین بار یہ استغفار بھی پڑھے:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

۱۲) اگر خواب میں کوئی ڈراؤنی بات نظر آجائے اور آنکھ کھل جائے تو تین بار بائیں طرف تھتکار دو اور کروٹ بدل کر تین بار اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھ کر سو جاؤ۔

سبق نمبر 26

معاشرت کی چند سنتیں

۱) سلام کرنا مسلمانوں کے لیے بہت بڑی سنّت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بہت تاکید فرمائی ہے، اس سے آپس میں محبت بڑھتی ہے۔ ہر مسلمان کو سلام کرنا چاہیے خواہ اسے پہچانتا ہو یا نہ ہو۔ کیوں کہ سلام اِسلامی حق ہے، کسی کے جاننے اور شناسائی پر موقوف نہیں۔

۲) بخاری اور مسلم کی حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر بچوں پر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو سلام کیا، اس لیے بچوں کو بھی سلام کرنا سنّت ہے۔

۳) سلام کرنے کا سنّت طریقہ یہ ہے کہ زبان سے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہے، ہاتھ سے یا سر سے یا اُنگلی کے اِشارے سے سلام کرنا یا اس کا جواب دینا سنّت کے خلاف ہے۔ اگر دوری ہو تو زبان اور ہاتھ دونوں سے سلام کرے۔

۴) کسی مسلمان بھائی سے ملاقات ہو تو سلام کے بعد مصافحہ کرنا مسنون ہے۔ عورت، عورت سے مصافحہ کر سکتی ہے۔

۵) کسی مجلس میں جاؤ تو جہاں موقع ملے اور جگہ ملے بیٹھ جاؤ،

دوسروں کو اُٹھا کر خود بیٹھ جانا گناہ کی بات اور مکروہ ہے۔

۶) اگر کوئی شخص آپ سے ملنے آئے تو آپ اپنی جگہ سے ذرا سا کھسک جائیں، (چاہے مجلس میں گنجائش ہو) یہ بھی سنّت ہے اور اس میں اس آنے والے کا اِکرام ہے۔

۷) کہیں اگر صرف تین آدمی ہوں تو ایک کو چھوڑ کر کانا پھوسی (سرگوشی) کی اِجازت نہیں کہ خواہ مخواہ اس کا دِل شبہات کی وجہ سے رنجیدہ ہوگا اور مسلمان بھائی کو رنجیدہ کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

۸) کسی کے مکان پر جانا ہو تو اس سے اِجازت لے کر داخل ہونا چاہیے۔

۹) جب جمائی آوے تو سنّت ہے کہ اس کو روکنے کی مقدور بھر کوشش کرے۔ اور اگر منہ کوشش کے باوجود بند نہ رکھ سکے تو بائیں ہاتھ کی پشت کو منہ پر رکھ لے اور ''ہاہا'' کی آواز نہ نکالے کہ یہ حدیث شریف میں ممنوع ہے۔

۱۰) اگر کسی کا اچھا نام سنو تو اس سے اپنے مقصد کے لیے نیک فال سمجھنا سنّت ہے اور اس سے خوش ہونا بھی سنّت ہے۔ بدفالی لینے کو سخت منع فرمایا گیا ہے۔ جیسے راستہ چلتے کسی کو چھینک آگئی تو یہ سمجھنا کہ کام نہ ہوگا یا کوّا بولا، یا بندر نظر آگیا یا اُلّو بولا تو اِن سے آفت آنے کا گمان کرنا سخت نادانی اور بالکل بے اصل اور غلط اور

گمراہی کا عقیدہ ہے۔ اسی طرح کسی کو منحوس سمجھنا یا کسی دِن کو منحوس سمجھنا بہت بُرا ہے۔

سنّت پر عمل کرنے سے بندہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہو جاتا ہے، اِس لیے اہتمام سے اس پر عمل کرنا چاہیے۔

سبق نمبر 27

وساوس کے وقت کی سنّت

۱) کفر یا گناہ کے وسوسے کے وقت یہ پڑھنا سنّت ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھے اور اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ

سنّتِ تفکر

۱) دوسری سنّت یہ ہے کہ ذاتِ حق تعالیٰ میں غور نہ کریں بلکہ اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں غور کریں۔

كَمَا فِي الْحَدِيْثِ تَفَكَّرُوْا فِيْ خَلْقِ اللهِ وَلَا تَفَكَّرُوْا فِي اللهِ فَاِنَّكُمْ لَمْ تَقْدِرُوْا قَدْرَهٗ

۲) تفکر کا تعلق خلق سے ہے نہ کہ خالق سے۔

كَمَا قَالَ تَعَالٰى شَانُهٗ:

يَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

چند اہم تعلیماتِ دِینیہ

۱) جس نے کہنا مانا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اُس نے کہنا مانا اللہ تعالیٰ کا۔

۲)وہ شخص ہماری جماعت سے خارج ہے جو ہمارے کم عمر پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑی عمر والے کی عزت نہ کرے اور نیک کام کرنے کی نصیحت نہ کرے اور بُرے کام سے منع نہ کرے

۳) وہ شخص ملعون ہے جو کسی مسلمان بھائی کو مالی یا جانی نقصان پہنچائے یا فریب کرے۔

۴) دُنیا میں اِس طرح رہو جیسے مسافر رہتا ہے۔

۵)مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہے۔

۶) ماں باپ کو ستانے کا وبال دُنیا میں بھی آتا ہے۔

۷) غنیمت سمجھو پانچ چیزوں کے آنے سے پہلے:

۱) جوانی کو بڑھاپے سے پہلے۔ ۲) تندرستی کو بیماری سے پہلے

۳) مال داری کو فقر سے پہلے۔ ۴) فراغت کو مشغولی سے پہلے
۵) زِندگی کو موت سے پہلے

سبق نمبر 28

صلوٰۃِ اِستخارہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو (اہم) کاموں میں اِس طرح اِستخارہ تعلیم فرماتے تھے جس طرح قرآنِ پاک کی سورتوں کو یاد کراتے تھے اور فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی اہم کام کا اِرادہ کرے تو دو رکعت نفل پڑھے، پھر یہ دُعا پڑھے جو آگے آرہی ہے۔

اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اے انس! جب تم کو کوئی امر تردّد میں ڈال دے تو اپنے ربّ سے اِستخارہ کرو اور سات مرتبہ اِستخارہ کرو۔ پھر دِل میں جو بات غالب آجائے، اسی میں خیر سمجھو۔

فائدہ: کسی خواب کا نظر آنا یا کسی آواز کا سنائی دینا ضروری نہیں۔ اسی طرح دوسروں سے اِستخارہ کرانا ثابت نہیں، دوسروں سے مشورہ لینا سنّت ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے جو مشورہ سے کام

کرتا ہے، نادم نہیں ہوتا اور جو اِستخارہ کرکے کام کرتا ہے وہ نامراد نہیں ہوتا۔

نمازِ اِستخارہ پڑھنے کا موقع نہ ہو اور جلدی سے کسی اَمر میں اِستخارہ کرنا ہے تو صرف دُعائے اِستخارہ کافی ہے اور اگر یہ دُعا اِستخارہ کی یاد نہ ہو تو یہ مختصر سی دُعا کرلے: اَللّٰهُمَّ خِرْلِيْ وَاخْتَرْلِيْ

دُعائے اِستخارہ

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فِضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ (اس جگہ اپنے مطلب کا خیال کرے) خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاقْدِرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ (اس جگہ اپنے مطلب کا خیال کرے) شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے خیر طلب کرتا ہوں آپ کے علم کے واسطے سے اور قدرت طلب کرتا ہوں آپ کی قدرت کی مدد سے اور آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کے فضل کا۔ پس بے شک آپ قدرت رکھنے والے ہیں اور میں عاجز اور کمزور ہوں اور آپ جانتے ہیں، میں نہیں جانتا اور آپ پوشیدہ باتوں کو بخوبی جاننے والے ہیں۔ اے اللہ! اگر یہ کام جو آپ کے علم میں ہے میرے لیے میرے دِین، معاش اور آخرت کے لیے خیر ہے تو اس کو میرے لیے مقدر فرمادیجیے اور آسان فرمادیجیے اور پھر اس میں میرے لیے برکت ڈال دیجیے اور اگر آپ کے علم میں اس کے اندر شر ہے میرے دِین اور معاش اور آخرت کے لیے تو اس کو مجھ سے دور کردیجیے اور مجھ کو اس سے دور کردیجیے اور جہاں خیر ہو اس کو میرے لیے مقدر کردیجیے اور مجھ کو اس پر راضی کردیجیے۔

اس دُعا کے بعد جو دِل میں خیال غالب ہو جائے، اسی میں خیر سمجھے۔

سبق نمبر 29

صلوٰۃِ حاجت

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا کہ جس کو

اللہ تعالیٰ سے کوئی ضرورت پیش آئے یا کسی بندے سے کوئی حاجت ہو تو وہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے، پھر دو رکعت نماز ادا کرے، پھر حق تعالیٰ کی ثناء کرے اور دُرود شریف پڑھے، پھر یہ دُعا پڑھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَّاتَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَآاَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے جو حلیم و کریم ہیں (اَلْحَلِيْمُ الَّذِيْ لَايُعَجِّلُ بِالْعُقُوْبَةِ، اَلْكَرِيْمُ الَّذِيْ يُعْطِيْ بِدُوْنِ اِسْتِحْقَاقٍ وَّمِنَّةٍ) حلیم ہے وہ ذات جو سزا دینے میں جلدی نہ کرے اور کریم وہ ذات ہے جو بدونِ اِستحقاق اور قابلیت عطا کرے) پاک ہے اللہ جو عرشِ اعظم کا ربّ ہے، ہر قسم کی تعریف اللہ ربّ العالمین کے لیے خاص ہے۔ اے اللہ! میں

سوال کرتا ہوں آپ کی رحمت کے موجبات کا اور آپ کی مغفرت کے اِرادوں کا اور ہر نیکی کے مالِ غنیمت کا اور ہر بُرائی سے سلامتی کا ہمارے کسی گناہ کو نہ چھوڑیے، مگر بخش دِیجیے اور نہ ہمارا کوئی غم باقی رکھیے مگر اُس کو دور فرما دِیجیے اور ہماری ہر حاجت کو جس سے آپ راضی ہوں، اس کو پوری کر دِیجیے، اے ارحم الراحمین!

ہر دُعا کے قبل اور بعد دُرود شریف پڑھ لینا دُعا کی قبولیت کا نہایت قوی ذریعہ ہے۔

علّامہ ردالمحتار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ علّامہ ابو اسحاق الشاطبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

اَلصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُجَابَۃٌ عَلَی الْقَطْعِ

یعنی دُرود شریف کو حق تعالیٰ شانہٗ قبول فرمالیتے ہیں۔ اور کریم سے بعید ہے کہ بعض دُعا کو قبول کرے اور بعض کو رد کر دے۔

فَاِنَّ الْکَرِیْمَ لَا یَسْتَجِیْبُ بَعْضَ الدُّعَآءِ وَیَرُدُّ بَعْضَہٗ

اور علّامہ ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ دُعا سے قبل اور بعد دُرود شریف پڑھنے والی دُعا قبول ہو جاتی ہے

کیوں کہ حق تعالیٰ صرف آگے اور پیچھے کی دُعاؤں کو قبول فرمالیں اور درمیان کی دُعا کورد کر دیں، یہ اُن کے کرم سے بعید ہے۔

فَاِنَّ اللهَ يَقْبَلُ الصَّلٰوتَيْنِ وَهُوَ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ يَّدَعَ مَا بَيْنَهُمَا

احقر عرض کرتا ہے کہ جب بھی کوئی پریشانی دُنیا یا آخرت کی آئے، جسمانی مصیبت ہو یا روحانی مصیبت یعنی مصیبت کے تقاضے پریشان کریں، دو رکعت نمازِ حاجت پڑھ کر مذکورہ دُعا پڑھ کر بار بار ہر روز دِل سے دُعا کرے، غیب سے اسبابِ فلاح پیدا ہوں گے۔ جس کا دِل چاہے اپنے ربّ سے نصرت اور کرم کا اِنعام حاصل کرے۔

سبق نمبر 30

بعض عادات وخصائل نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور متفرق سنتیں

۱)سنّت: جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چلتے تھے تو لوگوں کو آگے سے ہٹایا نہیں جاتا تھا۔

۲) سنّت: آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جائز کام کو منع نہیں فرماتے تھے۔ اگر کوئی سوال کرتا اور اس کو پورا کرنے کا اِرادہ ہوتا

توہاں کہہ دیتے ورنہ خاموش ہو جاتے۔

۳)سنّت: آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا چہرہ کسی سے نہ پھیرتے جب تک وہ نہ پھیرتا اور اگر کوئی چپکے سے بات کہنا چاہتا تو آپ کان اُس کی طرف کر دیتے اور جب تک وہ فارغ نہیں ہوتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کان نہیں ہٹاتے تھے۔

۴)سنّت: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو رخصت فرماتے تو یہ دُعا فرماتے:

اَسْتَوْدِعُ اللهَ دِيْنَكُمْ وَاَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيْمَ اَعْمَالِكُمْ

۵)سنّت: جب آں نحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوئی پسندیدہ چیز دیکھتے تو فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ

اور جب ناگواری کی حالت پیش آتی تو فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ

۶) سنّت: جب کوئی ملتا تو پہلے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سلام کرتے تھے۔

۷) سنّت: جب کسی چیز کو کروٹ کی طرف دیکھتے تو پورا چہرہ پھیر

کر دیکھتے، متکبروں کی طرح کن انکھیوں سے نہ دیکھتے۔

۸) سنّت: نگاہ نیچی رکھتے تھے۔ غایت حیاء کی وجہ سے نگاہ بھر کر نہ دیکھتے تھے۔

۹) سنّت: برتاؤ میں سختی نہ فرماتے نرمی کو پسند فرماتے۔ آپ اِنتہائی نرم مزاج حلیم الطبع اور رحم دِل تھے۔

۱۰)سنّت: حضور صلی اللہ علیہ وسلم چلتے وقت پاؤں اُٹھاتے تو قدم قوّت سے اُٹھتا تھا اور قدم اِس طرح رکھتے تھے کہ ذرا آگے کو جھک جاتے، تواضع کے ساتھ قدم بڑھا کر چلتے گویا کسی بلندی سے پستی میں اُتر رہے ہوں۔

۱۱) سنّت: سب میں ملے جلے رہتے تھے (یعنی شان بنا کر نہ رہتے تھے) بلکہ کبھی کبھی مزاح بھی فرمالیتے تھے۔

۱۲) سنّت: اگر کوئی غریب آتا یا کوئی بڑھیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرنا چاہتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سڑک کے ایک کنارے پر سننے کے لیے بیٹھ جاتے۔

۱۳)سنّت: نماز میں قرآنِ مجید کی تلاوت فرماتے تو سینۂ مبارک سے ہانڈی کھولنے کی سی صدا آتی۔ خوفِ خدا کی وجہ سے یہ حالت ہوتی تھی۔

۱۴) سنّت: گھر والوں کا بہت خیال رکھتے کہ کسی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تکلیف نہ پہنچے، اسی لیے رات کو باہر جانا ہوتا تو آہستہ سے اُٹھتے، آہستہ سے جوتا پہنتے، آہستہ سے کواڑ کھولتے، آہستہ سے باہر تشریف لے جاتے۔ اسی طرح گھر میں تشریف لاتے تو آہستہ سے آتے تاکہ سونے والوں کو تکلیف نہ ہو اور کسی کی نیند خراب نہ ہو جائے۔

۱۵) سنّت: جب چلتے تو نگاہ نیچی زمین کی طرف رکھتے، مجمع کے ساتھ چلتے تو سب سے پیچھے ہوتے اور کوئی سامنے سے آتا تو سب سے پہلے سلام آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کرتے ۔

۱۶) سنّت: کسی قوم کا آبرودار آدمی ہو تو اس کے ساتھ عزت سے پیش آنا۔

۱۷) سنّت: اپنے اوقات میں سے کچھ وقت اللہ کی عبادت کے لیے، کچھ گھر والوں کے حقوق ادا کرنے کے لیے، جیسے ان سے ہنسنا بولنا اور ایک حصہ اپنے بدن کی راحت کے لیے نکالنا۔

۱۸) سنّت: سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود شریف پڑھتے رہنا۔

۱۹) سنّت: پڑوسی کے ساتھ احسان کرنا، بڑوں کی عزّت کرنا اور چھوٹوں پر رحم کرنا۔

۲۰) سنّت: کوئی رشتہ دار بدسلوکی کرے تو اس کے ساتھ حسنِ

سلوک سے پیش آنا۔

۲۱) سنّت: جو لوگ دُنیا کے اعتبار سے کمزور ہیں، اُن کا خیال رکھنا۔

۲۲) سنّت: دائیں یا بائیں جانب تکیہ لگانا۔

۲۳)سنّت: بیوی کا دِل خوش کرنے کے لیے اس سے مزاح کرنا اور ہنسی کی بات کرنا بھی سنّت ہے۔

۲۴) سنّت: بعد نمازِ فجر اشراق تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں مربّع (آلتی پالتی) بیٹھتے تھے نیز اپنے اصحاب میں بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مربّع بیٹھتے تھے۔

البتہ چھوٹوں کو بڑوں کے سامنے دوزانو بیٹھنا اَقْرَبُ اِلَی التَّوَاضُعْ لکھا ہے۔

۲۵) سنّت: اپنے مسلمان بھائی سے کشادہ چہرے سے ملنا۔

۲۶) سنّت: سواری پر اس کے مالک کو آگے بیٹھنے کے لیے کہنا اور اس کی صریح اِجازت کے بغیر آگے نہ بیٹھنا سنّت ہے۔

اَنْتَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَآبَّتِكَ ...الخ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

وَتُبْ عَلَيْنَآ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

قرآن و حدیث کے انمول خزانے

اور

ایمان پر خاتمہ کے لیے سات مدلل نسخے

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حصۂ پنجم

اس رسالہ میں معمولات یومیہ اور مسنون دعاؤں کا خزانہ موجود ہے۔ اس کو اپنے معمولات میں شامل رکھیں۔

قرآن و حدیث کے انمول خزانے

اور

ایمان پر خاتمہ کے لیے سات مدلل نسخے

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ

حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حسب ہدایت وارشاد

حلیم الامت حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم

قرآن وحدیث کے انمول خزانے

خزائنِ قرآن

خزانہ نمبر ۱

مخلوق کے ہر شر سے حفاظت کا عمل

ترجمۂ حدیث: حضرت عبد اللہ ابن خبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک رات جبکہ بارش ہو رہی تھی اور سخت اندھیرا تھا، ہم رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کو تلاش کرتے ہوئے نکلے۔ پس ہم نے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کو پالیا۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا: ''کہہ''۔ میں نے عرض کیا: ''کیا کہوں؟ ''فرمایا:''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ صبح وشام تین تین مرتبہ پڑھ لیا کر، یہ تجھے ہر چیز کے لیے کافی ہو جائے گی۔'' (مشکوٰۃ: صفحہ ۱۸۸)

ف: مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ ''مرقاۃ'' جلد ۴، صفحہ ۳۷۰ پر لکھتے ہیں کہ علامہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ کی تشریح میں اَیْ تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ اَوْمِنْ كُلِّ وِرْدٍ یعنی یہ تینوں سورتیں ہر شر سے حفاظت کے لیے کافی ہیں، یا ان کا پڑھنے

والا اگر کوئی اور وظیفہ نہ پڑھ سکے تو ان کا ورد ہی اسے بے نیاز کردے گا اور ہر شر سے محفوظ رہے گا۔

آج مسلمان پریشان ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ جن اور آسیب نے پریشان کرر کھا ہے، کوئی کہتا ہے کہ کسی دُشمن نے جادو یا کالا عمل کرا دیا ہے، کاروبار پر بندش لگوادی ہے، گاہک نہیں آتے۔ ہر کسی کو ہر روز ایک نئی بلا اور مصیبت کا سامنا ہے۔ اگر ہم اس وظیفہ کو روزانہ پڑھ لیں جس میں دو تین منٹ بھی نہیں لگتے تو ہر بلا اور مصیبت سے ان شاء اللہ محفوظ رہیں گے۔

خزانہ نمبر ۲

سورۃ حشر کی آخری تین آیات

ترجمۂ حدیث: حضرت معقل ابن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح و تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھے۔ پھر سورۂ حشر کی آخری تین آیات ایک بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس پر ستّر ہزار فرشتے مقرر کردیتے ہیں جو شام تک اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں اور اگر اس دن اسے موت آگئی تو شہید مرے گا اور جو شام کو پڑھے تو اس کو بھی یہی درجہ حاصل ہو گا یعنی ستّر ہزار

فرشتے صبح تک اس کے لیے استغفار کرتے رہیں گے اور اگر اس رات میں مر گیا تو شہید مرے گا۔ (مشکوٰۃ: صفحہ ۱۸۸)

سورۃ حشر کی آخری تین آیات یہ ہیں: پہلے ”اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ“ تین مرتبہ پڑھے، پھر یہ آیات ایک مرتبہ پڑھے:

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۴﴾

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں روزانہ صبح ستر ہزار فرشتوں کو اپنے لیے استغفار مانگنے کی ڈیوٹی پر لگا کر پھر ناشتہ کرتا ہوں۔

مذکورہ بالا اسماء حسنیٰ کے معانی از بیان القرآن

عَالِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ: وہ جاننے والا ہے پوشیدہ چیزوں کا اور ظاہری چیزوں کا۔

اَلْمَلِكُ: یعنی صاحب ملک

اَلْقُدُّوْسُ: جس کا ماضی عیب سے پاک ہو۔

اَلسَّلَامُ: جس کے مستقبل میں عیب لگنے کا احتمال نہ ہو۔

کذا فی الکبیر اور علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے روح المعانی میں لکھا ہے کہ اَلسَّلَامُ هُوَ الَّذِیْ یُسَلِّمُ اَوْ لِیَائَهٗ مِنْ كُلِّ آفَةٍ فَیَسْلَمُوْنَ مِنْ كُلِّ مُخَوِّفٍ۔ اَلسَّلَامُ وہ ذات ہے جو خود بھی سلامت رہے اور اپنے دوستوں کو بھی سلامت رکھے ہر آفت سے۔ پس اس کے اولیاء سلامت رہتے ہیں ہر دھمکی دینے والے سے۔

اَلْمُؤْمِنُ: کے معنیٰ ہیں امن دینے والا ہر بلا سے نگہبانی کرنے والا۔ یعنی کوئی آفت نہیں آنے دیتا۔

اَلْمُهَيْمِنُ: اور آئی ہوئی کو بھی دور کر دیتا ہے۔

اَلْعَزِیْزُ: یعنی زبردست طاقت والا

اَلْجَبَّارُ: هُوَالَّذِیْ یُصْلِحُ اَحْوَالَ خَلْقِهٖ بِقُدْرَتِهِ الْقَاهِرَةِ۔ یعنی جبار وہ ذات ہے جو اپنے بندوں کے بگڑے ہوئے احوال کو اپنی قدرتِ غالبہ سے درست فرماوے۔

اَلْمُتَكَبِّرُ: یعنی بڑی عظمت والا ہے۔

اَلْخَالِقُ: پیدا کرنے والا یعنی معدوم سے موجود کرنے والا۔

اَلْبَارِئُ: تناسب اعضاء سے پیدا کرنے والا۔ یعنی ٹھیک ٹھیک بنانے والا حکمت کے موافق۔

اَلْمُصَوِّرُ: صورت بنانے والا۔ اپنی مخلوق میں اختلافِ صورت سے فرق کرنے والا۔

خزانہ نمبر ۳

حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ (سات مرتبہ)

ترجمہ: میرے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے جس کے سوا کوئی معبود ہونے کے لائق نہیں، اُس پر میں نے بھروسہ کرلیا اور وہ عرشِ عظیم کا مالک ہے۔

ترجمۂ حدیث: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کہ جو شخص صبح وشام سات مرتبہ "حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَ ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ" پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اُس کے دُنیا و آخرت کے ہر غم کے لیے کافی ہو جائیں گے۔ (روح المعانی: صفحہ ۵۳، پارہ ۱۱)

علمی لطیفہ

اس چھوٹی سی آیت کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت کے ھموم کے لیے کیوں کافی ہو جاتے ہیں؟ فرماتے ہیں:

وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔ وہ رب ہے عرشِ عظیم کا اور عرشِ عظیم مرکز نظامِ کائنات ہے جہاں سے دونوں جہان کے فیصلے صادر ہوتے ہیں۔ پس جب بندہ نے اپنا رابطہ ربِ عرشِ عظیم سے قائم کرلیا تو مرکز نظامِ کائنات کے رب کی پناہ میں آگیا۔ پھر غموم و ہموم کہاں باقی رہ سکتے ہیں۔

كما قال العارف الهندى خواجہ عزیز الحسن مجذوب رحمۃ اللہ علیہ۔

جو تو میرا تو سب میرا فلک میرا زمیں میری
اگر اِک تو نہیں میرا تو کوئی شے نہیں میری

اور ابن نجار نے اپنی تاریخ میں حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جو شخص صبح کو سات مرتبہ حَسْبِيَ اللهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الخ تک پڑھ لے گا نہیں پہنچے گی اس کو اس دن اور اس رات میں کوئی بے چینی اور نہ کوئی مصیبت اور نہ وہ ڈوبے گا۔ (روح المعانی: پارہ ۱۱، صفحہ ۵۳)

عجیب واقعہ

حضرت محمد ابنِ کعب سے روایت ہے کہ ایک سَرِیّہ رُوم کی طرف روانہ ہوا۔ ان میں سے ایک شخص گر گیا اور اس کی ران کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ پس صحابہ رضی اللہ عنہم اس بات پر قادر نہ ہوسکے کہ اس کو اُٹھا کر لے جائیں۔ انہوں نے اس کا گھوڑا اس کے پاس باندھا اور کچھ کھانے پینے کی چیزیں اور سامان بھی پاس رکھ دیا اور آگے بڑھ گئے۔ ایک مردِ غیبی آیا اور پوچھا تمہیں کیا ہوگیا ہے۔ کہا کہ میری ران کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے اور میرے ساتھیوں نے مجھے چھوڑ دیا ہے۔ اس مردِ غیبی نے کہا کہ اپنا ہاتھ وہاں رکھو جہاں تکلیف محسوس کر رہے ہو اور پڑھو فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ۔ الخ پس اُنہوں نے اپنا ہاتھ وہاں رکھا اور یہ آیت پڑھی اور صحت یاب ہوگئے اور اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے ساتھیوں سے جا ملے۔ (روح المعانی، پارہ ۱۱، صفحہ ۵۴)

معمول علامہ آلوسی

علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت حَسْبِیَ اللّٰہ الخ اس فقیر کے معمولات سے ہے برسوں سے۔ اس نعمت

پر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ اس آیت کی برکت سے ہم کو خیر کی توفیق بخشیں اور حق تعالیٰ شانہٗ خیر الموفقین ہیں۔

ف: اس ورد کے بعد دعا کرلے کہ اے اللہ تعالیٰ! بہ برکت بشارتِ پیغمبر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اس آیت کریمہ کے ورد کے وسیلہ سے ہماری دنیا اور آخرت کی تمام فکروں کے لیے آپ کافی ہوجایئے۔

خزائنِ احادیث

خزانہ نمبر ا

ایسی جامع دعا جس میں ۲۳ سالہ ادعیۂ رسول اللہ موجود ہیں

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

(ترمذی حدیث نمبر ۳۵۲۱، جلد: ۴، صفحہ: ۳۷۶) بیروت

ترجمۂ حدیث: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بہت کثرت سے دعائیں مانگیں لیکن ہم چند لوگوں کو ان میں سے کچھ بھی یاد نہ رہیں۔ ہم نے

عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے بہت دعائیں مانگیں لیکن ہم کو ان میں سے کچھ بھی یاد نہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تم سب کو ایسی دعا نہ بتادوں جو ان سب دعاؤں کی جامع ہو۔ تم یوں کہا کرو کہ اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اس تمام خیر کا جس کا سوال کیا آپ سے آپ کے نبی محمد ﷺ نے اور میں آپ سے پناہ چاہتا ہوں اس تمام شر سے جس سے پناہ چاہی آپ کے نبی ﷺ نے اور استعانت کے قابل صرف آپ ہی کی ذات ہے اور ہماری فریاد کو پہنچنا آپ پر احساناً واجب ہے۔ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ اور نہیں ہے گناہوں سے بچنے کی طاقت مگر اللہ کی حفاظت سے اور نہیں ہے نیکی کی قوت مگر اللہ کی مدد سے۔

خزانہ نمبر ۲

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

ترجمۂ حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کثرت سے پڑھا کرو کہ یہ جنت کے خزانے سے ہے۔ اور حضرت مکحول رحمہ اللہ جو جلیل القدر تابع ہیں، سوڈان کے رہنے والے تھے اور شام میں مفتی تھے۔ موقوفاً روایت کرتے ہیں کہ جس نے

پڑھا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ لَا مَنْجَا مِنَ اللّٰہِ اِلَّآ اِلَیْہِ۔ اللہ تعالیٰ اس سے ستر تکلیفوں کو دور کر دیں گے جن میں سب سے ادنیٰ فقر ہے۔

لا منجأ ای لا مھرب ولا مخلص یعنی کوئی جائے فرار اور جائے پناہ نہیں ہے۔ مِنَ اللّٰہِ، اللہ کے غضب اور عذاب سے الا الیہ اَیْ بِالرُّجُوْعِ اِلٰی رِضَائِہٖ وَرَحْمَتِہٖ، سوائے اس کی رحمت ورضا کی طرف رجوع کرنے کے۔(مرقاۃ، جلد۵، صفحہ ۱۲۱)

مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مرقاۃ جلد ۵ صفحہ ۱۲۱ پر لکھا ہے کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ کے ساتھ لَا مَنْجَأَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ بھی ثابت ہے۔نسائی کی مرفوع حدیث ہے۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ کے چار فوائد

ف ۱): یہ کلمہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ عرش کے نیچے جنت کا خزانہ ہے اور جنت کی چھت عرشِ الٰہی ہے۔ اس کے پڑھنے سے اعمال صالحہ کے اختیار کرنے کی اور گناہوں سے بچنے کی توفیق ہونے لگتی ہے۔ اس معنیٰ میں یہ جنت کا خزانہ ہے۔

ف ۲): رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ننانوے (دنیوی و اُخروی) بیماریوں کی دوا ہے جن میں سب سے ادنیٰ

بیماری غم ہے (چاہے دنیا کا ہو یا آخرت کا) (مرقاۃ جلد ۵، صفحہ ۱۲۱)

ف ۳): جب بندہ اس کلمہ کو پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ عرش پر فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ میرا بندہ فرمانبردار ہو گیا اور سرکشی چھوڑ دی۔

ترجمۂ حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ کیا میں تجھے ایسا کلمہ نہ بتادوں جو عرش کے نیچے جنت کا خزانہ ہے۔ وہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ہے جب بندہ اس کو پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ملائکہ سے فرماتے ہیں) اَسْلَمَ عَبْدِیْ میرا بندہ فرمانبردار ہو گیا اور سرکشی کو چھوڑ دیا۔ وَاَسْتَسْلَمَ میرے بندہ نے دونوں جہاں کے تمام غموں کو میرے سپرد کر دیا۔ (کذا فی المرقاۃ، جلد: ۵، صفحہ: ۱۲۱-۱۲۲)

یہ نعمت کیا کم ہے کہ بندہ زمین پر یہ کلمہ پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ عرش پر فرشتوں کے مجمع میں اس کا ذکر فرماتے ہیں۔

ف ۴): پیغامِ حضرت ابراہیم علیہ السلام بنامِ حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم خیر الانام۔ یہ کلمہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا پیغام اور وصیت ہے جو آپ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے شب معراج میں ارشاد فرمایا تھا:

ترجمۂ حدیث: شب معراج میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا گزر حضرت ابراہیم

علیہ السلام پر ہوا، آپ نے فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اپنی اُمت کو حکم فرماویں کہ وہ جنت کے باغوں کو بڑھالیں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ سے۔(مرقاۃ، جلد ۵، صفحہ ۱۱۱)

اس کے پڑھنے سے وصیت ابراہیمی پر عمل کی سعادت بھی نصیب ہو گی اور اس کی برکت سے جنت کے باغوں میں بھی اضافہ ہو گا۔

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ کا مفہوم الفاظِ نبوت کی تشریح الفاظِ نبوت سے

ترجمۂ حدیث: حضرت عبد اللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر تھا میں نے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ پڑھا۔ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے دریافت فرمایا جانتے ہو اس کی کیا تفسیر ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: لَاحَوْلَ عَنْ مَعْصِيَةِ اللهِ اِلَّا بِعِصْمَةِ اللهِ نہیں ہے طاقت گناہوں سے بچنے کی لیکن اللہ کی حفاظت سے۔ وَلَا قُوَّةَ عَلٰى طَاعَةِ اللهِ اِلَّا بِعَوْنِ اللهِ اور نہیں ہے قوت اللہ کی طاعت کی مگر اللہ کی مدد سے۔

اس حدیث کی خصوصیت یہ ہے کہ الفاظِ نبوت کی تشریح الفاظِ نبوت سے ہوئی ہے۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ کے

الفاظ بھی سرکاری اور اس کی شرح بھی سرکاری کہ خود حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نے فرمائی اور ماتفسیر ہا سے معلوم ہوا کہ حدیث کی شرح کو تفسیر سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔

احقر محمد اختر عرض کرتا ہے کہ لَاحَوۡلَ الخ کا مفہوم اور حاصل اس آیت سے ربط اور تعلق رکھتا ہے بلکہ اس آیت سے مقتبس معلوم ہوتا ہے۔

اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَۃٌۢ بِالسُّوۡٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیۡ

حضرت آلوسی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر روح المعانی میں فرماتے ہیں کہ یہ ماظرفیہ زمانیہ مصدریہ ہے اور اس کی تفسیر اس طرح فرمائی نفس کثیر الامر بالسوء ہے:

اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیۡ اَیۡ فِیۡ وَقۡتِ رَحۡمَۃِ رَبِّیۡ وَعَصۡمَتِہٖ

یعنی نفس بُرائی سے اسی وقت تک محفوظ رہ سکتا ہے جب تک وہ سایۂ رحمتِ حق اور سایۂ حفاظت حق میں رہے گا۔

مایوس نہ ہوں اہلِ زمیں اپنی خطا سے
تقدیر بدل جاتی ہے مضطر کی دعا سے

(حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم)

خزانہ نمبر ۳

دوامِ عافیت وبقائے نعمت کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَفُجَائَۃِ نِقْمَتِکَ وَجَمِیْعِ سَخَطِکَ

ترجمۂ حدیث: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا اے اللہ! میں آپ سے پناہ چاہتا ہوں نعمت کے زوال اور عافیت کے چھن جانے سے اور اچانک مصیبت کے آجانے سے اور آپ کی ہر ناراضگی سے۔ (رواہ مسلم، مشکوٰۃ، صفحہ: ۲۱۷)

زوال اور تحول کا فرق

زوال کہتے ہیں کسی شے کے باقی نہ رہنے کو بغیر بدل کے۔ جیسے کسی کا مال گم ہو جائے مگر اس کے ساتھ دوسری بلا و مصیبت نہ آئے تو اس کو نعمتِ مال کا زوال کہیں گے۔ اور تحوّل کہتے ہیں کہ نعمت بھی زائل ہو جائے اور ساتھ میں کوئی مصیبت و بلا بھی لگ جائے۔ حدیث پاک میں دونوں سے پناہ مانگی گئی ہے۔ مرقاۃ میں اس شرح اس طرح ہے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ (بدون بدلٍ) وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ (مرقاۃ، جلد:۵، صفحہ: ۲۲۶)

خزانہ نمبر ۴

ادائے قرض اور رنج و غم سے نجات دلانے والی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ

ترجمہ: اے اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں ہمّ سے اور حزن (رنج و غم) سے اور پناہ چاہتا ہوں عجز اور کسل سے اور پناہ چاہتا ہوں بخل اور بزدلی سے اور پناہ چاہتا ہوں کثرتِ قرض سے اور لوگوں کے غلبہ پالینے سے۔

ترجمۂ حدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! مجھے گھیر لیا ہے غموں نے اور قرضوں نے یعنی کثرتِ قرض کی وجہ سے اور ادائیگی کی فکر سے پریشان ہوں۔'' حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ''کیا میں تجھے ایسی دعا نہ بتادوں کہ جس کے پڑھنے سے اللہ تیرے غموں کو دور کردے اور تیرے قرض کو ادا کرادے۔'' عرض کیا کہ کیوں نہیں یعنی ضرور بتایئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ صبح وشام یوں دعا مانگا کرو (جو مع ترجمہ کے اوپر گزر چکی ہے۔)

ہمّ اور حُزن کے معنیٰ

"ہمّ" اس غم کو کہتے ہیں جو انسان کو پگھلا دے، پس وہ حزن سے اشد ہے اور حزن اتنا اشد نہیں ہوتا۔ (مرقاۃ: جلد ۵، صفحہ ۲۱۷)

عجز اور کَسَل کے معنیٰ

عبادت پر قدرت نہ ہونا عجز ہے اور استطاعت کے باوجود عبادت میں سستی و گرانی ہونا یہ کَسَل کہلاتا ہے۔ (مرقاۃ) حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے عجز اور کسل دونوں سے پناہ مانگی ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس شخص نے کہا کہ میں نے اس پر عمل کیا یعنی صبح و شام یہ دعا مانگنی شروع کر دی، پس اللہ تعالیٰ نے میرے غم کو دور کر دیا اور میرے قرض کو ادا کر دیا۔

خزانہ نمبر ۵

دُعا برائے حفاظتِ دین و جان و اولاد اور اہل و عیال و مال

بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى دِيْنِيْ وَنَفْسِيْ وَوَلَدِيْ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ

ترجمہ: اللہ کے نام کی برکت ہو میرے دین اور جان پر میری اولاد اور اہل و عیال اور مال پر۔ (کنز العمال: جلد ۲، صفحہ ۶۳۶)

خزانہ نمبر ۶

شرکِ خفی سے نجات دلانے والی دُعا

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ”شرک میری اُمّت میں کالے پتھر پر چیونٹی کی رفتار سے زیادہ پوشیدہ ہے۔“ (کنزالعمال: جلد ۲، صفحہ ۸۱۶)

شرک بہت زیادہ مخفی ہوتا ہے کیوں کہ وہ اندھیری رات میں کالے پتھر پر کالی چیونٹی کی رفتار سے بھی زیادہ خفیف ہے یعنی جس طرح اندھیری رات میں کالے پتھر پر کالی چیونٹی چلتی ہوئی نظر نہیں آئے گی، اس سے زیادہ خفیہ طریقہ سے شرک قلب میں داخل ہو جاتا ہے اور اس سے بہت کم بچ پاتے ہیں اقویا یعنی خواص اُمت بھی، پس ضعیف الایمان لوگوں کا کیا حال ہوگا۔ (مرقاۃ: جلد ۱۰، صفحہ ۷۰)

یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ گھبرا گئے اور عرض کیا:

فَكَيْفَ النَّجَاةُ وَالْمَخْرَجُ مِنْ ذَالِكَ

اس سے نجات اور نکلنے کا کیا طریقہ ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”کیا میں تجھے ایسی دعا نہ بتلادوں کہ جب تو اسے پڑھ لے تو

قلیل شرک سے اور کثیر شرک سے اور چھوٹے شرک اور بڑے شرک سے نجات پا جائے۔“

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: ”ضرور بتایئے اے اللہ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم!“ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ یوں دعا مانگا کرو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِكَ اَنۡ اُشۡرِكَ بِكَ وَاَنَا اَعۡلَمُ وَاَسۡتَغۡفِرُكَ لِمَا لَا اَعۡلَمُ۔ (تین بار)

ترجمۂ دعا: ”اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ تیرے ساتھ شریک کروں اور اس کو میں جانتا ہوں اور تجھ سے معافی چاہتا ہوں، اس کی کہ میں نہ جانتا ہوں۔“ (کنز العمال: جلد ۲، صفحہ ۸۱٦)

ف: اس دُعا کو معمول بنانے والوں کے لیے شرک سے نجات کی ضمانت ہے اور اخلاص کی دولت سے مالا مال ہونے کی بشارت ہے۔

خزانہ نمبر ۷

آسمانی اور زمینی تمام بلاؤں سے حفاظت کی دعا

بِاسۡمِ اللّٰہِ الَّذِیۡ لَا یَضُرُّ مَعَ اسۡمِہٖ شَیۡءٌ فِی الۡاَرۡضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ

ترجمہ: اللہ کے نام سے ہم نے صبح کی (یا شام کی) جس نام کے ساتھ آسمان اور زمین میں کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ (مشکوۃ، صفحہ: ۲۰۹)

ترجمۂ حدیث: حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جو بندہ صبح اور شام تین تین بار بِاسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ، پڑھ لے گا اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

نوٹ: مناجاتِ مقبول کی ایک منزل اگر ہر روز پڑھ لی جائے تو سات دن میں اکثر داعیہ قرآن پاک اور احادیث مبارکہ کی ورد ہو جاویں گی۔

خزانہ نمبر ۸

دُعا پریشانی اور بے چینی کو دفع کرنے کے لیے

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ

ترجمۂ حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی کرب یعنی بے چینی اور پریشانی ہوتی تھی تو آپ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ پڑھا کرتے تھے۔ یعنی اے زندہ حقیقی! اے سنبھالنے والے! آپ ہی کی رحمت سے فریاد کرتا ہوں۔

حل لغاوت و تشریح: یَاحَیُّ: ای اَزَلًا اَبَدًا وَحَیَاةُ کُلِّ شَیْئٍ بِهٖ مُؤَبَّدًا، ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے گا اور ہر شے کی حیات حق تعالیٰ ہی کی اس صفت حیات سے قائم ہے۔

یَاقَیُّوْمُ: ای قَائِمٌ بِذَاتِهٖ وَیُقَوِّمُ غَیْرَهٗ بِقُدْرَتِهٖ، یعنی حق تعالیٰ اپنی ذات سے قائم ہیں اور تمام کائنات کو اپنی قدرتِ کاملہ سے قائم رکھتے ہیں۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ، جلد:۵، صفحہ:۲۲۱)

خزانہ نمبر ۹

سوءِ قضاء اور جہد البلاء سے حفاظت کی دعا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ

وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ

ترجمۂ حدیث: حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! پناہ مانگو سخت

ابتلاء سے اور بد بختی کے پکڑ لینے سے اور ہر وہ قضا جو تمہارے لیے مضر ہو اور دُشمنوں کے طعن و تشنیع سے۔ پس طریقہ دعا یہ ہو گا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ جَھْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ

وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ

حل لغات: جَھْدِ الْبَلَاء، وہ بلا ہے جس میں آدمی اس کی انتہائی شدت کی وجہ سے موت کی تمنا کرنے لگے یعنی زندگی سے موت کو ترجیح دے۔ شَقَاء: شین پر زبر ہے سعادت کی ضد ہے جس کی بد بختی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ (مرقاۃ، جلد:۵، صفحہ:۲۲۲)

خزانہ نمبر ۱۰

اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کی دُعا

وہ دُعا جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی محبت اور اللہ والوں کی محبت اور وہ اعمال جن سے اللہ تعالیٰ کی محبت عطا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت جان و مال سے زیادہ اور شدید پیاس میں ٹھنڈے پانی کی رغبت سے زیادہ عطا ہوتی ہے۔

حضرت ابو درداء انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اپنی کنیت سے مشہور ہوئے اور جو بڑے فقیہ عالم اور حکیم تھے۔ شام میں

سکونت اختیار کی اور دمشق میں انتقال فرمایا، وہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ:

حضرت داؤد علیہ السلام یہ دُعا مانگا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ وَحُبَّ وَالْعَمَلِ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ

ترجمۂ دُعا: اے اللہ! میں آپ سے آپ کی محبت مانگتا ہوں اور اس شخص کی محبت مانگتا ہوں جو آپ سے محبت کرتا ہے، اور مانگتا ہوں وہ عمل جو آپ کی محبت تک پہنچادے۔ اے اللہ! آپ اپنی محبت مجھے میری جان سے زیادہ اور اہل و عیال سے زیادہ اور ٹھنڈے پانی سے زیادہ محبوب کر دیجیے۔ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

پیاسا چاہے جیسے آبِ سرد کو
تیری پیاس اس سے بھی بڑھ کر مجھ کو ہو

ف: اللہ والوں کی محبت ایسی نعمتِ عظمیٰ ہے جو اللہ تعالیٰ کی محبت اور اعمالِ صالحہ کی محبت کا نہایت قوی ذریعہ ہے۔ جیسا کہ اس حدیث سے واضح ہے۔

خزانہ نمبر ۱۱

دین پر ثابت قدم رہنے کی دُعا

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِىْ عَلٰى دِيْنِكَ

ترجمۂ حدیث: حضرت شہر ابن جوشب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا کہ اے اُمّ المؤمنین! حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی اکثر دعا کیا ہوتی تھی جب آپ کے گھر ہوتے تھے۔ حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ”اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو دین پر قائم رکھیے۔“ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔ (ترمذی: ابواب الدعوات) جو شخص اس دُعا کو مانگتا رہے گا ان شاء اللہ تعالیٰ دین پر ثابت قدم رہے گا جس کی برکت سے خاتمہ ایمان پر ہوگا۔

خزانہ نمبر ۱۲

الہامِ ہدایت اور نفس کے شر سے حفاظت کی دعا

حضرت عمران ابن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے میرے والد حصین رضی اللہ عنہ کو دعا کے

یہ دو کلمے سکھائے جن کو وہ مانگا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ

ترجمہ: اے اللہ! ہدایت کو مجھ پر الہام فرماتے رہیے یعنی ہدایت کی باتوں کو میرے دل میں ڈالتے رہیے اور میرے نفس کے شر سے مجھے بچاتے رہیے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

برص، جنون، کوڑھ اور تمام امراض سے حفاظت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ
وَسَیِّئِ الْاَسْقَامِ

ترجمۂ حدیث: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں برص سے، پاگل پن سے، کوڑھ سے اور تمام بُرے امراض سے۔ روایت کیا ہے اس کو نسائی نے۔

آج کل کے زمانے میں جبکہ ہر روز نئے نئے مہلک امراض پیدا ہو رہے ہیں، اس دعا کا خاص اہتمام کرنا چاہیے اور اس کے ساتھ تمام گناہوں سے بچنا چاہیے کیوں کہ نئی نئی بیماریاں گناہوں کی کثرت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں اور گناہوں کو چھوڑنے کی

تدبیریں کسی اللہ والے سے پوچھنا چاہئیں۔ اللہ والوں کی صحبت کی برکت سے گناہوں سے بچنے کی ہمت پیدا ہوتی ہے۔

خزانہ نمبر ۱۳

اللہ تعالیٰ سے معافی و مغفرت دلانے والی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضور اکرم ﷺ کی یہ دعا منقول ہے کہ اے اللہ! آپ بہت زیادہ معاف فرمانے والے کریم ہیں، معاف فرمانے کو پسند فرماتے ہیں۔ پس مجھ کو معاف فرمادیجیے۔ (ترمذی: جلد۴، صفحہ ۳۷۳)

بعض روایات میں سرورِ عالم ﷺ نے شبِ قدر میں بھی یہ دُعا مانگنے کی تعلیم فرمائی ہے لہٰذا شبِ قدر میں اس دعا کا خاص اہتمام کرنا چاہیے۔ (ترمذی ابواب الدعوات)

خزانہ نمبر ۱۴

عذابِ قبر دوزخ اور مالداری و فقر کے شر سے پناہ کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ

وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ

ترجمۂ حدیث: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ دعا مانگا کرتے تھے کہ اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں دوزخ کے فتنہ سے اور دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے اور مالداری کے شر سے اور فقر کے شر سے۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔ (بخاری: جلد ۲، صفحہ ۹۶۶، ترمذی: جلد ۴، صفحہ ۳۶۲)

خزانہ نمبر ۱۵

اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَسْأَلُكَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی

ترجمۂ حدیث: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں ہدایت کا، تقویٰ کا، پاکدامنی کا اور مالداری کا۔ (ترمذی: جلد ۴، صفحہ ۳۶۰۔ مسلم جلد: ۴، صفحہ ۲۴۳ طبع بیروت)

نمازِ استخارہ

جب کسی امر میں تردّد ہو کہ یہ کام کروں یا نہ کروں تو نمازِ استخارہ پڑھ کر دُعائے استخارہ کرلے۔ پھر جو بات دل میں جم

جائے اس پر عمل کرلے۔ نمازِ استخارہ کا سات بار پڑھنا علّامہ شامی نے بروایتِ حضرت انس رضی اللہ عنہ لکھا ہے۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص مشورہ کر کے کام کرے تو ندامت نہ ہوگی اور جو شخص استخارہ اپنے ربّ سے لے کر تو ناکامی نہ ہوگی اور اپنے ربّ سے استخارہ نہ کرنا بد بختی اور بد نصیبی ہے۔

نوٹ:استخارہ میں خواب نظر آنا یاداہنے بائیں کوئی حرکت ہونا کچھ ضروری نہیں،بس دل میں جو خیال غالب ہو جائے اسی پر عمل کرلے۔

کہیں منگنی کرے یا شادی کرے یا سفر کرے یا اور کوئی کام کرے تو استخارہ کیے بغیر نہ کرے۔ ان شاء اللہ کبھی اپنے کام پر پشیمانی نہ ہوگی۔

استخارہ کا طریقہ

دو رکعت نمازِ نفل پڑھ کر خوب دل لگا کر یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌلِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ

اَمْرِیْ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ

تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّلِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ

اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْلِیَ الْخَیْرَ

حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ

جب هٰذَا الْاَمْرَ پر پہنچے جس پر لکیر ہے تو اپنے کام کا دھیان کرلے۔ اگر تردّد رفع نہ ہو تو سات دن تک استخارہ کرتا رہے۔ اگر جلدی ہو تو ایک ہی مجلس میں سات مرتبہ دو دو نفل پڑھ کر یہ دُعا پڑھ لے۔

نمازِ توبہ

اگر کوئی بات خلافِ شروع ہو جائے تو دو رکعت نماز نفل پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے خوب گڑ گڑا کر اس سے توبہ کرے اور ندامت و شرمندگی کے ساتھ روتے ہوئے معافی مانگے۔ حدیث میں ہے کہ روئے۔ اگر رونا نہ آئے تو رونے والوں کی شکل ہی بنا لے اور آئندہ کے لیے پختہ ارادہ کرے کہ اب کبھی نہ کروں گا۔ اسے بفضلِ کریم وہ گناہ معاف ہو جاتا ہے۔

تنبیہ: حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت فقیہ

ابو اللیث سمرقندی کا قول بحوالہ تنبیہ الغافلین نقل کیا ہے کہ ہر شخص کے لیے ضروری ہے کہ کثرت سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھتا رہے، حق تعالیٰ شانہٗ سے ایمان کے باقی رہنے کی دُعا کرتا رہے اور اپنے کو گناہوں سے بچاتا رہے، اس لیے کہ بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ گناہوں کی نحوست سے ان کا ایمان سلب ہو گیا۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے زمانے میں ایک نوجوان سے بوقت انتقال کلمہ نہیں نکلا تو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تشریف لے گئے۔ دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے؟ عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایک قفل سا دل پر لگا ہوا ہے۔" معلوم ہوا کہ ان کی والدہ ناراض ہیں۔ اپنی ماں کو ستایا تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ماں کو بلایا اور سمجھایا کہ اگر تمہارے لڑکے کو کوئی آگ میں ڈالے تو کیا تم اس کی سفارش کرو گی؟ کہا: "ہاں!" فرمایا کہ تم اس کو معاف کر دو۔ اس نے معاف کر دیا۔ معاف کرتے ہی اس نوجوان کے منہ سے کلمہ ادا ہو گیا۔ حدیث میں ہے کہ جو کلمہ کو اخلاص سے پڑھے گا جنت میں جائے گا۔ عرض کیا گیا کہ اخلاص سے کیا مراد ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ حرام کاموں سے اس کو روک دے۔

فائدہ: حرام کاموں سے بغیر توبہ مرنے پر بداعمالیوں کی سزا بھگت کر جنت ملے گی، مگر یہ کہ حق تعالیٰ اپنی رحمت سے معاف

ہی فرمادیں۔ لیکن حرام اعمال کا ایک اثر جو اوپر بیان ہوا کہ ایمان کے سلب ہونے کا خطرہ رہتا ہے، اس لیے اعمالِ حرام سے بچنے کا اہتمام شدید ضروری ہے۔

حکایت: ایک شخص سے مرتے وقت توبہ کا لفظ نہیں نکل رہا تھا، ہر کوئی اُس کو توبہ کرنے کے لیے کہہ رہا تھا مگر اُس شخص نے کہا کہ میرے منہ سے ہر لفظ نکل رہا دوا پلاؤ، بسکٹ دو، چائے لاؤ، کھانا دو لیکن یہ جو لفظ تم بول رہے ہو ''ت، و، ب، ہ'' (توبہ) یہ میرے منہ سے نہیں نکل رہا اور اسی حالت میں مر گیا اور دوسرے تمام الفاظ نکل رہے تھے۔ یہ واقعہ حال کا ہے۔ یہ مسلسل گناہِ کبیرہ کا ارتکاب کیا کرتا تھا اور توبہ نہ کرتا تھا، اسی کی نحوست سے مرتے وقت توبہ نصیب نہ ہوئی۔

نمازِ حاجت

جب کوئی خاص ضرورت پیش آئے جس کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہو یا کسی انسان سے ہو تو اولاً وضو سنت کے مطابق کرے، پھر نماز دو رکعت خوب اطمینان و سکون سے پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے، پھر درود شریف پڑھے، پھر دعائے ذیل کم از کم ایک مرتبہ یا زیادہ جس قدر پڑھنا چاہیے پڑھے اور اپنی خاص حاجت کے لیے بھی دعا کرے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَّا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو حلیم و کریم ہے، اللہ پاک ہے۔ عرشِ عظیم کا رب ہے۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو ربّ ہے ہر ہر عالَم کا۔ اے اللہ! میں تجھ سے تیری رحمت کو واجب کرنے والی چیزوں کا سوال کرتا ہوں اور ان چیزوں کا جو مغفرت کو ضرور کر دیں اور ہر بھلائی میں اپنا حصہ اور ہر گناہ سے سلامتی (حفاظت) چاہتا ہوں، میرا کوئی گناہ بخشے بغیر اور کوئی رنج دور کیے بغیر اور کوئی حاجت جو تجھے پسند ہو پوری کیے بغیر نہ چھوڑ اے ارحم الراحمین۔ (ترمذی شریف: جلد اوّل، صفحہ ۱۰۸-۱۰۹)

عظیم الشان وظیفہ

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے

کہ جب سورۂ فاتحہ، آیۃ الکرسی شَهِدَ اللّٰهُ اور اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ اِلٰى بِغَيْرِ حِسَابٍ نازل ہوئی تو عرش سے معلّق ہو کر فریاد کی کہ کیا آپ ہم کو ایسی قوم پر نازل فرما رہے ہیں جو گناہوں کا ارتکاب کریں گے۔ ارشاد فرمایا کہ قسم ہے میری عزت و جلال اور ارفاع مکان کی کہ جو لوگ ہر نمازِ فرض کے بعد تمہاری تلاوت کریں گے ہم ان کی مغفرت فرمائیں گے اور جنت الفردوس میں جگہ دیں اور ہر روز ستر مرتبہ نظرِ رحمت سے دیکھیں گے اور اس کی ستّر حاجتیں پوری کریں گے، جس کا ادنیٰ درجہ مغفرت ہے۔ (دیلمی)

فائدہ: بعض روایات میں ہے کہ اس کے دُشمنوں پر اس کو غلبہ عطا کریں گے۔ (تفسیر روح المعانی: پارہ ۳، صفحہ ۱۰۶)

الحمد شریف، آیۃ الکرسی پڑھ کر یہ پڑھے:

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُو الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ط اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا م بَيْنَهُمْ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ

پھر یہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط بِیَدِکَ الْخَیْرُ ط اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّھَارِ وَتُوْلِجُ النَّھَارَ فِی الَّیْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ

ضروری انتباہ

جس طرح خمیرۂ مروارید کا پورا فائدہ اس شخص پر مرتب ہوتا ہے جو زہر کھانے سے احتیاط کرتا ہے۔ اسی طرح ان فضائل کا مکمل نفع اُن ہی کو ہوتا ہے جو گناہوں سے بچنے کا اہتمام کرتے ہیں اور اگر کبھی احیاناً خطا ہو گئی تو فوراً استغفار و توبہ سے اس کی تلافی کرتے ہیں۔ لہٰذا ان اوراد و وظائف کے نفع کامل کے لیے گناہوں سے بچنے کا اہتمام اشد ضروری ہے۔

العارض

محمد اختر عفا اللہ تعالیٰ عنہ

استقامت اور حسنِ خاتمہ کے لیے سات مدلل نسخے

حسنِ خاتمہ کا نسخہ نمبر ۱

۱) ہر فرض نماز کے بعد الحاح (آہ وزاری) سے یہ دعا پڑھنا:

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

ترجمہ و تفسیر از بیان القرآن: اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو کج نہ کیجیے بعد اس کے کہ آپ ہم کو حق کی طرف ہدایت کر چکے ہیں اور ہم کو اپنے پاس سے رحمت خاصہ عطا فرما دیجیے (اور وہ رحمت یہ ہے کہ راہِ مستقیم پر ہم قائم رہیں) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے استقامت اور حسنِ خاتمہ کی درخواست کا بندوں کے لیے سرکاری مضمون نازل فرمایا ہے اور جب شاہ خود درخواست کا مضمون عطا فرمائے تو اس کی قبولیت یقینی ہوتی ہے لہٰذا اس دعا کی برکت سے استقامت اور حسنِ خاتمہ ان شاء اللہ تعالیٰ ضرور عطا ہو گا۔

تفسیر روح المعانی میں اس آیت کے متعلق کچھ اہم نکتے تحریر کیے جارہے ہیں جس کے پیش نظر اس دعا کا لطف کچھ اور ہی

محسوس ہو گا۔

یہاں رحمت سے مراد استقامت علی الدین ہے۔ قال آلوسی السید محمود بغدادی فی الروح المراد بہذہ الرحمۃ التوفیق للاستقامۃ علی طریق الحق۔ اور وَهَبْ کے بعد لَنَا اور مِنْ لَّدُنْكَ دو متعلقات نازل فرما کر اصل مطلوب خاص یعنی نعمت استقامت اَلْمُعَبَّرِ بِالرَّحْمَة کا کچھ فاصلہ کر دیا۔ تشویقاً للعباد تاکہ بندوں کے شوق میں اضافہ ہو۔ جیسے باپ چھوٹے بچے کو لڈو دکھا کر ہاتھ کچھ اوپر کرلیتا ہے تو بچہ شوق سے کودنے لگتا ہے۔ یہ قدر نعمت کا لطیف عنوان ہے۔(کذا فی الروح)

لفظ ہبہ سے کیوں تعبیر فرمایا؟ اس میں کیا حکمت ہے؟ بات یہ ہے کہ حسن خاتمہ اور استقامت علی الدین دونوں نعمتیں مترادف ہیں اور لازم وملزوم ہیں۔ پس یہ دو عظیم الشان نعمتیں جن کی برکت سے جہنم سے نجات اور دائمی جنت عطا ہو جاوے یہ ہماری محدود زندگی کے ریاضات کا صلہ ہرگز نہیں ہوسکتی تھیں، اس لیے حق تعالیٰ شانہٗ نے اپنے بندوں کو اس اہم حقیقت سے مطلع فرمادیا کہ خبردار! اپنے کسی عمل کے معاوضہ کا تصور بھی نہ کرنا۔

یہ استقامت جس کو حسن خاتمہ لازم ہے یہ وہ عظیم اور غیر محدود

دولت ہے جو دخولِ جنت کا سبب ہے جس کا تم کوئی معاوضہ ادا نہیں کرسکتے کیوں کہ مثلاً اسّی برس کے نماز روزوں سے اسّی برس کی جنت ملنے کا قانون اور ضابطہ سے جواز ہوسکتا تھا، لیکن ہمیشہ کے لیے غیر فانی حیات کے ساتھ جنت کا عطا ہونا اور محدود عمل پر غیر محدود اجر وانعام صرف حق رابطہ اور عطائے حق ہے۔ پس لفظ ہبہ سے درخواست کرو کیوں کہ ہبہ بدون معاوضہ ہوتا ہے اور ہبہ میں واہب اپنے غیر متناہی کرم سے جو چاہے دے دے۔

علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ اسی نکتہ کو بیان فرماتے ہیں:

ترجمہ: اور صیغہ ہبہ سے تعبیر میں اللہ تعالیٰ نے اشارہ فرمادیا کہ اس رحمت سے مراد وہ توفیق حق ہے جس کی برکت سے بندہ دین پر قائم رہتا ہے اور جو کہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور ان کا کرم ہے جس کو عطا فرمائیں۔ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ یہ معرض تعلیل میں ہے کہ تم کو ہم سے ہبہ مانگنے کا کیا حق ہے اور کیوں حق ہے کیوں کہ ہم بہت بڑے داتا اور بخشش کرنے والے ہیں۔

حسنِ خاتمہ کا نسخہ نمبر ۲

اس دُعا کا معمول بنالیں جو حدیث پاک میں ہے۔ استقامت اور حسنِ خاتمہ کے لیے کثرت سے پڑھتے رہیں۔

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ

ترجمہ: اے زندہ حقیقی کہ جس کی برکت سے تمام کائنات قائم ہے اور ہر ذرّہ کائنات کا بقاء جس کے فیض پر منحصر ہے آپ کی رحمت سے فریاد کرتا ہوں۔ (مشکوۃ، صفحہ:۲۱۶)

یَا حَیُّ: اللہ تعالیٰ کی رحمت ہی سے انسان نفس کے شر سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ حَیُّ کے معنیٰ ہیں جو ازل سے ابد تک حی ہو اور ہر شے کی حیات اس سے قائم ہو۔ حَیُّ اور قَیُّوْمُ میں اسم اعظم کا اثر ہے۔

یَا قَیُّوْمُ: قیوم وہ ہے جو اپنی ذات سے قائم ہو اور تمام کائنات کو اپنی قدرت غالبہ کاملہ سے قائم رکھنے والا ہو۔

اَسْتَغِیْثُ: طلب کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے فریاد رسی کو اور اس کی اعانت کو۔

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ، کا ورد استقامت اور حسنِ خاتمہ کے لیے اور ہر بلا اور غم سے نجات کے لیے اکسیر ہے۔

حضور ﷺ کو جب کوئی غم اور صدمہ اور کرب و اضطراب لاحق ہوتا تھا تو آپ اس ورد کو کثرت سے پڑھتے تھے۔

پوری عبارت متن حدیث:

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ

اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بغیر ایک لمحہ بھی انسان نفس کے شر سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ

ترجمہ و تفسیر از بیان القرآن: نفس تو ایک کا بُری بات بتلاتا ہے بجز اس نفس کے جس پر میرا رب رحم کرے۔ جیسا کہ انبیاء کے نفوس مطمئنہ ہوتے ہیں جن میں حضرت یوسف علیہ السلام کا نفس بھی داخل ہے۔ خلاصہ یہ کہ میری عصمت میرا ذاتی کمال نہیں بلکہ رحمت و عنایت الٰہیہ کا اثر ہے۔

اَمَّارَةٌ: کثیرۃ الامر (للمبالغة) یہاں الف لام علی السوٓء للجنس ہے۔ پس قیامت تک کے معاصی کے تمام انواع موجودہ اور مستقبلہ اس لفظ میں شامل ہیں کیوں کہ جنس انواع مختلف الحقائق پر مشتمل ہوتی ہے۔ پس وہ نئے نئے ایجادات وآلاتِ معاصی بھی اس سوء میں شامل ہو گئے جو قیامت تک ایجاد کیے جائیں گے۔

روح المعانی میں ہے کہ مارحم میں مامصدریہ، ظرفیہ، زمانیہ ہے۔ جس کی تفسیر یہ ہے کہ یعنی نفس ہر وقت بُرائی کی طرف راہ دکھاتا ہے، مگر جب تک بندہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور رحمت کے

سائے میں رہتا ہے نفس اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

گر ہزاراں دام باشد بر قدم
چوں تو بامائی نباشد ہیچ غم

ترجمہ: اگر ہزاروں گناہ کے جال ہر قدم پر ہوں، مگر اے خدا! آپ کی عنایت کے ہوتے ہوئے کوئی غم نہیں۔

رَحِمَ جو ماضی تھا مَا مصدریہ نے اسے مصدر بنادیا۔ پس علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر روح المعانی کے مذکورہ مضامین سے معلوم ہوا کہ کسی کا نَفْس اگر ایک نَفَس بھی عصمتِ حق اور رحمتِ حق سے محروم ہوجاوے تو جس سوء میں بھی مبتلا ہوجاوے سب کا خوف ہے۔

حسنِ خاتمہ کا نسخہ نمبر ۳
مسواک کرنا ہے

علامہ شامی بن عابدین رحمۃ اللہ علیہ جلد ۱، صفحہ ۸۴ پر رقمطراز ہیں کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ارشاد فرماتے ہیں:

صَلٰوۃٌ بِسِوَاكٍ اَفْضَلُ مِنْ سَبْعِیْنَ صَلٰوۃً بِدُوْنِ سِوَاكٍ

ترجمہ: مسواک کرنے والے وضو سے جو نماز ادا کی جائے گی اس کا

ثواب ستر گنا ان نمازوں سے زیادہ ہو گا جو بغیر مسواک والے وضو سے پڑھی جائیں گی۔

سنت مسواک کی برکت سے موت کے وقت کلمہ شہادت یاد آجاوے گا۔ اور مسواک کی سنت کے منافع سے موت کے وقت کلمۂ شہادت کا یاد آنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نصیب فرماویں احسان وکرم سے۔ آمین۔

مسواک پکڑنے کا مسنون طریقہ بحوالہ شامی جلد ا، صفحہ ۸۵ بروایت حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ ہے کہ چھنگلیا (چھوٹی انگلی) کو مسواک کے نیچے رکھے اور انگوٹھا مسواک کے اوپری حصہ کے نیچے رکھے اور باقی انگلیاں مسواک کے اوپر رکھے۔

حسنِ خاتمہ کا نسخہ نمبر ۴

ایمان موجودہ پر شکر ہے

یعنی ہر موجودہ ایمان پر فکر ادا کرنا اور وعدہ ہے کہ:

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ

اگر تم لوگ شکر ادا کروگے تو ہم اپنی نعمتوں میں ضرور ضرور اضافی کر دیں گے۔ پس ایمان پر فکرِ ایمان کی بقاء بلکہ ترقی کا ذریعہ ہے۔

حسنِ خاتمہ کا نسخہ نمبر ۵

بدنظری سے حفاظت

بدنظری سے حفاظت پر حلاوتِ ایمان عطا ہونے کا وعدہ ہے اور حلاوتِ ایمان جب دل کو ایک مرتبہ عطا ہو جاوے گی تو پھر کبھی واپس نہ لی جاوے گی۔ پس حسنِ خاتمہ کی بشارت اس عمل پر بھی ہے۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ ارشاد فرماتے ہیں:

اِنَّ النَّظَرَ سَھْمٌ مِنْ سِھَامِ اِبْلِیْسَ مَسْمُوْمٌ مَنْ تَرَکَھَا مَخَافَتِیْ اَبْدَلْتُہٗ اِیْمَاناً یَجِدُ حَلَاوَتَہٗ فِیْ قَلْبِہٖ

یہ حدیث قدسی ہے جس کی تعریف ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح فرمائی ہے:

تعریف حدیثِ قدسی

ھُوَ الْحَدِیْثُ الَّذِیْ یُبَیِّنُہُ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِلَفْظِہٖ وَیُنْسِبُہٗ اِلٰی رَبِّہٖ

حدیث قدسی وہ ہے کہ جس کو نبی اپنے الفاظ سے بیان کرے اور نسبت اس کو حق تعالیٰ شانہٗ کی طرف کرے۔

ترجمۂ حدیث: تحقیق نظر ابلیس کے تیروں میں سے زہر میں بجھایا ہوا ایک تیر ہے جس بندے نے میرے خوف سے اپنی نظر کو (نامحرم لڑکی سے یا حسین لڑکے سے) محفوظ رکھا، اس کو ایسا ایمان عطا کروں گا جس کی حلاوت وہ اپنے قلب میں محسوس کرے گا۔ اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

وَقَدْ وَرَدَ اَنَّ حَلاَوَةَ الْاِيْمَانِ اِذَا دَخَلَتْ قَلْباً لَا تَخْرُجُ مِنْهُ اَبَدًا

وارد ہے کہ حلاوتِ ایمان جس قلب میں داخل ہوتی ہے پھر اس سے کبھی نہیں نکلتی، پس اس عمل پر بھی ایمان پر خاتمہ کی بشارت ثابت ہوگئی۔ یہ دولت حسنِ خاتمہ آج کل سڑکوں پر تقسیم ہورہی ہے۔ نظر کی حفاظت کیجیے اور یہ دولت حاصل کرلیجیے۔

حسنِ خاتمہ کا نسخہ نمبر ۶

اذان کے بعد کی دعا ہے

جس کو دعائے وسیلہ بھی کہتے ہیں۔ اذان کے کلمات کا جواب دیجیے۔ پھر جب اذان ختم ہو تو آپ درود شریف پڑھ کر دعائے وسیلہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ، وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ، اٰتِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ، وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِیْ وَعَدْتَہٗ۔ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَاد

اِنَّکَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادیہ آخری جملہ مسند امام بیہقی میں ہے۔ اس دعا پر وعدہ ہے کہ حَلَّتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ، بخاری شریف کی روایت ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں جو اس دعا کو پڑھے گا اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاوے گی اور جب اس دعا پر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شفاعت واجب ہو گی تو ملا علی قاری تحریر فرماتے ہیں:

فَفِیْہِ اِشَارَۃٌ اِلٰی بِشَارَۃِ حُسْنُ الْخَاتِمَۃ اس میں حسنِ خاتمہ کی بشارت موجود ہے کہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہو گا کیوں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شفاعت کافر کو نہیں مل سکتی۔

حسنِ خاتمہ کا نسخہ نمبر ۷

اہل اللہ سے محبت کرنا صرف اللہ کے لیے

بخاری شریف کی دو روایتوں سے پتا چلتا ہے کہ اس عمل مذکور سے حسنِ خاتمہ کا فیصلہ مقصد ہو جاتا ہے۔

پہلی روایت: اہل ذکر یعنی صالحین اور اہل اللہ کی شان میں

حدیث وارد ہے کہ ایک شخص مجلس ذکر میں صالحین اور اہل اللہ کے مجمع میں کسی حاجت سے جاتے ہوئے تھوڑی دیر کے لیے بیٹھ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ملائکہ سے ان ذاکرین کی مغفرت کا اعلان فرمایا۔ تو ایک فرشتہ نے کہا کہ یااللہ! مگر فلاں شخص تو کسی ضرورت سے آیا تھا اور ان میں بیٹھ گیا اور وہ خطاکار بھی ہے۔ ارشاد ہوا کہ هُمُ الْقَوْمُ لَایَشْقٰی بِهِمْ جَلِیْسُهُمْ یہ ایسے مقبولانِ حق ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا محروم اور شقی نہیں رہ سکتا وَلَهٗ قَدْ غَفَرْتُ میں نے اس کو بھی بخش دیا۔

حضرت ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ بخاری فتح الباری میں فرماتے ہیں کہ:

اِنَّ جَلِیْسَهُمْ یَنْدَرِجُ مَعَهُمْ فِیْ جَمِیْعِ
مَا یَتَفَضَّلُ اللهُ تَعَالٰی بِهٖ عَلَیْهِمْ اِکْرَامًا لَّهُمْ

ترجمہ: تحقیق اللہ والوں کے پاس بیٹھنے والا ان ہی کے ساتھ درج ہو جاتا ہے، تمام ان نعمتوں میں جو ان پر اللہ فضل فرماتا ہے اور یہ اہل اللہ کا اکرام ہے (جیسے معزز مہمان کے ساتھ ان کے ادنیٰ خدام کو بھی اعلیٰ نعمتیں ان کی خاطر دے دی جاتی ہیں۔)

آگے علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: انسان کا ذکر

افضل ہے، ملائکہ کے ذکر سے کیوں کہ انسان ہزاروں افکار اور مصروفیات میں گھرا ہوا ہے، پھر بھی اللہ تعالیٰ کو نہیں بھولتا اور ملائکہ کو ذکر کے علاوہ کوئی فکر اور مصروفیت نہیں ہے۔ اور ملائکہ علام شہادت میں یعنی حق تعالیٰ کو دیکھ کر یاد کرتے ہیں اور انسان عالم غیب میں یاد کرتا ہے۔

مولانا اسعد اللہ صاحب محدث سہارنپوری نے خوب فرمایا ؎

گو ہزاروں شغل ہیں دن رات میں
لیکن اسعد آپ سے غافل نہیں

احقر راقم الحروف کا شعر ہے ؎

دنیا کے مشغلوں میں بھی یہ باخدا رہے
یہ سب کے ساتھ رہ کے بھی سب سے جدا رہے

دوسری روایت: بخاری و مسلم میں ہے کہ تین خصائص جس میں ہوں گے وہ ان کی برکت سے ایمان کی حلاوت پائے گا:

۱) جس کے قلب میں اللہ تعالیٰ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام کائنات سے زیادہ محبوب ہوں۔

۲) جو کسی بندہ سے محبت کرے صرف اللہ تعالیٰ کے لیے۔

۳)اور جو ایمان عطا ہونے کے بعد کفر میں جانا اتنا ناگوار سمجھے جیسا کہ آگ میں جانے کو۔

ایمان پر خاتمہ کے لیے اللہ تعالیٰ کے لیے کسی سے محبت کرنا ایک عظیم ذریعہ ہے اور ظاہر ہے کہ یہ محبت اللہ والوں ہی کے ساتھ اعلیٰ اور کامل درجہ کی ہوتی ہے۔ پس اس کا کامل نسخہ کسی اللہ والے سے محبت کرنا ہے۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ مرقاۃ جلد ۱، صفحہ ۷۴ پر تحریر کرتے ہیں کہ ایمان کی حلاوت جب ایک مرتبہ عطا ہو جاتی ہے تو کبھی واپس نہیں لی جاتی (یہ شاہی عطیہ ہے، شاہِ کریم عطیہ دے کر کبھی واپس نہیں لیا کرتا ہے) پس اللہ والوں کی محبت سے حلاوتِ ایمانی کا عطا ہونا اور اس پر حسنِ خاتمہ کا عطا ہونا نہایت واضح ہو گیا۔

اللہ والی محبت کی پانچ شرطیں

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محبت خالص اللہ والی جب ہوتی ہے کہ:

۱) یہ محبت غرض سے نہ ہو۔ ۲) معاوضہ مطلوب نہ ہو۔

۳) سامانِ دنیوی مطلوب نہ ہو۔ ۴) دنیوی لطف مطلوب نہ ہو۔ ۵) بشری تقاضے سے پاک ہو۔

حلاوتِ ایمانی کی پانچ علامات

۱) استلذاذ الطاعات

عبادات میں لذت ملتی ہے۔

۲) ایثارھا علی جمیع الشھوات

تمام خواہشات پر طاعات کو ترجیح دیتا ہے۔

۳) تحمل المشاق فی مرضاتِ اللہ

اپنے رب کو راضی کرنے میں ہر تکلیف کو برداشت کرتا ہے۔

۴) تجرع المرارات فی المصیبات

ہر مصیبت میں صبر و رضا کا گھونٹ پی لیتا ہے۔

۵) الرضاء بالقضاء فی جمیع الحالات

ہر حال میں اپنے مولیٰ کی قضاء پر راضی رہتا ہے۔ اعتراض اور شکایت نہیں کرتا نہ زبان سے نہ قلب میں۔

وعظ محاسنِ اسلام میں ہے کہ ہندو آریوں نے جب سارے مسلمانوں کو ہندو مذہب میں لانے کی تحریک چلائی تو وہ لوگ جو

اللہ والوں سے تعلق رکھتے تھے ان کو سخت مایوس کرتے تھے۔ چناں چہ کانپور میں ایک موقع پر کسی نے کہا کہ اتنے جوتے سر پر لگاؤں گا اگر تم نے اسلام کے خلاف کوئی بات کی۔ تم لوگ جانتے نہیں ہو کہ ہم مولانا گنگوہی کے مرید ہیں۔ اور دہلی کے آریہ مرکز کے دفتر میں رپورٹ آئی کہ ہمارا اثر ان لوگوں پر بالکل نہیں ہوا جس کسی اللہ والے سے تعلق رکھتے ہیں۔

یک زمانہ صحبتے با اولیاء

بہتر از صد سالہ طاعت بے ریاء

ترجمہ: ایک زمانہ اولیاء اللہ کی صحبت سو سال کی اخلاص کی عبادت سے افضل ہے، اس لیے کہ ان کی صحبت سے ایسا یقین اور ایمان عطا ہوتا ہے کہ جو مرتے دم تک سلب نہیں ہوتا۔

حکیم الامت مجدد الملت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس شعر کا یہی مطلب بیان کیا ہے کہ صحبت اہل اللہ سے قلب میں ایسی بات پیدا ہو جاتی ہے جس سے خروج عن الاسلام کا احتمال نہیں رہتا۔ خواہ فسق و فجور ہو جاے، مگر دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا۔ مردودیت تک نوبت نہیں پہنچتی، لیکن اس کے برعکس ہزار برس کی عبادت شیطان کو مردود ہونے سے نہ روک

سکی۔یہی معنیٰ ہیں اس شعر کے ؂

یک زمانہ صحبتے با اولیاء

بہتر از صد سالہ طاعت بے ریاء

کیوں کہ ظاہر ہے کہ ایسی چیز جو مردودیت سے ہمیشہ کے لیے محفوظ کردے وہ ہزار سال کی اس عبادت سے بڑھ کر ہے جس میں یہ اثر نہ ہو۔

(ملفوظاتِ حسن العزیز، صفحہ:۱۵، مطبوعہ ملتان)

الحمدللہ تعالیٰ کہ حسنِ خاتمہ کے یہ سات نسخے بیان ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی ہم سب کو توفیق بخشیں۔

قارئین کرام سے یہ ناکارہ دُعا کی درخواست کرتا ہے کہ اس ناکارہ کو بھی حق تعالیٰ شانہٗ اپنی رحمت سے استقامت اور حسنِ خاتمہ کی دولت عطا فرمادیں۔ آمین

یاجبال الحرم یاجبال الحرم

میری نظروں میں تم ہو بڑے محترم
یا جبال الحرم یا جبال الحرم

یہ دُعائے حرم لذّت مُلتزم
ہو عطا سب کو یہ نعمت مغتنم

اے خدا ہے فقط آپ کا یہ کرم
کر رہے ہیں جو ہم سب طواف حرم

آگیا سامنے روضۂ محترم
جس کی زیارت کو یارب ترستے تھے ہم

رحمت دو جہاں کا ہے فیض اتم
جن کے صدقے میں مسلم و مومن ہیں ہم

آپ ہی کے شرف سے یہ رُتبہ ملا
امّت مسلمہ ہے جو خیر الامم

ہیں سلاطین عالم بھی احرام میں
بَن کے حاضر ہوئے ہیں گدائے حرم

میرے مالک یہ اخترؔ کی سُن لے دُعا
ہو مقدر میں ہر سال دید حرم

حکیم الامۃ مجدد الملۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی صاحب نور اللہ مرقدہ

ناشر

یادگار خانقاہ امدادیہ اشرفیہ بالمقابل چڑیا گھر • شاہراہ قائد اعظم • لاہور

حصۂ ششم

اس کتاب میں موجود ایک منزل کی تلاوت روزانہ کریں، بالخصوص طواف اور سعی میں اس کی تلاوت کا خوب اہتمام رکھیں۔

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
اِنَّ الدُّعَاءَ مُخُّ الْعِبَادَةِ

قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ

مُناجاتِ مقبول

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی صاحب نور اللہ مرقدہ

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ: گلشن اقبال کراچی
www.khanqah.org

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

پیش لفظ

حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ نے دُعا کی اہمیت کے پیشِ نظر قرآنِ حکیم اور احادیث مُبارکہ میں جو دُعائیں آئی ہیں ان میں سے چند اہم دعاؤں کو ایک مجموعہ میں جمع فرمایا اور اس کو سات منزلوں پر تقسیم فرمایا تاکہ ہر روز اس میں سے ایک منزل تلاوت کر لی جائے۔ اور اس مجموعہ کا نام "قربات عند اللہ وصلوات الرسول" تجویز فرمایا۔ ان دُعاؤں کو جمع کرنے کی وجہ حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ یہ تحریر فرماتے ہیں کہ ہم جو دُعائیں خود اپنے الفاظ میں مانگتے ہیں ان الفاظ میں وہ برکت نہیں ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد فرمودہ الفاظ میں ہوگی۔ دوسرے ان میں کبھی شریعت کے خلاف الفاظ ہونے کا بھی امکان ہے اور جو الفاظ قرآن وحدیث میں وارد ہیں ان میں کبھی شریعت کے خلاف الفاظ ہونے کا امکان نہیں ہے نیز اگر ہم قیامت تک بھی سوچیں تو ممکن نہیں کہ ایسے جامع مضامین تجویز کر سکیں۔

"اس لئے بمقتضائے مصلحت و ضرورتِ وقت مناسب معلوم ہوا
کہ جو جامع دُعائیں قرآن و حدیث میں وارد ہیں ان کو جمع کر دیا جائے"

اس کتاب سے استفادہ کرنے والے احباب سے درخواست ہے کہ اپنی دُعاؤں میں اس کتاب کی تیاری میں تعاون کرنے والے احباب کو یاد رکھیں۔

فقط خلیل احمد تھانوی

خُطْبَة

قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُكَ يَا خَيْرَ مَأْمُوْلٍ ۞ وَاَكْرَمَ مَسْئُوْلٍ ۞ عَلٰى مَا عَلَّمْتَنَا مِنَ الْمُنَاجَاةِ الْمَقْبُوْلِ ۞ مِنْ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ۞ فَصَلِّ عَلَيْهِ مَا اخْتَلَفَ الدَّبُوْرُ وَالْقَبُوْلُ ۞ وَانْشَعَبَتِ الْفُرُوْعُ مِنَ الْاُصُوْلِ ۞ ثُمَّ نَسْئَلُكَ بِمَا سَنَقُوْلُ ۞ وَمِنَّا السُّؤَالُ وَمِنْكَ الْقَبُوْلُ ۞

اَلْمَنْزِلُ الْاَوَّلُ يَوْمَ السَّبْتِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ

حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَآ اَفْرِغْ

عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ

اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ

عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ

مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا

طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۖ وقفہ وَاغْفِرْ لَنَا ۖ وقفہ

وَارْحَمْنَا ۖ وقفہ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى

الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا

بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ

رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ رَبَّنَآ

اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا

عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ

هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ

النَّارِ ۝ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ

فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ۗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ

اَنْصَارٍ ۝ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا

يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ

فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ

عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا

وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۫ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا

وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا

مُسْلِمِيْنَ ۝ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا

وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ۝

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ
الظّٰلِمِيْنَ ۙ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ
الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ قف اَنْتَ وَلِيّ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝
رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ
ذُرِّيَّتِيْ صلے رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا
اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ
يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا
رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ
مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ

صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ

سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ۝ رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ

لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا

رَشَدًا ۝ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ۝ۙ

وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ۝ۙ وَاحْلُلْ عُقْدَةً

مِّنْ لِّسَانِيْ ۝ۙ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ۝ رَبِّ

زِدْنِيْ عِلْمًا ۝ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ

اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا

وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ۝ رَبِّ اَنْزِلْنِيْ

مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ۝

رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۝ۙ

وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۝ رَبَّنَآ

اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ

الرّٰحِمِيْنَ ۝ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ

جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۖ ۝

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا

قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝

رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ

اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ

اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ

بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ

فَقِيْرٌ ۝ رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ
الْمُفْسِدِيْنَ ۝ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ
رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا
وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ
الْجَحِيْمِ ۝ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ
عَدْنِ ِۨ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ
مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ
اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَقِهِمُ
السَّيِّاٰتِ ؕ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ
فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝
وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ؕ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ

وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ
فَانْتَصِرْ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ
سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا
غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ
رَّحِیْمٌ ۝ رَبَّنَا عَلَیْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَیْكَ اَنَبْنَا
وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ۝ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً
لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْلَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ
الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا
وَاغْفِرْلَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝
رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ
مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۝ اَللّٰهُمَّ

اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ
قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ
الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ
خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ ❁ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوٰهَا
وَزَكِّهَآ اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَآ اَنْتَ وَلِيُّهَا
وَمَوْلَاهَا ❁ اِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَئَلَكَ
مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ❁
اِنَّا نَسْأَلُكَ عَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَمُنْجِيَاتِ
اَمْرِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِيْمَةَ
مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ

النَّارِ ۞ اَسْأَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا ۞ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ
ذُنُوْبِیْ خَطَئِیْ وَعَمَدِیْ ۞ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ
خَطِیْئَتِیْ وَجَھْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْٓ اَمْرِیْ
وَمَآ اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ ۞ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ
جِدِّیْ وَھَزْلِیْ ۞ اَللّٰھُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ
صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰی طَاعَتِکَ ۞ اَللّٰھُمَّ
اھْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ ۞ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْأَلُکَ
الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی ۞
اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ھُوَ
عِصْمَۃُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ
الَّتِیْ فِیْھَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیْ

الَّتِیْ فِیْھَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوۃَ
زِیَادَۃً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ
الْمَوْتَ رَاحَۃً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ ۞
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ
وَارْزُقْنِیْ ۞ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ
مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْجُبْنِ
وَالْھَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ
وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَۃِ النَّارِ
وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ
فِتْنَۃِ الْغِنٰی وَشَرِّ فِتْنَۃِ الْفَقْرِ
وَمِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ

وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنَ
الْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَيْلَةِ وَالذِّلَّـةِ
وَالْمَسْكَنَةِ وَالْكُفْرِ وَالْفُسُوقِ وَالشِّقَاقِ
وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَآءِ وَمِنَ الصَّمَمِ وَالْبَكَمِ
وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَيِّئِ الْاَسْقَامِ
وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَمِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ
وَالْبُخْلِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ وَمِنْ اَنْ
اُرَدَّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ
الدُّنْيَا وَمِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ
لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ
وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا۞

اَلْمَنْزِلُ الثَّانِیْ

دوسری منزل — اتوار

خُطْبَة

قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُكَ یَا خَیْرَ مَأْمُوْلٍ ۞ وَاَكْرَمَ مَسْئُوْلٍ عَلٰى مَا عَلَّمْتَنَا مِنَ الْمُنَاجَاةِ الْمَقْبُوْلِ ۞ مِنْ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ۞ فَصَلِّ عَلَیْهِ مَا اخْتَلَفَ الدَّبُوْرُ وَالْقَبُوْلُ ۞ وَانْشَعَبَتِ الْفُرُوْعُ مِنَ الْاُصُوْلِ ۞ ثُمَّ نَسْئَلُكَ بِمَا سَنَقُوْلُ ۞ وَمِنَّا السُّؤَالُ وَمِنْكَ الْقَبُوْلُ ۞

اَلْمَنْزِلُ الثَّانِیْ یَوْمَ الْاَحَدِ

رَبِّ اَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ وَانْصُرْنِیْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَیَّ وَامْکُرْلِیْ وَلَا تَمْکُرْ عَلَیَّ وَاهْدِنِیْ وَیَسِّرِ الْهُدٰی لِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَکَ ذَکَّارًا لَّکَ شَکَّارًا لَّکَ رَهَّابًا لَّکَ مِطْوَاعًا لَّکَ مُطِیْعًا اِلَیْکَ مُخْبِتًا اِلَیْکَ اَوَّاهًا مُّنِیْبًا ۞ رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِیْ وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ وَثَبِّتْ حُجَّتِیْ وَسَدِّدْ لِسَانِیْ وَاهْدِ قَلْبِیْ وَاسْلُلْ سَخِیْمَةَ صَدْرِیْ ۞

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ
عَنَّا وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَنَجِّنَا مِنَ
النَّارِ وَاَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا كُلَّهُ ۞
اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ
ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ
وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ
وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا
وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ اَسْمَاعِنَا
وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا
وَذُرِّيَّاتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَآ اِنَّكَ اَنْتَ
التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ

لِنِعْمَتِكَ مُثْنِيْنَ بِهَا قَابِلِيْهَا
وَاَتِمَّهَا عَلَيْنَا ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ
الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَاَسْأَلُكَ عَزِيْمَةَ
الرُّشْدِ وَاَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ
وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْأَلُكَ لِسَانًا
صَادِقًا وَّقَلْبًا سَلِيْمًا وَّخُلُقًا
مُّسْتَقِيْمًا وَّاَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا
تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ
اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۞ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ
مَا قَدَّمْتُ وَمَآ اَخَّرْتُ وَمَآ اَسْرَرْتُ
وَمَآ اَعْلَنْتُ وَمَآ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ ۞

اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا
تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ
وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ
جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ
بِهٖ عَلَيْنَا مَصَآئِبَ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا
بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَآ
اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا
وَاجْعَلْ ثَاْرَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا
وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ
مُصِيْبَتَنَا فِیْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ
الدُّنْيَآ اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا

وَلَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا
مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا ۞ اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا
تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا
وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا
وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا ۞ اَللّٰهُمَّ
اَلْهِمْنِیْ رُشْدِیْ ۞ اَللّٰهُمَّ قِنِیْ
شَرَّ نَفْسِیْ وَاعْزِمْ لِیْ عَلٰی رُشْدِ
اَمْرِیْ ۞ اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِی
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ
اَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ
الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ

تَغْفِرَ لِیْ وَ تَرْحَمَنِیْ وَاِذَآ اَرَدْتَّ
بِقَوْمٍ فِتْنَةً فَتَوَفَّنِیْ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ
وَّاَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ
وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُ اِلٰی حُبِّكَ ۞
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ
نَّفْسِیْ وَاَهْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ ۞
اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ
یَّنْفَعُنِیْ حُبُّهٗ عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ فَكَمَا
رَزَقْتَنِیْ مِمَّآ اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً
لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ اَللّٰهُمَّ وَمَا زَوَیْتَ
عَنِّیْ مِمَّآ اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّیْ

فِيْمَا تُحِبُّ ❁ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ
ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ ❁ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْٓ اَسْأَلُكَ اِيْمَانًا لَّا يَرْتَدُّ وَنَعِيْمًا
لَّا يَنْفَدُ وَمُرَافَقَةَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْٓ اَعْلٰى
دَرَجَةِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ ❁ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْٓ اَسْأَلُكَ صِحَّةً فِيْٓ اِيْمَانٍ وَّاِيْمَانًا
فِيْ حُسْنِ خُلُقٍ وَّنَجَاحًا تُتْبِعُهٗ
فَلَاحًا وَّرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِيَةً
وَّمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا ❁ اَللّٰهُمَّ
انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ وَعَلِّمْنِيْ مَا

يَنْفَعُنِىْ ۞ اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ
وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ اَحْيِنِىْ مَا عَلِمْتَ
الْحَيٰوةَ خَيْرًا لِّىْ وَتَوَفَّنِىْٓ اِذَا عَلِمْتَ
الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّىْ وَاَسْئَلُكَ خَشْيَتَكَ
فِى الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَكَلِمَةَ الْاِخْلَاصِ
فِى الرِّضٰى وَالْغَضَبِ وَاَسْئَلُكَ نَعِيْمًا
لَّا يَنْفَدُ وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ
وَاَسْئَلُكَ الرِّضَآءَ بِالْقَضَآءِ وَبَرْدَ
الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى
وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَآئِكَ وَاَعُوْذُ
بِكَ مِنْ ضَرَّآءَ مُضِرَّةٍ وَّفِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ

اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا
هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْاَلُكَ
مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا
عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ ۞ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْٓ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَاَلَكَ
عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْاَلُكَ
الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ
عَمَلٍ وَّاَسْاَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَآءٍ
لِّيْ خَيْرًا ۞ وَاَسْاَلُكَ مَا قَضَيْتَ لِيْ
مِنْ اَمْرٍ اَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَهٗ رُشْدًا ۞
اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ

كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ
الْاٰخِرَةِ ۞ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِىْ بِالْاِسْلَامِ
قَآئِمًا وَّاحْفَظْنِىْ بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا
وَّاحْفَظْنِىْ بِالْاِسْلَامِ رَاقِدًا وَّلَا تُشْمِتْ
بِىْ عَدُوًّا وَّلَا حَاسِدًا ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَسْاَلُكَ
مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَزَآئِنُهٗ بِيَدِكَ ۞ وَاَسْاَلُكَ
مِنَ الْخَيْرِ الَّذِىْ هُوَ بِيَدِكَ كُلِّهٖ ۞
اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا
هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهٗ
وَلَا حَاجَةً مِّنْ حَوَآئِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
اِلَّا قَضَيْتَهَا يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۔

اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ

وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ۞ اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِىْ بِمَا

رَزَقْتَنِىْ وَبَارِكْ لِىْ فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلٰى

كُلِّ غَائِبَةٍ لِّىْ بِخَيْرٍ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ

اَسْأَلُكَ عِيْشَةً تَقِيَّةً وَّمِيْتَةً سَوِيَّةً

وَّمَرَدًّا غَيْرَ مَخْزِىٍّ وَّلَا فَاضِحٍ ۞

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ ضَعِيْفٌ فَقَوِّ فِىْ رِضَاكَ

ضُعْفِىْ وَخُذْ اِلَى الْخَيْرِ بِنَاصِيَتِىْ وَاجْعَلِ

الْاِسْلَامَ مُنْتَهٰى رِضَائِىْ وَاِنِّىْ ذَلِيْلٌ

فَاَعِزَّنِىْ وَاِنِّىْ فَقِيْرٌ فَارْزُقْنِىْ ۞ اَللّٰهُمَّ

اِنِّىْٓ اَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَسْأَلَةِ وَخَيْرَ الدُّعَاءِ

وَخَيْرَ النَّجَاحِ وَخَيْرَ الْعَمَلِ وَخَيْرَ
الثَّوَابِ وَخَيْرَ الْحَيٰوةِ وَخَيْرَ الْمَمَاتِ
وَثَبِّتْنِیْ وَثَقِّلْ مَوَازِيْنِیْ وَحَقِّقْ اِيْمَانِیْ
وَارْفَعْ دَرَجَتِیْ وَتَقَبَّلْ صَلَاتِیْ وَاَسْئَلُكَ
الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ
وَخَوَاتِمَهٗ وَجَوَامِعَهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ
وَظَاهِرَهٗ وَبَاطِنَهٗ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ
خَيْرَ مَآ اٰتِیْ وَخَيْرَ مَآ اَفْعَلُ وَخَيْرَ مَآ
اَعْمَلُ وَخَيْرَ مَا بَطَنَ وَخَيْرَ مَا ظَهَرَ ۞
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَیَّ عِنْدَ

كِبَرِ سِنِّيْ وَانْقِطَاعِ عُمْرِيْ ۞ وَاجْعَلْ
خَيْرَ عُمْرِيْ اٰخِرَهٗ وَخَيْرَ عَمَلِيْ
خَوَاتِيْمَهٗ وَخَيْرَ اَيَّامِيْ يَوْمَ اَلْقَاكَ
فِيْهِ ۞ يَا وَلِيَّ الْاِسْلَامِ وَاَهْلِهٖ ثَبِّتْنِيْ
بِهٖ حَتّٰٓى اَلْقَاكَ ۞ اَسْاَلُكَ غِنَايَ
وَغِنَا مَوْلَايَ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ سُوْٓءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ اَعُوْذُ
بِعِزَّتِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِيْ
وَمِنْ جَهْدِ الْبَلَآءِ وَدَرْكِ الشَّقَآءِ
وَسُوْٓءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ وَمِنْ
شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ

وَمِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ
اَعْلَمْ وَمِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ
عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَ ةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ
سَخَطِكَ وَمِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَمِنْ شَرِّ
بَصَرِيْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِيْ وَمِنْ شَرِّ
قَلْبِيْ وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّيْ وَمِنَ الْفَاقَةِ
وَمِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ وَمِنَ الْهَدْمِ
وَمِنَ التَّرَدِّيْ وَمِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ
وَاَنْ يَّتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطٰنُ عِنْدَ
الْمَوْتِ وَمِنْ اَنْ اَمُوْتَ فِيْ سَبِيْلِكَ
مُدْبِرًا وَّاَنْ اَمُوْتَ لَدِيْغًا ۞

اَلْمَنْزِلُ الثَّالِثُ

تیسری منزل — پیر

خُطْبَة

قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُكَ يَا خَيْرَ مَأْمُوْلٍ ۞ وَاَكْرَمَ مَسْئُوْلٍ ۞ عَلٰى مَا عَلَّمْتَنَا مِنَ الْمُنَاجَاةِ الْمَقْبُوْلِ ۞ مِنْ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ۞ فَصَلِّ عَلَيْهِ مَا اخْتَلَفَ الدَّبُوْرُ وَالْقَبُوْلُ ۞ وَانْشَعَبَتِ الْفُرُوْعُ مِنَ الْاُصُوْلِ ۞ ثُمَّ نَسْئَلُكَ بِمَا سَنَقُوْلُ ۞ وَمِنَّا السُّؤَالُ وَمِنْكَ الْقَبُوْلُ ۞

اَلْمَنْزِلُ الثَّالِثُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ صَبُوْرًا وَّاجْعَلْنِيْ
شَكُوْرًا وَّاجْعَلْنِيْ فِيْ عَيْنِيْ صَغِيْرًا
وَّفِيْٓ اَعْيُنِ النَّاسِ كَبِيْرًا ۞ اَللّٰهُمَّ
ضَعْ فِيْٓ اَرْضِنَا بَرَكَتَهَا وَزِيْنَتَهَا
وَسَكَنَهَا وَلَا تَحْرِمْنِيْ بَرَكَةَ مَآ
اَعْطَيْتَنِيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ فِيْمَآ اَحْرَمْتَنِيْ ۞
اَللّٰهُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِيْ فَاَحْسِنْ خُلُقِيْ ۞
وَاَذْهِبْ غَيْظَ قَلْبِيْ وَاَجِرْنِيْ مِنْ
مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ مَآ اَحْيَيْتَنَا ۞
اَللّٰهُمَّ لَقِّنِّيْ حُجَّةَ الْاِيْمَانِ عِنْدَ

الْمَمَاتِ ۞ رَبِّ اَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ
هٰذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهٗ ط اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْٓ اَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهٗ
وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَهُدَاهُ ۞
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ
فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ ط
اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِيْ وَاٰمِنْ رَّوْعَتِيْ ط
اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيَّ
وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَّمِيْنِيْ وَعَنْ
شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ
اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ ۞ يَا حَيُّ

يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ اَصْلِحْ
لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنِيْٓ اِلٰى نَفْسِيْ
طَرْفَةَ عَيْنٍ ۞ اَسْاَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ
الَّذِيْٓ اَشْرَقَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ
وَبِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَكَ وَبِحَقِّ السَّآئِلِيْنَ
عَلَيْكَ اَنْ تُقِيْلَنِيْ وَاَنْ تُجِيْرَنِيْ
مِنَ النَّارِ بِقُدْرَتِكَ ۞ اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْ اَوَّلَ هٰذَا النَّهَارِ صَلَاحًا
وَّاَوْسَطَهٗ فَلَاحًا وَّاٰخِرَهٗ نَجَاحًا
اَسْاَلُكَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَآ اَرْحَمَ
الرّٰحِمِيْنَ ۞ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ

وَاخْسِئْ شَيْطٰنِىْ وَفُكَّ رِهَانِىْ وَثَقِّلْ

مِيْزَانِىْ وَاجْعَلْنِىْ فِى النَّدِيِّ الْاَعْلٰى ۞

اَللّٰهُمَّ قِنِىْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ

عِبَادَكَ ۞ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ

وَمَآ اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرْضِيْنَ وَمَآ

اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيٰطِيْنِ وَمَآ اَضَلَّتْ

كُنْ لِّىْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ

اَجْمَعِيْنَ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَىَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ

اَوْ اَنْ يَّطْغٰى عَزَّ جَارُكَ وَتَبَارَكَ

اسْمُكَ ۞ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ لَا شَرِيْكَ

لَكَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَسْتَغْفِرُكَ

لِذَنْبِیْ وَاَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ ۞ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ
وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ ۞ اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ
مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ۞ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ
وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ ۞
اِهْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِیْهِ مِنَ
الْحَقِّ بِاِذْنِكَ ۞ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ
قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا
وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَّمِیْنِیْ
نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِیْ نُوْرًا وَّخَلْفِیْ

نُوْرًا وَّمِنْ اَمَامِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ
لِّيْ نُوْرًا وَّفِيْ عَصَبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ
لَحْمِيْ نُوْرًا وَّفِيْ دَمِيْ نُوْرًا وَّفِيْ
شَعْرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَشَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ
لِسَانِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ نَفْسِيْ نُوْرًا
وَّاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْنِيْ نُوْرًا
وَّاجْعَلْ مِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا وَّمِنْ
تَحْتِيْ نُوْرًا ط اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ نُوْرًا ۞
اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَآ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ
وَسَهِّلْ لَنَآ اَبْوَابَ رِزْقِكَ ۞
اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِيْ مِنَ الشَّيْطٰنِ ط

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ۞
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیۡ خَطَایَایَ وَ ذُنُوْبِیۡ
كُلَّھَا ۔ اَللّٰھُمَّ انْعَشْنِیۡ وَ اَحْیِنِیۡ
وَارْزُقْنِیۡ وَاھْدِنِیۡ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ
وَالْاَخْلَاقِ اِنَّہٗ لَایَھْدِیۡ لِصَالِحِھَا
وَلَا یَصْرِفُ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ ۞ اَللّٰھُمَّ
اِنِّیۡ اَسْأَلُكَ رِزْقًا طَیِّبًا وَّعِلْمًا نَّافِعًا
وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا ۞ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ عَبْدُكَ
وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِیَتِیۡ
بِیَدِكَ مَاضٍ فِیَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ
فِیَّ قَضَآؤُكَ اَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ

هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ
اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ
اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَأْثَرْتَ
بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ
تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ
وَنُوْرَ بَصَرِيْ وَجَلَآءَ حُزْنِيْ وَذَهَابَ
هَمِّيْ ۞ اَللّٰهُمَّ اِلٰـهَ جِبْرَئِيْلَ
وَمِيْكَآئِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَاِلٰهَ اِبْرَاهِيْمَ
وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ عَافِنِيْ وَلَا
تُسَلِّطَنَّ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ عَلَيَّ
بِشَيْءٍ لَّا طَاقَةَ لِيْ بِهٖ ۞ اَللّٰهُمَّ

اِكْفِنِىْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ

وَاَغْنِنِىْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ۞

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَسْمَعُ كَلَامِىْ وَتَرٰى

مَكَانِىْ وَتَعْلَمُ سِرِّىْ وَعَلَانِيَتِىْ

لَا يَخْفٰى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِّنْ اَمْرِىْ

وَاَنَا الْبَآئِسُ الْفَقِيْرُ الْمُسْتَغِيْثُ

الْمُسْتَجِيْرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ

الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِىْ اَسْأَلُكَ مَسْئَلَةَ

الْمِسْكِيْنِ وَاَبْتَهِلُ اِلَيْكَ ابْتِهَالَ

الْمُذْنِبِ الذَّلِيْلِ وَاَدْعُوْكَ دُعَآءَ

الْخَآئِفِ الضَّرِيْرِ وَدُعَآءَ مَنْ

خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهٗ وَفَاضَتْ لَكَ
عَبْرَتُهٗ وَذَلَّ لَكَ جِسْمُهٗ وَرَغِمَ
لَكَ اَنْفُهٗ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِىْ بِدُعَآئِكَ
شَقِيًّا وَّكُنْ بِىْ رَءُوْفًا رَّحِيْمًا يَّا خَيْرَ
الْمَسْئُوْلِيْنَ وَيَا خَيْرَ الْمُعْطِيْنَ اَللّٰهُمَّ
اِلَيْكَ اَشْكُوْ ضُعْفَ قُوَّتِىْ وَقِلَّةَ
حِيْلَتِىْ وَهَوَانِىْ عَلَى النَّاسِ
يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ اِلٰى مَنْ تَكِلُنِىْٓ
اِلٰى عَدُوٍّ يَّتَهَجَّمُنِىْٓ اَمْ اِلٰى قَرِيْبٍ
مَّلَّكْتَهٗٓ اَمْرِىْٓ اِنْ لَّمْ تَكُنْ
سَاخِطًا عَلَىَّ فَلَآ اُبَالِىْ غَيْرَ

اَنَّ عَافِيَتَكَ اَوْسَعُ لِيْ ۞ اَللّٰهُمَّ
اِنَّا نَسْأَلُكَ قُلُوْبًا اَوَّاهَةً مُّخْبِتَةً
مُّنِيْبَةً فِيْ سَبِيْلِكَ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ
اَسْأَلُكَ اِيْمَانًا يُّبَاشِرُ قَلْبِيْ
وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰٓى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا
يُصِيْبُنِيْٓ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَرِضًى
مِّنَ الْمَعِيْشَةِ بِمَا قَسَمْتَ لِيْ ۞
اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِيْ تَقُوْلُ
وَخَيْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُّنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ
وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَآءِ وَالْاَدْوَآءِ

نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ
نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمِنْ جَارِ السُّوْٓءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَةِ
فَاِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ وَغَلَبَةِ
الْعَدُوِّ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ وَمِنَ الْجُوْعِ
فَاِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَمِنَ الْخِيَانَةِ
فَبِئْسَتِ الْبِطَانَةُ وَاَنْ نَّرْجِعَ عَلٰٓى
اَعْقَابِنَآ اَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِيْنِنَا وَمِنَ
الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَمِنْ
يَّوْمِ السُّوْٓءِ وَمِنْ لَّيْلَةِ السُّوْٓءِ وَمِنْ
سَاعَةِ السُّوْٓءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْٓءِ ۞

اَلْمَنْزِلُ الرَّابِعُ

چوتھی منزل — منگل

خُطْبَةٌ

قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُكَ يَا خَيْرَ مَأْمُوْلٍ ۞ وَأَكْرَمَ مَسْئُوْلٍ عَلٰى

مَا عَلَّمْتَنَا مِنَ الْمُنَاجَاةِ الْمَقْبُوْلِ ۞ مِنْ قُرُبٰتٍ

عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ۞ فَصَلِّ عَلَيْهِ

مَا اخْتَلَفَ الدَّبُوْرُ وَالْقَبُوْلُ ۞ وَانْشَعَبَتِ

الْفُرُوْعُ مِنَ الْاُصُوْلِ ۞ ثُمَّ نَسْئَلُكَ بِمَا

سَنَقُوْلُ ۞ وَمِنَّا السُّؤَالُ وَمِنْكَ الْقَبُوْلُ ۞

اَلْمَنْزِلُ الرَّابِعُ یَوْمَ الثُّلٰثَآءِ

اَللّٰھُمَّ لَکَ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ
وَمَمَاتِیْ وَاِلَیْکَ مَاٰبِیْ وَلَکَ رَبِّ
تُرَاثِیْ ۞ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِ
مَا تَجِیْٓءُ بِہِ الرِّیَاحُ ۞ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْٓ
اُعَظِّمُ شُکْرَکَ وَاُکْثِرُ ذِکْرَکَ وَاَتَّبِعُ
نَصِیْحَتَکَ وَاَحْفَظُ وَصِیَّتَکَ ط
اَللّٰھُمَّ اِنَّ قُلُوْبَنَا وَنَوَاصِیَنَا وَجَوَارِحَنَا
بِیَدِکَ لَمْ تُمَلِّکْنَا مِنْھَا شَیْئًا فَاِذَا
فَعَلْتَ ذٰلِکَ بِنَا فَکُنْ اَنْتَ وَلِیَّنَا
وَاھْدِنَآ اِلٰی سَوَآءِ السَّبِیْلِ ۞ اَللّٰھُمَّ

اِجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ الْاَشْيَآءِ اِلَيَّ
وَاجْعَلْ خَشْيَتَكَ اَخْوَفَ الْاَشْيَآءِ
عِنْدِيْ وَاقْطَعْ عَنِّيْ حَاجَاتِ الدُّنْيَا
بِالشَّوْقِ اِلٰى لِقَآئِكَ وَاِذَآ اَقْرَرْتَ
اَعْيُنَ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ دُنْيَاهُمْ
فَاَقْرِرْ عَيْنِيْ مِنْ عِبَادَتِكَ ۞ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْٓ اَسْاَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَالْاَمَانَةَ
وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضٰى بِالْقَدْرِ ۞
اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ شُكْرًا وَّلَكَ الْمَنُّ
فَضْلًا ط اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْاَلُكَ التَّوْفِيْقَ
لِمَحَآبِّكَ مِنَ الْاَعْمَالِ وَصِدْقَ

التَّوَكُّلِ عَلَيْكَ وَحُسْنَ الظَّنِّ بِكَ ؕ
اَللّٰهُمَّ افْتَحْ مَسَامِعَ قَلْبِىْ لِذِكْرِكَ
وَارْزُقْنِىْ طَاعَتَكَ وَطَاعَةَ رَسُوْلِكَ
وَعَمَلًا بِكِتَابِكَ ۞ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِىْٓ
اَخْشَاكَ كَاَنِّىْٓ اَرَاكَ اَبَدًا حَتّٰى اَلْقَاكَ
وَاَسْعِدْنِىْ بِتَقْوَاكَ وَلَا تُشْقِنِىْ
بِمَعْصِيَتِكَ ؕ اَللّٰهُمَّ الْطُفْ بِىْ فِىْ تَيْسِيْرِ
كُلِّ عَسِيْرٍ فَاِنَّ تَيْسِيْرَ كُلِّ عَسِيْرٍ عَلَيْكَ
يَسِيْرٌ وَّاَسْأَلُكَ الْيُسْرَ وَالْمُعَافَاةَ فِى
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ اَللّٰهُمَّ اعْفُ عَنِّىْ
فَاِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ ۞ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِىْ

مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِیْ مِنَ الرِّيَآءِ وَلِسَانِیْ
مِنَ الْكَذِبِ وَعَيْنِیْ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّكَ
تَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِی
الصُّدُوْرُ ۞ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ عَيْنَيْنِ
هَطَّالَتَيْنِ تَسْقِيَانِ الْقَلْبَ بِذُرُوْفِ
الدَّمْعِ مِنْ خَشْيَتِكَ قَبْلَ اَنْ تَكُوْنَ
الدُّمُوْعُ دَمًا وَّالْاَضْرَاسُ جَمْرًا ۞
اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ قُدْرَتِكَ وَاَدْخِلْنِیْ فِیْ
رَحْمَتِكَ وَاقْضِ اَجَلِیْ فِیْ طَاعَتِكَ
وَاخْتِمْ لِیْ بِخَيْرِ عَمَلِیْ وَاجْعَلْ ثَوَابَهُ
الْجَنَّةَ ۞ اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ كَاشِفَ

الْغَمِّ مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ رَحْمٰنَ
الدُّنْيَا وَرَحِيْمَهَآ اَنْتَ تَرْحَمُنِيْ
فَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَةٍ تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ
رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ
اَسْئَلُكَ مِنْ فُجَآءَةِ الْخَيْرِ وَاَعُوْذُ
بِكَ مِنْ فُجَآءَةِ الشَّرِّ ۞ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ
السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَعُوْدُ
السَّلَامُ اَسْئَلُكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
اَنْ تَسْتَجِيْبَ لَنَا دَعْوَتَنَا وَاَنْ تُعْطِيَنَا
رَغْبَتَنَا وَاَنْ تُغْنِيَنَا عَمَّنْ اَغْنَيْتَهٗ
عَنَّا مِنْ خَلْقِكَ ۞ اَللّٰهُمَّ خُذْ لِيْ

وَاخْتَرْ لِیْ ۞ اَللّٰھُمَّ اَرْضِنِیْ بِقَضَآئِکَ
وَبَارِکْ لِیْ فِیْ مَا قُدِّرَ لِیْ حَتّٰی
لَآ اُحِبَّ تَعْجِیْلَ مَآ اَخَّرْتَ وَلَا
تَاْخِیْرَ مَا عَجَّلْتَ ۞ اَللّٰھُمَّ لَاعَیْشَ
اِلَّاعَیْشُ الْاٰخِرَۃِ ۞ اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ
مِسْکِیْنًا وَّ اَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاحْشُرْنِیْ
فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ ۞ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ
مِنَ الَّذِیْنَ اِذَآ اَحْسَنُوا اسْتَبْشَرُوْا
وَاِذَآ اَسَآءُ وا اسْتَغْفَرُوْا ۞ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ
اَسْئَلُکَ رَحْمَۃً مِّنْ عِنْدِکَ تَھْدِیْ
بِھَا قَلْبِیْ وَتَجْمَعُ بِھَآ اَمْرِیْ وَتَلُمُّ

بِهَا شَعْثِیْ وَتُصْلِحُ بِهَا دِیْنِیْ
وَتَقْضِیْ بِهَا دَیْنِیْ وَتَحْفَظُ بِهَا
غَآئِبِیْ وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِیْ وَتُبَیِّضُ
بِهَا وَجْهِیْ وَتُزَكِّیْ بِهَا عَمَلِیْ
وَتُلْهِمُنِیْ بِهَا رَشَدِیْ وَتَرُدُّ بِهَا
اُلْفَتِیْ وَتَعْصِمُنِیْ بِهَا مِنْ كُلِّ
سُوْٓءٍ ❁ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْٓ اِیْمَانًا لَّا
یَرْتَدُّ وَیَقِیْنًا لَّیْسَ بَعْدَهٗ كُفْرٌ
وَّرَحْمَةً اَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ
فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ❁ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ
اَسْئَلُكَ الْفَوْزَ فِی الْقَضَآءِ وَنُزُلَ

الشُّهَدَآءِ وَعَيْشَ السُّعَدَآءِ وَمُرَافَقَةَ
الْاَنْبِيَآءِ وَالنَّصْرَ عَلَى الْاَعْدَآءِ اِنَّكَ
سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۞ اَللّٰهُمَّ مَا قَصُرَ
عَنْهُ رَأْيِيْ وَضَعُفَ عَنْهُ عَمَلِيْ
وَلَمْ تَبْلُغْهُ مُنْيَتِيْ وَمَسْأَلَتِيْ مِنْ
خَيْرٍ وَّعَدْتَّهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ
اَوْ خَيْرٍ اَنْتَ مُعْطِيْهِ اَحَدًا مِّنْ
عِبَادِكَ فَاِنِّيْٓ اَرْغَبُ اِلَيْكَ فِيْهِ
وَاَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۞
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِيْ وَاِنْ
قَصُرَ رَأْيِيْ وَضَعُفَ عَمَلِيْ افْتَقَرْتُ

إِلَى رَحْمَتِكَ فَأَسْأَلُكَ يَا قَاضِيَ الْأُمُوْرِ
وَيَا شَافِيَ الصُّدُوْرِ كَمَا تُجِيْرُ بَيْنَ
الْبُحُوْرِ أَنْ تُجِيْرَنِيْ مِنْ عَذَابِ
السَّعِيْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُوْرِ وَمِنْ
فِتْنَةِ الْقُبُوْرِ ۞ اَللّٰهُمَّ ذَا الْحَبْلِ
الشَّدِيْدِ وَالْأَمْرِ الرَّشِيْدِ أَسْأَلُكَ
الْأَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيْدِ وَالْجَنَّةَ يَوْمَ
الْخُلُوْدِ مَعَ الْمُقَرَّبِيْنَ الشُّهُوْدِ
الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ الْمُوْفِيْنَ بِالْعُهُوْدِ
إِنَّكَ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ وَّإِنَّكَ تَفْعَلُ مَا
تُرِيْدُ ۞ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِيْنَ مُهْتَدِيْنَ

غَيْرَ ضَآلِّيْنَ وَلَا مُضِلِّيْنَ سِلْمًا
لِّاَوْلِيَآئِكَ وَحَرْبًا لِّاَعْدَآئِكَ نُحِبُّ
بِحُبِّكَ مَنْ اَحَبَّكَ وَنُعَادِيْ بِعَدَاوَتِكَ
مَنْ خَالَفَكَ مِنْ خَلْقِكَ ۞ اَللّٰهُمَّ
هٰذَا الدُّعَآءُ وَعَلَيْكَ الْاِجَابَةُ وَهٰذَا
الْجَهْدُ وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ ط اَللّٰهُمَّ لَا
تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَّلَا
تَنْزِعْ مِنِّيْ صَالِحَ مَآ اَعْطَيْتَنِيْ ۞
اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ لَسْتَ بِاِلٰهٍ اِسْتَحْدَثْنَاهُ
وَلَا بِرَبٍّ يَّبِيْدُ ذِكْرُهُ ابْتَدَعْنَاهُ وَلَا
عَلَيْكَ شُرَكَآءُ يَقْضُوْنَ مَعَكَ وَلَا كَانَ

لَنَا قَبْلَكَ مِنْ اِلٰهٍ نَّلْجَاُ اِلَيْهِ

وَنَذَرُكَ وَلَآ اَعَانَكَ عَلٰى خَلْقِكَ

اَحَدٌ فَنُشْرِكَهٗ فِيْكَ ط تَبَارَكْتَ

وَتَعَالَيْتَ فَنَسْأَلُكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ

اغْفِرْ لِيْ ۞ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِيْ

وَاَنْتَ تَوَفّٰهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا

اِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ

عِبَادَكَ الصّٰلِحِيْنَ وَاِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْ

لَهَا وَارْحَمْهَا ۞ اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِّيْ بِالْعِلْمِ

وَزَيِّنِّيْ بِالْحِلْمِ وَاَكْرِمْنِيْ بِالتَّقْوٰى

وَجَمِّلْنِيْ بِالْعَافِيَةِ ۞ اَللّٰهُمَّ لَا يُدْرِكُنِيْ

زَمَانٌ وَّلَا يُدْرِكُوْا زَمَانًا لَّا يُتَّبَعُ فِيْهِ
الْعَلِيْمُ وَلَا يُسْتَحْيٰى فِيْهِ مِنَ الْحَلِيْمِ
قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الْاَعَاجِمِ وَاَلْسِنَتُهُمْ
اَلْسِنَةُ الْعَرَبِ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَتَّخِذُ
عِنْدَكَ عَهْدًا لَّنْ تُخْلِفَنِيْهِ فَاِنَّمَآ
اَنَا بَشَرٌ فَاَيَّمَا مُؤْمِنٍ اٰذَيْتُهٗٓ
اَوْ شَتَمْتُهٗٓ اَوْجَلَدْتُّهٗٓ اَوْلَعَنْتُهٗ
فَاجْعَلْهَا لَهٗ صَلٰوةً وَّ زَكٰوةً وَّقُرْبَةً
تُقَرِّبُهٗ بِهَآ اِلَيْكَ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَعُوْذُ
بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَمِنَ الشِّقَاقِ
وَالنِّفَاقِ وَسُوْٓءِ الْاَخْلَاقِ وَمِنْ شَرِّ

مَا تَعْلَمُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ
اَهْلِ النَّارِ وَمِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ
اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَّمِنْ شَرِّ
مَآ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ وَاَعُوْذُ
بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ
وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ وَمِنْ شَرِّ
نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ
وَاَنْ نَّقْتَرِفَ عَلٰٓى اَنْفُسِنَا سُوْٓءًا
اَوْ نَجُرَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ اَوْ اَكْتَسِبَ
خَطِيْٓئَةً اَوْ ذَنْبًا لَّا تَغْفِرُهٗ وَمِنْ
ضِيْقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۞

المنزل الخامس

پانچویں منزل — بدھ

خطبہ

قربت عند الله وصلوات الرسول

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدك يا خير مامول ۞ واكرم مسئول ۞ على
ما علمتنا من المناجاة المقبول ۞ من قربت
عند الله وصلوات الرسول ۞ فصل عليه
ما اختلف الدبور والقبول ۞ وانشعبت
الفروع من الاصول ۞ ثم نسئلك بما
سنقول ۞ ومنا السؤال ومنك القبول ۞

اَلْمَنْزِلُ الْخَامِسُ يَوْمَ الْاَرْبَعَاءِ

اَللّٰهُمَّ حَصِّنْ فَرْجِيْ وَيَسِّرْلِيْ اَمْرِيْ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ تَمَامَ الْوُضُوْءِ وَتَمَامَ الصَّلٰوةِ وَتَمَامَ رِضْوَانِكَ وَتَمَامَ مَغْفِرَتِكَ ۞ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِيَمِيْنِيْ ۞ اَللّٰهُمَّ غَشِّنِيْ بِرَحْمَتِكَ وَجَنِّبْنِيْ عَذَابَكَ ۞ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَيَّ يَوْمَ تَزِلُّ فِيْهِ الْاَقْدَامُ ۞ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مُفْلِحِيْنَ ۞ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ اَقْفَالَ قُلُوْبِنَا بِذِكْرِكَ وَاَتْمِمْ عَلَيْنَا نِعْمَتَكَ وَاَسْبِغْ عَلَيْنَا

مِنْ فَضْلِكَ وَاجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ
الصّٰلِحِيْنَ ۞ اَللّٰهُمَّ اٰتِنِيْ اَفْضَلَ
مَا تُؤْتِيْ عِبَادَكَ الصّٰلِحِيْنَ ۞ اَللّٰهُمَّ
اَحْيِنِيْ مُسْلِمًا وَّاَمِتْنِيْ مُسْلِمًا ۞ اَللّٰهُمَّ
عَذِّبِ الْكَفَرَةَ وَاَلْقِ فِيْ قُلُوْبِهِمُ
الرُّعْبَ وَخَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَاَنْزِلْ
عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ ط اَللّٰهُمَّ عَذِّبِ
الْكَفَرَةَ اَهْلَ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ الَّذِيْنَ
يَجْحَدُوْنَ اٰيَاتِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ
وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَيَتَعَدَّوْنَ
حُدُوْدَكَ وَيَدْعُوْنَ مَعَكَ اِلٰهًا اٰخَرَ

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ عَمَّا
يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ۞ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَصْلِحْهُمْ
وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ
وَاجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَالْحِكْمَةَ
وَثَبِّتْهُمْ عَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِكَ وَاَوْزِعْهُمْ
اَنْ يَّشْكُرُوْا نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ
عَلَيْهِمْ وَاَنْ يُّوْفُوْا بِعَهْدِكَ الَّذِيْ
عَاهَدْتَّهُمْ عَلَيْهِ وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ
وَعَدُوِّهِمْ اِلٰهَ الْحَقِّ سُبْحٰنَكَ لَآ اِلٰهَ

غَيْرُكَ اِغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ
عَمَلِيْ اِنَّكَ تَغْفِرُ الذُّنُوْبَ لِمَنْ تَشَآءُ
وَاَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ يَا غَفَّارُ اغْفِرْ لِيْ
يَا تَوَّابُ تُبْ عَلَيَّ يَا رَحْمٰنُ ارْحَمْنِيْ
يَا عَفُوُّ اعْفُ عَنِّيْ يَا رَءُوْفُ ارْءُفْ
بِيْ يَا رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ
الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَطَوِّقْنِيْ حُسْنَ
عِبَادَتِكَ يَا رَبِّ اَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ
كُلِّهٖ يَا رَبِّ افْتَحْ لِيْ بِخَيْرٍ وَّاخْتِمْ لِيْ
بِخَيْرٍ وَّقِنِي السَّيِّاٰتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ
يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ

الْعَظِيْمُ ۞ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهٗ وَلَكَ
الشُّكْرُ كُلُّهٗ وَلَكَ الْمُلْكُ كُلُّهٗ وَلَكَ الْخَلْقُ
كُلُّهٗ بِيَدِكَ الْخَيْرُ كُلُّهٗ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ الْاَمْرُ
كُلُّهٗ اَسْأَلُكَ الْخَيْرَ كُلَّهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ
الشَّرِّ كُلِّهٖ ۞ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ غَيْرُهٗ ط
اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّيْ الْهَمَّ وَالْحُزْنَ ط اَللّٰهُمَّ
بِحَمْدِكَ انْصَرَفْتُ وَبِذَنْبِيْ اعْتَرَفْتُ ۞ اَللّٰهُمَّ
اِلٰهِيْ وَاِلٰهَ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ
وَاِلٰهَ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَآئِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ
اَسْأَلُكَ اَنْ تَسْتَجِيْبَ دَعْوَتِيْ فَاِنِّيْ
مُضْطَرٌّ وَّتَعْصِمَنِيْ فِيْ دِيْنِيْ فَاِنِّيْ

مُبْتَلًى وَّتَنَالَنِی بِرَحْمَتِكَ فَاِنِّی مُذْنِبٌ

وَّتَنْفِیَ عَنِّی الْفَقْرَ فَاِنِّی مُتَمَسْكِنٌ ۞

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ السَّآئِلِیْنَ

عَلَیْكَ فَاِنَّ لِلسَّآئِلِ عَلَیْكَ حَقًّا اَیَّمَا

عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ مِّنْ اَهْلِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ

تَقَبَّلْتَ دَعْوَتَهُمْ وَاسْتَجَبْتَ دُعَآءَهُمْ

اَنْ تُشْرِكَنَا فِیْ صَالِحِ مَا یَدْعُوْنَكَ

فِیْهِ وَاَنْ تُشْرِكَهُمْ فِیْ صَالِحِ مَا

نَدْعُوْكَ فِیْهِ وَاَنْ تُعَافِیَنَا وَاِیَّاهُمْ

وَاَنْ تَقْبَلَ مِنَّا وَمِنْهُمْ وَاَنْ تَجَاوَزَ

عَنَّا وَعَنْهُمْ فَاِنَّنَا اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ

وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۞
اَللّٰهُمَّ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَاجْعَلْ
فِي الْمُصْطَفَيْنَ مَحَبَّتَهٗ وَفِي الْاَعْلَيْنَ
دَرَجَتَهٗ وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ ذِكْرَهٗ ۞
اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ مِنْ عِنْدِكَ وَاَفِضْ
عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ وَاَسْبِغْ عَلَيَّ مِنْ
رَّحْمَتِكَ وَاَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ ۞
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَتُبْ عَلَيَّ
اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۞ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْأَلُكَ تَوْفِيْقَ اَهْلِ الْهُدٰى
وَاَعْمَالَ اَهْلِ الْيَقِيْنِ وَمُنَاصَحَةَ

اَهْلِ التَّوْبَةِ وَعَزْمَ اَهْلِ الصَّبْرِ
وَجِدَّ اَهْلِ الْخَشْيَةِ وَطَلَبَ اَهْلِ
الرَّغْبَةِ وَتَعَبُّدَ اَهْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ
اَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰى اَلْقَاكَ ۞ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ مَخَافَةً تَحْجُزُنِيْ عَنْ
مَّعَاصِيْكَ حَتّٰٓى اَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلًا
اَسْتَحِقُّ بِهٖ رِضَاكَ وَحَتّٰٓى اُنَاصِحَكَ
بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِّنْكَ وَحَتّٰٓى اُخْلِصَ
لَكَ النَّصِيْحَةَ حَيَآءً مِّنْكَ وَحَتّٰٓى
اَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا
وَحُسْنَ ظَنٍّۢ بِكَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ

اَللّٰهُمَّ لَا تُهْلِكْنَا فُجَآءَةً وَّلَا تَاْخُذْنَا
بَغْتَةً وَّلَا تُغْفِلْنَا عَنْ حَقٍّ وَّلَا
وَصِيَّةٍ ۞ اَللّٰهُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِيْ فِيْ
قَبْرِيْ ؕ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ
وَاجْعَلْهُ لِيْ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّهُدًى وَّرَحْمَةً ؕ
اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِيْ مِنْهُ مَا نَسِيْتُ وَعَلِّمْنِيْ
مِنْهُ مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِيْ تِلَاوَتَهٗ
اٰنَآءَ الَّيْلِ وَاٰنَآءَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِيْ
حُجَّةً يَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۞ اَللّٰهُمَّ اَنَا
عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ
نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ اَتَقَلَّبُ فِيْ قَبْضَتِكَ

وَاُصَدِّقُ بِلِقَآئِكَ وَاُوْمِنُ بِوَعْدِكَ اَمَرْتَنِيْ
فَعَصَيْتُ وَنَهَيْتَنِيْ فَاَتَيْتُ هٰذَا مَكَانُ
الْعَآئِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ
سُبْحَانَكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ اِنَّهٗ
لَايَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ ۞ اَللّٰهُمَّ لَكَ
الْحَمْدُ وَاِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى وَبِكَ الْمُسْتَغَاثُ
وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا
بِاللّٰهِ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ
سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَآ اُحْصِيْ ثَنَآءً عَلَيْكَ
اَنْتَ كَمَآ اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ

نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نَزِلَّ اَوْ نَزِلَّ اَوْ نَضِلَّ
اَوْنَظْلِمَ اَوْ يُظْلَمَ عَلَيْنَآ اَوْنَجْهَلَ اَوْيُجْهَلَ
عَلَيْنَآ اَوْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَعُوْذُ بِنُوْرِ
وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ الَّذِىْٓ اَضَآءَتْ لَهُ
السَّمٰوٰتُ وَاَشْرَقَتْ لَهُ الظُّلُمٰتُ وَصَلُحَ
عَلَيْهِ اَمْرُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَنْ تُحِلَّ عَلَىَّ
غَضَبَكَ وَتُنْزِلَ عَلَىَّ سَخَطَكَ وَلَكَ
الْعُتْبٰى حَتّٰى تَرْضٰى وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِكَ ط اَللّٰهُمَّ وَاقِيَةً كَوَاقِيَةِ الْوَلِيْدِ ط
اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ
الْاَعْمَيَيْنِ السَّيْلِ وَالْبَعِيْرِ الصَّئُوْلِ ۞

اَلْمَنْزِلُ السَّادِسُ

چھٹی منزل — جمعرات

خُطْبَۃٌ

قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُكَ يَا خَيْرَ مَأْمُوْلٍ ۞ وَاَكْرَمَ مَسْئُوْلٍ ۞ عَلٰى مَا عَلَّمْتَنَا مِنَ الْمُنَاجَاةِ الْمَقْبُوْلِ ۞ مِنْ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ۞ فَصَلِّ عَلَيْهِ مَا اخْتَلَفَ الدَّبُوْرُ وَالْقَبُوْلُ ۞ وَانْشَعَبَتِ الْفُرُوْعُ مِنَ الْاُصُوْلِ ۞ ثُمَّ نَسْئَلُكَ بِمَا سَنَقُوْلُ ۞ وَمِنَّا السُّؤَالُ وَمِنْكَ الْقَبُوْلُ ۞

اَلْمَنْزِلُ السَّادِسُ یَوْمَ الْخَمِیْسِ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِمُحَمَّدٍ نَّبِیِّكَ
وَاِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلِكَ وَمُوْسٰی نَجِیِّكَ وَعِیْسٰی
رُوْحِكَ وَكَلِمَتِكَ وَبِكَلَامِ مُوْسٰی وَاِنْجِیْلِ
عِیْسٰی وَزَبُوْرِ دَاوٗدَ وَفُرْقَانِ مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبِكُلِّ وَحْیٍ
اَوْحَیْتَهٗ اَوْقَضَاءٍ قَضَیْتَهٗ اَوْسَائِلٍ
اَعْطَیْتَهٗ اَوْفَقِیْرٍ اَغْنَیْتَهٗ اَوْغَنِیٍّ
اَفْقَرْتَهٗ اَوْضَالٍّ هَدَیْتَهٗ وَاَسْأَلُكَ
بِاسْمِكَ الَّذِیْ وَضَعْتَهٗ عَلَی الْاَرْضِ
فَاسْتَقَرَّتْ وَعَلَی السَّمٰوٰتِ فَاسْتَقَلَّتْ

وَعَلَى الْجِبَالِ فَرَسَتْ وَاَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ
الَّذِى اسْتَقَرَّ بِهٖ عَرْشُكَ وَاَسْأَلُكَ
بِاسْمِكَ الطَّاهِرِ الْمُطَهَّرِ الْمُنَزَّلِ فِىْ
كِتَابِكَ مِنْ لَّدُنْكَ وَبِاسْمِكَ الَّذِىْ
وَضَعْتَهٗ عَلَى النَّهَارِ فَاسْتَنَارَ وَعَلَى
اللَّيْلِ فَاَظْلَمَ وَبِعَظَمَتِكَ وَكِبْرِيَائِكَ
وَبِنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تَرْزُقَنِىَ الْقُرْاٰنَ
الْعَظِيْمَ وَتُخَلِّطَهٗ بِلَحْمِىْ وَدَمِىْ
وَسَمْعِىْ وَبَصَرِىْ وَتَسْتَعْمِلَ بِهٖ جَسَدِىْ
بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ فَاِنَّهٗ لَاحَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ اِلَّا بِكَ ط اَللّٰهُمَّ لَا تُؤْمِنَّا مَكْرَكَ

وَلَا تُنْسِنَا ذِكْرَكَ وَلَا تَهْتِكْ عَنَّا
سِتْرَكَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْغَافِلِيْنَ ۞
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ تَعْجِيْلَ عَافِيَتِكَ
وَدَفْعَ بَلَآئِكَ وَخُرُوْجًا مِّنَ الدُّنْيَآ
اِلٰی رَحْمَتِكَ يَا مَنْ يَّكْفِیْ عَنْ كُلِّ
اَحَدٍ وَّلَا يَكْفِیْ مِنْهُ اَحَدٌ يَّا اَحَدَ
مَنْ لَّآ اَحَدَ لَهٗ يَا سَنَدَ مَنْ لَّا
سَنَدَ لَهُ انْقَطَعَ الرَّجَآءُ اِلَّا مِنْكَ
نَجِّنِیْ مِمَّآ اَنَا فِيْهِ وَاَعِنِّیْ عَلٰی مَآ
اَنَا عَلَيْهِ مِمَّا نَزَلَ بِیْ بِجَاهِ وَجْهِكَ
الْكَرِيْمِ وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ عَلَيْكَ اٰمِيْنَ ۞

اَللّٰھُمَّ احْرُسْنِیْ بِعَیْنِكَ الَّتِیْ لَا تَنَامُ
وَاكْنُفْنِیْ بِرُكْنِكَ الَّذِیْ لَا یُرَامُ
وَارْحَمْنِیْ بِقُدْرَتِكَ عَلَیَّ فَلَآ اَھْلِكُ
وَاَنْتَ رَجَآئِیْ فَكَمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ اَنْعَمْتَ
بِھَا عَلَیَّ قَلَّ لَكَ بِھَا شُكْرِیْ وَكَمْ
مِّنْ بَلِیَّةٍ ابْتَلَیْتَنِیْ بِھَا قَلَّ لَكَ بِھَا
صَبْرِیْ فَیَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ نِعْمَتِهٖ
شُكْرِیْ فَلَمْ یَحْرِمْنِیْ وَیَا مَنْ قَلَّ
عِنْدَ بَلِیَّتِهٖ صَبْرِیْ فَلَمْ یَخْذُلْنِیْ
وَیَا مَنْ رَّاٰنِیْ عَلَی الْخَطَایَا فَلَمْ
یَفْضَحْنِیْ ۞ یَا ذَا الْمَعْرُوْفِ الَّذِیْ

لَا يَنْقَضِىْ اَبَدًا اَوْ يَا ذَا النَّعْمَآءِ
الَّتِىْ لَا تُحْصٰى اَبَدًا اَسْئَلُكَ اَنْ
تُصَلِّىَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ
وَّبِكَ اَدْرَأُ فِىْ نُحُوْرِ الْاَعْدَآءِ وَالْجَبَابِرَةِ ۞
اَللّٰهُمَّ اَعِنِّىْ عَلٰى دِيْنِىْ بِالدُّنْيَا وَعَلٰى
اٰخِرَتِىْ بِالتَّقْوٰى وَاحْفَظْنِىْ فِيْمَا غِبْتُ
عَنْهُ وَلَا تَكِلْنِىْٓ اِلٰى نَفْسِىْ فِيْمَا
حَضَرْتُهٗ يَا مَنْ لَّا تَضُرُّهُ الذُّنُوْبُ
وَلَا تَنْقُصُهُ الْمَغْفِرَةُ هَبْ لِىْ مَا لَا
يَنْقُصُكَ وَاغْفِرْ لِىْ مَا لَا يَضُرُّكَ
اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ اَسْئَلُكَ فَرَجًا

قَرِيْبًا وَّصَبْرًا جَمِيْلًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا
وَّالْعَافِيَةَ مِنْ جَمِيْعِ الْبَلَآءِ وَاَسْأَلُكَ
تَمَامَ الْعَافِيَةِ وَاَسْأَلُكَ دَوَامَ الْعَافِيَةِ
وَاَسْأَلُكَ الشُّكْرَ عَلَى الْعَافِيَةِ وَاَسْأَلُكَ
الْغِنٰى عَنِ النَّاسِ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۞ اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْ سَرِيْرَتِيْ خَيْرًا مِّنْ عَلَانِيَتِيْ
وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِيْ صَالِحَةً اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْأَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ
مِنَ الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ غَيْرَ ضَآلٍّ
وَّلَا مُضِلٍّ ۞ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ

الْمُنْتَخَبِيْنَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ الْوَفْدِ
الْمُتَقَبَّلِيْنَ ؕ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْاَلُكَ نَفْسًا
بِكَ مُطْمَئِنَّةً تُؤْمِنُ بِلِقَآئِكَ وَتَرْضٰى
بِقَضَآئِكَ وَتَقْنَعُ بِعَطَآئِكَ ۞ اَللّٰهُمَّ
لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا دَآئِمًا مَّعَ دَوَامِكَ
وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا خَالِدًا مَّعَ خُلُوْدِكَ
وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَّا مُنْتَهٰى لَهٗ دُوْنَ
مَشِيَّتِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَّا يُرِيْدُ
قَآئِلَهٗ اِلَّا رِضَاكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا
عِنْدَ كُلِّ طَرْفَةِ عَيْنٍ وَّتَنَفُّسِ كُلِّ
نَفْسٍ ؕ اَللّٰهُمَّ اَقْبِلْ بِقَلْبِیْٓ اِلٰى دِيْنِكَ

وَاحْفَظْ مِنْ وَّرَآئِنَا بِرَحْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ
ثَبِّتْنِيْ اَنْ اَزِلَّ وَاهْدِنِيْ اَنْ اَضِلَّ ۞
اَللّٰهُمَّ كَمَا حُلْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ قَلْبِيْ
فَحُلْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الشَّيْطٰنِ وَعَمَلِهٖ
اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا مِنْ فَضْلِكَ وَلَا
تَحْرِمْنَا رِزْقَكَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْمَا
رَزَقْتَنَا وَاجْعَلْ غِنَآءَنَا فِيْ اَنْفُسِنَا
وَاجْعَلْ رَغْبَتَنَا فِيْمَا عِنْدَكَ ۞ اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْنِيْ مِمَّنْ تَوَكَّلَ عَلَيْكَ
فَكَفَيْتَهٗ وَاسْتَهْدَاكَ فَهَدَيْتَهٗ
وَاسْتَنْصَرَكَ فَنَصَرْتَهٗ ۞ اَللّٰهُمَّ

اجْعَلْ وَسَاوِسَ قَلْبِیْ خَشْیَتَكَ
وَذِكْرَكَ وَاجْعَلْ هِمَّتِیْ وَهَوَایَ فِیْمَا
تُحِبُّ وَتَرْضٰیْ اَللّٰهُمَّ وَمَا ابْتَلَیْتَنِیْ
بِهٖ مِنْ رَّخَاءٍ وَّشِدَّةٍ فَمَسِّكْنِیْ
بِسُنَّةِ الْحَقِّ وَشَرِیْعَةِ الْاِسْلَامِ ۞
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ
فِی الْاَشْیَآءِ كُلِّهَا وَالشُّكْرَ لَكَ عَلَیْهَا
حَتّٰی تَرْضٰی وَبَعْدَ الرِّضٰی الْخِیَرَةَ
فِیْ جَمِیْعِ مَا یَكُوْنُ فِیْهِ الْخِیَرَةُ
وَلِجَمِیْعِ مَیْسُوْرِ الْاُمُوْرِ كُلِّهَا لَا
بِمَعْسُوْرِهَا یَا كَرِیْمُ ۞ اَللّٰهُمَّ فَالِقَ

الْاِصْبَاحِ وَجَاعِلَ اللَّيْلِ سَكَنًا
وَّالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ حُسْبَانًا قَوِّنِیْ عَلٰی
الْجِهَادِ فِیْ سَبِيْلِكَ ۞ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ
فِیْ بَلَآئِكَ وَصَنِيْعِكَ اِلٰی خَلْقِكَ
وَلَكَ الْحَمْدُ فِیْ بَلَآئِكَ وَصَنِيْعِكَ
اِلٰٓی اَهْلِ بُيُوْتِنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فِیْ
بَلَآئِكَ وَصَنِيْعِكَ اِلٰٓی اَنْفُسِنَا
خَآصَّةً وَّلَكَ الْحَمْدُ بِمَا هَدَيْتَنَا
وَلَكَ الْحَمْدُ بِمَآ اَكْرَمْتَنَا وَلَكَ
الْحَمْدُ بِمَا سَتَرْتَنَا وَلَكَ الْحَمْدُ
بِالْقُرْاٰنِ وَلَكَ الْحُمْدُ بِالْاَهْلِ وَالْمَالِ

وَلَكَ الْحَمْدُ بِالْمُعَافَاةِ وَلَكَ الْحَمْدُ

حَتّٰى تَرْضٰى وَلَكَ الْحَمْدُ اِذَا رَضِيْتَ

يَآ اَهْلَ التَّقْوٰى وَاَهْلَ الْمَغْفِرَةِ ۞

اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنِيْ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى مِنَ

الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ وَالْفِعْلِ وَالنِّيَّةِ

وَالْهُدٰى اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۵

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ خَلِيْلٍ مَّاكِرٍ

عَيْنَاهُ تَرَيَانِيْ وَقَلْبُهٗ يَرْعَانِيْٓ اِنْ رَّاٰى

حَسَنَةً دَفَنَهَا وَاِنْ رَّاٰى سَيِّئَةً اَذَاعَهَا ؕ

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُؤْسِ

وَالتَّبَآؤُسِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ

اِبْلِيْسَ وَجُنُوْدِهٖ ؕ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ فِتْنَةِ النِّسَآءِ ؕ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ
بِكَ مِنْ اَنْ تَصُدَّ عَنِّیْ وَجْهَكَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ ؕ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ كُلِّ عَمَلٍ يُّخْزِيْنِیْ وَاَعُوْذُ
بِكَ مِنْ كُلِّ صَاحِبٍ يُّؤْذِيْنِیْ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ اَمَلٍ يُّلْهِيْنِیْ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ فَقْرٍ يُّنْسِيْنِیْ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ غِنًى يُّطْغِيْنِیْ ؕ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مَّوْتِ الْهَمِّ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ مَّوْتِ الْغَمِّ ۞

خُطْبَۃٌ

قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُكَ يَا خَيْرَ مَأْمُوْلٍ ۞ وَاَكْرَمَ مَسْئُوْلٍ ۞ عَلٰى
مَا عَلَّمْتَنَا مِنَ الْمُنَاجَاةِ الْمَقْبُوْلِ ۞ مِنْ قُرُبٰتٍ
عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ۞ فَصَلِّ عَلَيْهِ
مَا اخْتَلَفَ الدَّبُوْرُ وَالْقَبُوْلُ ۞ وَانْشَعَبَتِ
الْفُرُوْعُ مِنَ الْاُصُوْلِ ۞ ثُمَّ نَسْئَلُكَ بِمَا
سَنَقُوْلُ ۞ وَمِنَّا السُّؤَالُ وَمِنْكَ الْقَبُوْلُ ۞

اَلْمَنْزِلُ السَّابِعُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ

یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ اَللّٰھُمَّ یَا کَبِیْرُ
یَا سَمِیْعُ یَا بَصِیْرُ یَا مَنْ لَّا شَرِیْکَ
لَہٗ وَلَا وَزِیْرَ لَہٗ وَیَا خَالِقَ الشَّمْسِ
وَالْقَمَرِ الْمُنِیْرِ وَیَا عِصْمَۃَ الْبَآئِسِ
الْخَآئِفِ الْمُسْتَجِیْرِ وَیَا رَازِقَ
الطِّفْلِ الصَّغِیْرِ وَیَا جَابِرَ الْعَظْمِ
الْکَسِیْرِ اَدْعُوْکَ دُعَآءَ الْبَآئِسِ
الْفَقِیْرِ کَدُعَآءِ الْمُضْطَرِّ الضَّرِیْرِ
اَسْئَلُکَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِکَ
وَبِمَفَاتِیْحِ الرَّحْمَۃِ مِنْ کِتَابِکَ

وَبِالْاَسْمَآءِ الثَّمَانِيَةِ الْمَكْتُوْبَةِ عَلٰى
قَرْنِ الشَّمْسِ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ
رَبِيْعَ قَلْبِىْ وَجَلَآءَ حُزْنِىْ ۞ رَبَّنَآ
اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا كَذَا وَكَذَا يَا مُوْنِسَ
كُلِّ وَحِيْدٍ وَّيَا صَاحِبَ كُلِّ فَرِيْدٍ
وَّيَا قَرِيْبًا غَيْرَ بَعِيْدٍ وَّيَا شَاهِدًا غَيْرَ
غَآئِبٍ وَّيَا غَالِبًا غَيْرَ مَغْلُوْبٍ يَّا حَيُّ
يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
يَا نُوْرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَيَا زَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
يَا عِمَادَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا بَدِيْعَ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَا قَيَّامَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
يَا صَرِيْخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ وَمُنْتَهٰى
الْعَآئِذِيْنَ وَالْمُفَرِّجُ عَنِ الْمَكْرُوْبِيْنَ
وَالْمُرَوِّحُ عَنِ الْمَغْمُوْمِيْنَ وَمُجِيْبَ
دُعَآءِ الْمُضْطَرِّيْنَ وَيَا كَاشِفَ
الْمَكْرُوْبِ يَآ اِلٰهَ الْعَالَمِيْنَ وَيَآ اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ مَنْزُوْلٌ بِكَ كُلُّ حَاجَةٍ ۞
اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ خَلَّاقٌ عَظِيْمٌ اِنَّكَ
سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اِنَّكَ
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ

اَلْبَرُّ الْجَوَادُ الْكَرِيْمُ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ

وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَاسْتُرْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ

وَارْفَعْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَلَا تُضِلَّنِيْ وَادْخِلْنِيْ

الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

اِلَيْكَ رَبِّ فَحَبِّبْنِيْ وَفِيْ نَفْسِيْ لَكَ

فَذَلِّلْنِيْ وَفِيْٓ اَعْيُنِ النَّاسِ فَعَظِّمْنِيْ

وَمِنْ سَيِّئِ الْاَخْلَاقِ فَجَنِّبْنِيْ

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ سَاَلْتَنَا مِنْ اَنْفُسِنَا

مَالَا نَمْلِكُهٗٓ اِلَّا بِكَ فَاَعْطِنَا

مِنْهَا مَا يُرْضِيْكَ عَنَّا ۞ اَللّٰهُمَّ

اِنِّيْٓ اَسْاَلُكَ اِيْمَانًا دَآئِمًا وَّاَسْاَلُكَ

قَلْبًا خَاشِعًا وَّاَسْأَلُكَ يَقِيْنًا
صَادِقًا وَّاَسْأَلُكَ دِيْنًا قَيِّمًا
وَّاَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ مِنْ كُلِّ
بَلِيَّةٍ وَّاَسْأَلُكَ دَوَامَ الْعَافِيَةِ
وَاَسْأَلُكَ الشُّكْرَ عَلَى الْعَافِيَةِ
وَاَسْأَلُكَ الْغِنٰى عَنِ النَّاسِ ط
اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِمَا
تُبْتُ اِلَيْكَ مِنْهُ ثُمَّ عُدْتُّ
فِيْهِ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَآ اَعْطَيْتُكَ
مِنْ نَّفْسِىْ ثُمَّ لَمْ اُوْفِ لَكَ
بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِلنِّعَمِ الَّتِىْ

تَقَوَّیْتُ بِهَا عَلٰی مَعْصِیَتِكَ وَاَسْتَغْفِرُكَ
لِكُلِّ خَیْرٍ اَرَدْتُّ بِهٖ وَجْهَكَ
فَخَالَطَنِیْ فِیْهِ مَا لَیْسَ لَكَ اَللّٰهُمَّ
لَا تُخْزِنِیْ فَاِنَّكَ بِیْ عَالِمٌ وَّلَا
تُعَذِّبْنِیْ فَاِنَّكَ عَلَیَّ قَادِرٌ ۞
اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ
الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِیْ
كُلَّ مُهِمٍّ مِّنْ حَیْثُ شِئْتَ
وَمِنْ اَیْنَ شِئْتَ حَسْبِیَ اللّٰهُ
لِدِیْنِیْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لِدُنْیَایَ حَسْبِیَ
اللّٰهُ لِمَآ اَهَمَّنِیْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لِمَنْ

بَغٰى عَلَيَّ حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ حَسَدَنِيْ
حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ كَادَنِيْ بِسُوْءٍ
حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمَوْتِ حَسْبِيَ
اللّٰهُ عِنْدَ الْمَسْئَلَةِ فِي الْقَبْرِ حَسْبِيَ
اللّٰهُ عِنْدَ الْمِيْزَانِ حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ
الصِّرَاطِ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ
الْعَظِيْمِ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ ثَوَابَ
الشَّاكِرِيْنَ وَنُزُلَ الْمُقَرَّبِيْنَ
وَمُرَافَقَةَ النَّبِيّٖنَ وَيَقِيْنَ
الصِّدِّيْقِيْنَ وَذِلَّةَ الْمُتَّقِيْنَ وَاِخْبَاتَ

الْمُوْقِنِیْنَ حَتّٰی تَوَفَّانِیْ عَلٰی ذٰلِکَ
یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ❁ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ
اَسْأَلُکَ بِنِعْمَتِکَ السَّابِقَۃِ عَلَیَّ
وَبَلَآئِکَ الْحَسَنِ الَّذِی ابْتَلَیْتَنِیْ
بِہٖ وَفَضْلِکَ الَّذِیْ فَضَّلْتَ عَلَیَّ اَنْ
تُدْخِلَنِیَ الْجَنَّۃَ بِمَنِّکَ وَ فَضْلِکَ
وَرَحْمَتِکَ ❁ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْأَلُکَ
اِیْمَانًا دَآئِمًا وَّھُدًی قَیِّمًا وَّعِلْمًا
نَّافِعًا ❁ اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ لِّفَاجِرٍ
عِنْدِیْ نِعْمَۃً اُکَافِئُہٗ بِھَا فِی
الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ❁ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ

ذَنْبِیْ وَ وَسِّعْ لِیْ خُلُقِیْ وَطَیِّبْ
لِیْ کَسْبِیْ وَقَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ
وَلَا تُذْهِبْ طَلَبِیْٓ اِلٰی شَیْءٍ صَرَفْتَهٗ
عَنِّیْ ❁ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَجِیْرُكَ مِنْ
جَمِیْعِ كُلِّ شَیْءٍ خَلَقْتَ وَاَحْتَرِسُ
بِكَ مِنْهُنَّ وَاجْعَلْ لِّیْ عِنْدَكَ
وَلِیْجَةً وَّاجْعَلْ لِیْ عِنْدَكَ زُلْفٰی
وَحُسْنَ مَاٰبٍ وَّاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ یَّخَافُ
مَقَامَكَ وَوَعِیْدَكَ وَیَرْجُوْا لِقَآءَكَ
وَاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ یَّتُوْبُ اِلَیْكَ تَوْبَةً
نَّصُوْحًا وَّاَسْأَلُكَ عَمَلًا مُّتَقَبَّلًا

وَّعِلْمًا نَّافِعًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا
وَّتِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ
اَسْأَلُكَ فِكَاكَ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ ؕ
اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ
وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ ۞ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ
وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی ۞
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ
بِكَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا
لَآ اَعْلَمُ بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ يَّدْعُوَ
عَلَیَّ رَحِمٌ قَطَعْتُهَا ؕ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَنْ يَّمْشِیْ

عَلٰى بَطْنِهٖ وَمِنْ شَرِّ مَنْ يَّمْشِىْ
عَلٰى رِجْلَيْنِ وَمِنْ شَرِّ مَنْ يَّمْشِىْ
عَلٰٓى اَرْبَعٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَعُوْذُ بِكَ
مِنِ امْرَاَةٍ تُشَيِّبُنِىْ قَبْلَ
الْمَشِيْبِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّلَدٍ
يَّكُوْنُ عَلَىَّ وَبَالًا وَّاَعُوْذُ بِكَ
مِنْ مَّالٍ يَّكُوْنُ عَلَىَّ عَذَابًا
اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ
الشَّكِّ فِى الْحَقِّ بَعْدَ الْيَقِيْنِ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ يَوْمِ الدِّيْنِ

ادعیہ مذکورہ کے حوالہ جات

نمبر شمار	حوالہ	
۱ ـ	سُورۃ بقرہ	آیت ۲۰۱
۲ ـ	سُورۃ بقرہ	آیت ۲۵۰
۳ ـ	سُورۃ بقرہ	آیت ۲۸۶
۴ ـ	سُورۃ آل عمران	آیت ۸
۵ ـ	سُورۃ آل عمران	آیت ۱۶
۶ ـ	سُورۃ آل عمران	آیت ۱۹۱
۷ ـ	سُورۃ آل عمران	آیت ۱۹۲
۸ ـ	سُورۃ آل عمران	آیت ۱۹۳
۹ ـ	سُورۃ آل عمران	آیت ۱۹۴
۱۰ ـ	سُورۃ اعراف	آیت ۲۳
۱۱ ـ	سُورۃ اعراف	آیت ۱۲۶
۱۲ ـ	سُورۃ اعراف	آیت ۱۵۵
۱۳ ـ	سُورۃ یونس	آیت ۸۵
۱۴ ـ	سُورۃ یونس	آیت ۸۶
۱۵ ـ	سُورۃ یوسف	آیت ۱۰۱
۱۶ ـ	سُورۃ ابراہیم	آیت ۴۰
۱۷ ـ	سُورۃ ابراہیم	آیت ۴۱
۱۸ ـ	سُورۃ بنی اسرائیل	آیت ۲۴
۱۹ ـ	سُورۃ بنی اسرائیل	آیت ۸۰
۲۰ ـ	سُورۃ کہف	آیت ۱۰
۲۱ ـ	سُورۃ طٰہٰ	آیت ۲۵
۲۲ ـ	سُورۃ طٰہٰ	آیت ۲۶
۲۳ ـ	سُورۃ طٰہٰ	آیت ۲۷

نمبر شمار	حوالہ	
۲۴ ـ	سُورۃ طٰہٰ	آیت ۲۸
۲۵ ـ	سُورۃ طٰہٰ	آیت ۱۱۴
۲۶ ـ	سُورۃ انبیاء	آیت ۸۳
۲۷ ـ	سُورۃ انبیاء	آیت ۸۹
۲۸ ـ	سُورۃ مومنون	آیت ۲۹
۲۹ ـ	سُورۃ مومنون	آیت ۹۷
۳۰ ـ	سُورۃ مومنون	آیت ۹۸
۳۱ ـ	سُورۃ مومنون	آیت ۱۰۹
۳۲ ـ	سُورۃ فرقان	آیت ۶۵
۳۳ ـ	سُورۃ فرقان	آیت ۷۴
۳۴ ـ	سُورۃ النمل	آیت ۱۹
۳۵ ـ	سُورۃ قصص	آیت ۲۴
۳۶ ـ	سُورۃ عنکبوت	آیت ۳۰
۳۷ ـ	سُورۃ مومن	آیت ۷
۳۸ ـ	سُورۃ مومن	آیت ۸
۳۹ ـ	سُورۃ مومن	آیت ۹
۴۰ ـ	سُورۃ احقاف	آیت ۱۵
۴۱ ـ	سُورۃ قمر	آیت ۱۰
۴۲ ـ	سُورۃ حشر	آیت ۱۰
۴۳ ـ	سُورۃ ممتحنہ	آیت ۴
۴۴ ـ	سُورۃ ممتحنہ	آیت ۵
۴۵ ـ	سُورۃ تحریم	آیت ۸
۴۶ ـ	سُورۃ نوح	آیت ۲۸

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ: گلشن اقبال کراچی

حصۂ ہفتم

مستند درود پاک کے اس مجموعہ کی روزانہ تلاوت بالخصوص مدینہ منورہ میں سعادتِ دارین کے ساتھ ساتھ قربِ نبوی ﷺ کا بھی ذریعہ ہے۔

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی صاحب نور اللہ مرقدہ

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ: گلشن اقبال کراچی
www.khanqah.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا مُتَوَافِرًا ۞ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى نَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ سَلَامًا مُتَكَاثِرًا وَالرِّضْوَانُ عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ مُتَوَاتِرًا ۞ اَمَّا بَعْدُ

احقر کو ایک بار سفر قصبہ کیرانہ کا اتفاق ہوا تو جامع الاخلاق والبرکات حافظ سعید الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے بر وقتِ ملاقات یہ تمنا ظاہر فرمائی کہ اگر کوئی رسالہ در بابِ فضائلِ درود شریف کے لکھ دیا جاوے تو خوب ہے۔ احقر نے دوسرے مؤلفین کے رسائل کے کافی ہونے کا عذر کیا مگر چونکہ ہر ایک کا مذاق جُدا ہوتا ہے اس لیے جو طرزِ خاص ان کے ذہن میں تھا اس کے لیے پھر اصرار فرمایا۔ مَیں نے یہ سوچ کر کہ ایک بزرگ کی فرمائش پُوری ہوتی ہے اگر مرتبہ ضرورت میں بھی نہ ہو، تاہم استحسان میں تو کوئی شبہ ہی نہیں۔ ناظرین کو نفع بھی ضرور ہی ہو گا۔ اس لیے بنام خُدائے تعالیٰ اس کو شروع کیا اور چونکہ درود شریف طالبِ سعادت کا توشۂ آخرت ہے اس معنی کا لحاظ اور حافظ صاحب کے نام کی رعایت کر کے **زَادُ السَّعِيْد** اس کا نام رکھا گیا اللہ تعالیٰ قبول فرما کر میرے لیے بھی اس کو زادِ سعادت بنا دیں۔

درود شریف پڑھنے کا امر و حکم

1. اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ، اے لوگو! جو ایمان لاتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام پڑھو۔
2. حدیث شریف میں ہے ارشاد فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو کہ مجھ پر درود پیش ہوتا ہے (د س ق حب)
3. اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھ پر درود کثرت سے پڑھا کرو کہ وہ تمہارے لیے موجب پاکی ہے (ص)
4. اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کے سامنے میرا ذکر آوے اس کو چاہیے کہ مجھ پر درود پڑھے (س طس ص ی)
5. ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص میرا ذکر کرے تو اس کو چاہیے کہ مجھ پر درود بھیجے (ص)
6. ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درود پڑھا کرو مجھ پر تمہارا درود مجھ کو پہنچتا ہے خواہ تم کہیں ہو۔ روایت کیا اس کو نسائی نے (گلشنِ رحمت)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ــــ سَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ

(القرآن الحکیم)

حدیث ۱
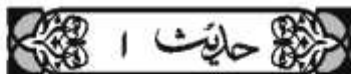
اَللّٰھُمَّ[1] صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ

(طبرانی)
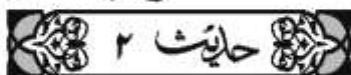
حدیث ۲

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ الْقَآئِمَۃِ وَ الصَّلٰوۃِ النَّافِعَۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ ارْضَ عَنِّیْ رِضًا لَّا تَسْخَطُ بَعْدَہٗ اَبَدًا

(مسند احمد)

---

[1] ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے "جو اس درود شریف کو پڑھے میری شفاعت اس پر واجب اور ضروری ہے۔" (طبرانی)

حدیث ۳

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ؎

(ابن حبان)

حدیث ۴

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ

؎ روایت کیا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے، ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ "جس شخص کے پاس خیرات کرنے کو مال نہ ہو وہ اپنی دعا میں یہ درود شریف پڑھے تو اس کے لیے باعثِ تزکیہ ہوگی۔" (ابن حبان)

كَمَا صَلَّيْتَ وَ بَارَكْتَ وَرَحِمْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (بیہقی)

حدیث ۵

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، أَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (بخاری شریف)

حدیث ٦

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ أَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (مسلم شریف)

حدیث ۷

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (ابن ماجہ)

حدیث ۸

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (نسائی)

حدیث ۹

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

(ابوداؤد)

حدیث ۱۰

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی

آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔ (ابوداؤد)

حدیث ۱۱

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيمَ فِى الْعَالَمِيْنَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔ (مسلم شریف)

حدیث ۱۲
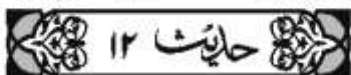
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيمَ وَ بَارِكْ عَلٰى

مُحَمَّدٍ وَّ أَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (ابوداؤد شریف)

حدیث ۱۳
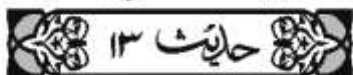
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى أَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى أَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (مسلم شریف)

حدیث ۱۴
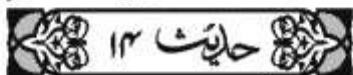
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ

وَ أَزْوَاجِهٖ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ ذُرِّيَّتِهٖ وَ أَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؎ (ابوداؤد)
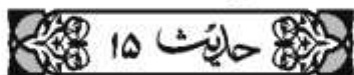
حدیث ۱۵

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى

؎ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ ہمارے گھرانے والوں پر درود شریف پڑھتے وقت ثواب کا پورا پیمانہ لے تو یہ درود شریف پڑھے"۔

إِبْرَاهِيمَ، وَتَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔[۱] (طبری)
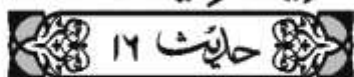
حدیث ۱۶

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى

---

[۱] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص یہ درود شریف پڑھے قیامت کے دن میں اس کے لیے گواہی دوں گا اور شفاعت کروں گا۔

إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيمَ
إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ تَرَحَّمْ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ
وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ
مَّجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ تَحَنَّنْ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ
وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ
مَّجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا سَلَّمْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ

وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (سعایہ)

حدیث ۱۷
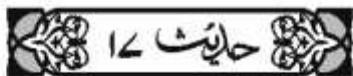
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ ارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَ تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (سعایہ)

حدیث ۱۸

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (صحاح ستہ)

حدیث ۱۹

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ

عَلٰی إِبْرَاهِیْمَ وَ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیْمَ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (نسائی، ابن ماجہ)

حدیث ۲۰

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْأُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیْمَ وَ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْأُمِّیِّ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیْمَ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (نسائی)

حدیث ۲۱
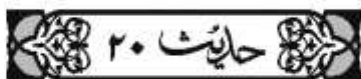
أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًى وَّلَهٗ جَزَآءً وَّلِحَقِّهٖ أَدَآءً وَّأَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا مَا هُوَ أَهْلُهٗ

ھ ابن ابی عاصم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ "جو کوئی سات جمعے تک ہر جمعہ کو سات بار اس درود شریف کو پڑھے، واجب ہو اس کے لیے شفاعت میری"۔ (بخاری شریف)

وَاجْزِهِ أَفْضَلَ مَا جَازَيْتَ
نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهِ وَرَسُوْلًا عَنْ
أُمَّتِهِ، وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ
إِخْوَانِهِ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصَّالِحِيْنَ
يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ (بخاری شریف)

حدیث ۲۲
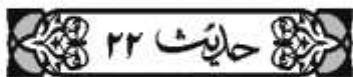
أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ
الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى
اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى
مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى
اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى

إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (بیہقی، مسند احمد، مستدرک حاکم)

حدیث ۲۳
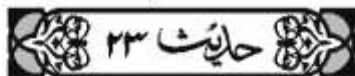
أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى أَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْنَا مَعَهُمْ، أَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى أَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ أَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيْنَا مَعَهُمْ، صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَصَلَوَاتُ

الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ۔ (دار قطنی)

حدیث ۲۴
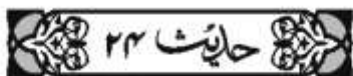
أَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَ بَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (مسند احمد)

حدیث ٢٥

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ.

(نسائی)

صِيَغُ السَّلَامِ

حدیث ٢٦

أَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَ الصَّلَوَاتُ وَ الطَّيِّبَاتُ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ، أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔

(بخاری شریف، نسائی)

حدیث ۲۷

أَلتَّحِيَاتُ الطَّيِبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ - (مسلم، نسائی)

حدیث ۲۸

أَلتَّحِيَاتُ لِلّٰهِ الطَّيِبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ

وَ بَرَكَاتُهُ أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصّٰلِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ - (نسائی)

حدیث ۲۹
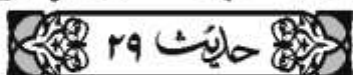
أَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ، سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصّٰلِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰـــهَ إِلَّا اللهُ

وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔ (نسائی)

حدیث ۳۰

بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ، أَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰہِ وَ الصَّلَوَاتُ وَ الطَّيِّبَاتُ أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰہِ وَ بَرَكَاتُهٗ، أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰہُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ، أَسْأَلُ اللّٰہَ الْجَنَّةَ وَ أَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ۔ (نسائی)

حدیث ۳۱

أَلتَّحِيَاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ، أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (موطا)

حدیث ۳۲

بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ خَيْرِ الْأَسْمَآءِ، أَلتَّحِيَاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ أَشْهَدُ
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا،
وَأَنَّ السَّاعَةَ أٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا،
أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ، أَلسَّلَامُ
عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ
أَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَ اهْدِنِيْ- (معجم طبرانی)

حدیث ۳۳
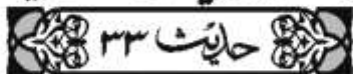
أَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَوَاتُ
وَالْمُلْكُ لِلّٰهِ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا
النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ (ابوداؤد)

حدیث ۳۴

بِسْمِ اللّٰہِ، اَلتَّحِیَاتُ لِلّٰہِ الصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ الزَّاکِیَاتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ شَہِدْتُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ شَہِدْتُّ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ (۱۶۶)

حدیث ۳۵

اَلتَّحِیَاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ الزَّاکِیَاتُ لِلّٰہِ، اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ

وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ
عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ (موطا)

حدیث ۳۶
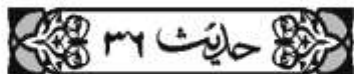
اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ
الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللّٰهِ
وَرَسُوْلُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا
النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ
اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ
الصَّالِحِيْنَ (موطا)

حدیث ۳۹

أَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ (مسلم شریف)

حدیث ۴۰

بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ (المستدرک للحاکم)

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جنہیں حرمین شریفین کہا جاتا ہے سارے عالم میں محترم اور مکرم ترین مقامات ہیں جہاں دنیا بھر سے مسلمان حج ، عمرہ اور روضۂ مبارک کی زیارت کے لیے حاضر ہوتے ہیں۔ یہاں حاضری کے وقت ان کے فضائل، مسائل، آداب اور دعاؤں سے واقف ہونا ضروری ہے کیوں کہ ذرا سی غفلت، مسائل سے عدم واقفیت یا بے ادبی راندۂ درگاہ ہونے اور حج وعمرہ کی عدم قبولیت کا باعث بن سکتی ہے۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ''حیات المسلمین میں حج ، عمرہ اور روضۂ مبارک کی زیارت کے فضائل، ''مناجات مقبول'' میں قرآن وحدیث سے منقول دعائیں اور ''زاد السعید'' میں چالیس درود شریف جمع کردیے ہیں۔ نیز شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالے ''حرمین شریفین میں حاضری کے آداب'' میں زائرین کعبہ اور روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ادب، محبت اور عظمت کے نکات پر مبنی ہدایات بیان فرمائی ہیں، ''پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سنتیں'' میں اکثر سنن عادیہ جمع فرمادی ہیں اور ''قرآن وحدیث کے انمول خزانے'' میں روزمرہ پڑھنے کی نہایت اہم وضروری دعائیں جمع کی گئی ہیں۔ زیر نظر مجموعہ ''توشۂ عشاق'' میں ان تمام رسائل کو جمع کردیا گیا ہے نیز حج وعمرہ کا مسنون طریقہ اور ضروری مسائل کو بھی شامل کیا گیا ہے تاکہ یہ زائرین کے لیے بہترین توشہ بن جائے۔